سوال وجواب کی روشنی میں

حج وعمرہ کے مسائل

مولانا غیاث احمد رشادی

مصنف سے تحریری اطلاع کے بعد اس کتاب کی اشاعت کی اجازت ہے

نام کتاب	حج وعمرہ کے مسائل (سوال وجواب کے روشنی میں)
مؤلف	**مولانا غیاث احمد رشادی**
صفحات	...... ۱۱۲ ......
پہلا ایڈیشن	ڈسمبر ۲۰۰۵ء جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ
تعداد اشاعت	ایک ہزار
کمپیوٹر پروسس	**محمد مجاہد خان،** رشادی کمپیوٹر سنٹر، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد، فون: 9346901401
قیمت	

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ - ٦٧٥

متصل مسجد الفلاح، فرسٹ کراس، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد، انڈیا۔ فون 24551314

ویب سائٹ : www.rashadibooks.com

ای۔میل: rashadibooks@reddif.com فیاکس:091-04-24551314

ملنے کے پتے

- مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد- فون:24551314
- ہندوستان پیپر ایمپوریم مچھلی کمان، حیدرآباد-
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد-
- ہمالیہ بک ڈپو، نامپلی روڈ، حیدرآباد
- ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد-
- حسامی بک ڈپو، مچھلی کمان، حیدرآباد-
- کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد-
- فرید بک ڈپو، نئی دہلی ❀ محمد مجاہد خان، نزد مسجد اکبری، اکبر باغ، ملک پیٹ، فون:9849715365

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ o لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ o اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ o (بخاری)

(ترجمہ) میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی تیرا ہے اس میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

دعائے سفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o

فہرست مضامین

حج وعمرہ کی اصطلاحات	۶
حج کرنے سے پہلے	۱۲
حج کی فرضیت سے متعلق مسائل (مردوں کیلئے)	۱۶
حج کی فرضیت سے متعلق مسائل (عورتوں کیلئے)	۲۴
حج کی قسمیں	۲۶
حج کے فرائض اور مسائل	۲۸
حج کے واجبات اور مسائل	۲۹
حج کے شرائط	۳۰
حج کی سنتیں	۳۱
حج بدل کے مسائل	۳۲
تلبیہ کے مسائل	۳۸
میقات کے مسائل	۳۹
احرام باندھنے کا طریقہ (مردوں کیلئے)	۴۱
احرام کے مسائل (مردوں کیلئے)	۴۲
احرام باندھنے کا طریقہ (عورتوں کیلئے)	۵۴
حالتِ احرام میں ممنوعہ چیزیں	۵۴
حالت احرام میں مباح چیزیں	۵۵
احرام باندھنے کے مسائل (عورتوں کیلئے)	۵۵
سفر حج میں عورت کیلئے محرم کے مسائل	۶۲
مکہ میں قیام کے دوران کیا کرنا چاہئے؟	۶۷
طواف کا طریقہ	۶۷
طواف میں کیا چیزیں حرام ہیں؟	۶۹
طواف میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟	۶۹
طواف کے مسائل	۷۰
طوافِ قدوم کے مسائل	۷۳
طوافِ زیارت کے مسائل	۷۴
طوافِ وداع کے مسائل	۷۶
طوافِ عمرہ کے مسائل	۷۶
حجراسود سے متعلق مسائل	۷۸
رکن یمانی سے متعلق مسائل	۷۹
مقام ابراہیم سے متعلق مسائل	۸۰
ملتزم، حطیم اور میزابِ رحمت	۸۰
آبِ زمزم سے متعلق مسائل	۸۱
سعی کا طریقہ	۸۳
سعی میں کیا چیزیں واجب ہیں؟	۸۳
سعی میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟	۸۴
سعی کے مسائل	۸۴
وقوفِ عرفات کے آداب	۸۵
وقوفِ عرفات کے مسائل	۸۶
وقوفِ مزدلفہ کے مسائل	۹۰
قیام منیٰ کے مسائل	۹۲
رمی جمار کے مسائل	۹۳
رمی میں مکروہ چیزیں کیا ہیں؟	۹۷
حج کے پانچ دن کے اعمال	۹۷
قربانی کے مسائل	۹۹
قربانی کی دعاء	۹۹
حلق کے مسائل	۱۰۲
عمرہ کے مسائل	۱۰۶
عمرہ کا طریقہ	۱۰۸
زیارتِ مدینہ منورہ کا طریقہ	۱۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مرتب

مدت دراز سے جس فریضہ کی ادائیگی کی تمنا تھی اس کیلئے دل ہی دل میں تمنا ئیں انگڑائیاں لے رہی تھیں اور جس فریضہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے توفیق اور اسباب مانگے جارہے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کے اسباب پیدا فرمادیئے، تو دل میں یہ خیال آیا کہ حج کے مسائل باریک سے باریک تر ہیں اور ان مسائل کے جاننے میں لوگ بے چین بھی رہتے ہیں، چنانچہ احقر نے چند مسائل کو جمع کرنا شروع کیا تا کہ یہ مسائل میرے اس سفر حج میں کام آئیں اور جو عازمین کرام میرے ساتھ ہوں ان کے بھی کام آئیں، ابتدا میں یہی خاکہ ذہن میں تھا کہ ان کاغذات کی زیراکس کاپیاں بنالی جائیں، لیکن بالتدریج یہ ایک کمع کردہ مسائل مستقل کتاب کی شکل اختیار کر گئے اور کام کرتے کرتے اس کی افادیت بھی زیادہ محسوس ہونے لگی اور وقت بھی بالکل کم تھا، اس لئے اس کام کی تکمیل بظاہر مشکل نظر آرہی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور حج سے متعلق تمام اہم ترین مضامین سے متعلق تفصیلات کو سوال وجواب کی روشنی میں جمع کرنے کا کام مکمل ہوگیا۔

میرے مخلص دوست جناب محترم محمد تاج الدین صاحب قریشی، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ حیدرآباد نے اس کتاب کو دیکھا، پسند بھی کیا اور اس کی اشاعت پر وہ آمادہ بھی ہوگئے، اس طرح یہ کتاب طباعت کیلئے جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی طباعت کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔ مختلف فتاویٰ اور مسائل کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے عام فہم انداز میں قاریوں کی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے، سوال و جواب کی روشنی میں یہ مجموعہ تیار ہوا ہے، تا کہ مسائل جلد از جلد متحضر ہوں، اس کتاب کو چونکہ بہت جلد تیار کیا گیا ہے یہ عین ممکن ہے کہ اس میں خامیاں اور غلطیاں رہ گئی ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو درست اور صحیح ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو خامیاں اور غلطیاں رہ گئی ہیں، اس کا میں خود ذمہ دار ہوں، قارئین سے درخواست ہے کہ ان خامیوں کی اطلاع دیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوجائے۔

فجزاکم اللہ خیرا **غیاث أحمد رشادی**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حج وعمرہ کی اصطلاحات

سوال : اِستِلام کسے کہتے ہیں؟

جواب : حجراسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا حجراسود اور رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

سوال : اِضطِباع کسے کہتے ہیں؟

جواب : احرام کی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

سوال : آفاقی کسے کہتے ہیں؟

جواب : وہ شخص ہے جو میقات کے حدود سے باہر رہتا ہو جیسے ہندوستانی، پاکستانی، مصری شامی، عراقی اور ایرانی وغیرہ

سوال : ایام تشریق کی تعریف کیا ہے؟

جواب : ذوالحجہ کی ۱۱/۱۲/۱۳ تاریخیں ''ایام تشریق'' کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی (۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی طرح) ہر نماز فرض کے بعد ''تکبیر تشریق'' پڑھی جاتی ہے۔ یعنی اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد''

سوال : ایام نحر کب سے کب تک ہیں؟

جواب : ۱۰/ ذی الحجہ سے ۱۲/ ذی الحجہ تک

سوال : اِفراد کسے کہتے ہیں؟

جواب : صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

سوال : تسبیح کسے کہتے ہیں؟

جواب : سبحان اللّٰہ کہنے کو

سوال : تَمَتُّع کی تعریف کیا ہے؟

جواب : حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا، پھر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

سوال : تلبیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : لبیک پوری پڑھنے کو......

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ o لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ O

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ O (بخاری)

سوال : تہلیل کسے کہتے ہیں؟

جواب : لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کو

سوال : جمرات یا جمار کسے کہتے ہیں؟

جواب : منیٰ میں تین مقام ہیں جن پر ستون بنے ہوئے ہیں یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب مشرق کی طرف ہے اس کو جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں اوراس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ اوراس کے بعد والے کو جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں۔

سوال : رَمَل کسے کہتے ہیں؟

جواب : طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

سوال : رمی کسے کہتے ہیں؟

جواب : کنکریاں پھینکنے کو

سوال : زمزم کی تعریف کیا ہے؟

جواب : مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے جواب کنوئیں کی شکل میں ہے۔جس کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اوران کی والدہ کیلئے جاری کیا تھا

سوال : سعی کسے کہتے ہیں؟

جواب : صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے سے سات چکر لگانا۔

سوال : شوط کسے کہتے ہیں؟

جواب : ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

سوال : صفا کی تعریف کیا ہے؟

جواب : بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے

سوال : مروہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب : بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

سوال : مِیلَیْن اَخْضَرَیْن کسے کہتے ہیں؟

جواب : صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

سوال : طواف کسے کہتے ہیں؟

جواب : بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر مخصوص طریقہ سے لگانا۔

سوال : عمرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب : حِل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

سوال : عرفات یا عرفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ رمیل مشرق کی طرف ایک میدان ہے جہاں حاجی لوگ ۹ رذی الحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

سوال : قِرَان کی تعریف کیا ہے؟

جواب : حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا پھر حج کرنا۔

سوال : قارِن کسے کہتے ہیں؟

جواب : حج قران کرنے والے کو

سوال : قَرْن کسے کہتے ہیں؟

جواب : مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ رمیل پر ایک پہاڑ ہے۔ یہ نجد یمن اور نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

سوال : حلق کسے کہتے ہیں؟

جواب : سر کے بال منڈانا

سوال : قصر کی تعریف کیا ہے؟

جواب : بال کتروانا۔

سوال : مُحرِم کسے کہتے ہیں؟

جواب : احرام باندھنے والا

سوال : مُفرِد کسے کہتے ہیں؟

جواب : صرف حج کرنے والا، جس نے میقات سے صرف حج کا احرام باندھا ہو۔

سوال : میقات کی تعریف کیا ہے؟

جواب : وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کیلئے احرام باندھنا واجب ہے۔

سوال : جُحفَه کی تعریف کیا ہے؟

جواب : رابغ کے قریب مکہ مکرمہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے شام سے آنے والوں کی یہ میقات ہے

سوال : جنت المعلّی...... کی تعریف کیا ہے؟

جواب : مکہ مکرمہ کا قبرستان

سوال : جبلِ رحمت کسے کہتے ہیں؟

جواب : عرفات کے ایک پہاڑ کو کہتے ہیں۔

سوال : حجرِ اسود کی تعریف کیا ہے؟

جواب : سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے جنت سے آنے کے وقت دودھ کی مانند سفید تھا۔ لیکن انسانوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کردیا۔ یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں قد آدم کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

سوال : حرم کی تعریف کیا ہے؟

جواب : مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے۔ اس کے حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، جانور کو چرانا حرام ہے۔

سوال : حل کی تعریف کیا ہے؟

جواب : حرم کے چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو حل کہتے ہیں کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔

سوال : حطیم کسے کہتے ہیں؟

جواب : بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم اور حظیرہ بھی کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے، لیکن سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی۔ اس چھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔ اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

سوال : دم کسے کہتے ہیں؟

جواب : احرام کے حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے اس کو دم کہتے ہیں۔

سوال : **ذُوالحُلَیْفَه** کی تعریف کیا ہے؟

جواب : یہ ایک جگہ کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً ۶ میل پر واقع ہے، یہ مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کیلئے میقات ہے اسے آج کل بیر علی کہتے ہیں۔

سوال : ذات عرق کی تعریف کیا ہے؟

جواب : ایک مقام کا نام ہے جو آج کل ویران ہو گیا ہے۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے عراق سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے۔

سوال : رکن یمانی کسے کہتے ہیں؟

جواب : بیت اللہ کے جنوبی مغربی گوشہ کو کہتے ہیں چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

سوال : **مَطَاف** کی تعریف کیا ہے؟

جواب : طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے اور اس میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

سوال : مقام ابراہیم کی تعریف کیا ہے؟

جواب : یہ جنت کا پتھر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بنایا۔ تھا مطاف کے مشرقی کنارے پر منبر اور زمزم کے درمیان ایک جالی دار قبہ میں رکھا ہوا ہے۔

سوال : ملتزم کسے کہتے ہیں؟

جواب : حجراسوداور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس سے لپٹ کر دعاء مانگنا مسنون ہے

سوال : مسجد خَیف کی تعریف کیا ہے؟

جواب : منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے جو منیٰ کی شمالی جانب میں پہاڑ سے متصل ہے۔

سوال : مسجد نمرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب : عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

سوال : مدعیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب : دعاء مانگنے کی جگہ، مراد اس سے مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں دعاء مانگنی چاہئے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت مستحب ہے۔

سوال : مزدلفہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب : منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

سوال : محسّر کی تعریف کیا ہے؟

جواب : مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے جہاں سے گزرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں اس جگہ اصحاب فیل پر جنہوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

سوال : موقف کسے کہتے ہیں؟

جواب : ٹھہرنے کی جگہ، حج کے افعال میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

سوال : میقاتی کسے کہتے ہیں؟

جواب : میقات کے رہنے والے کو

سوال : وقوف کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب : وقوف کے معنیٰ ٹھہرنا اور احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

سوال : **ھدی** کی تعریف کیا ہے؟

جواب : جو جانور حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

سوال : یوم عرفہ کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب : ۹/ ذی الحجہ جس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

سوال : **یَلَمْلَمْ** کسے کہتے ہیں؟

جواب : مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے، اس کو آج کل سعدیہ بھی کہتے ہیں، یہ یمن اور ہندوستان اور پاکستان سے آنے والوں کی میقات ہے۔

حج کرنے سے پہلے

سوال : کیا کوئی شخص قرض لے کر حج کو جاسکتا ہے؟

جواب : اگر آمدنی اچھی ہو اور قرض کی ادائیگی اس کیلئے دشوار نہ ہو اور قرض دینے والا حج کیلئے خوشی سے قرض دیدے تو اس صورت میں قرض لے کر حج ادا کرنا درست ہے، حج کے بعد قرض کی ادائیگی کی فوراً فکر کرے اور قرض ادا کردے۔

سوال : کیا رشوت دے کر حج کیلئے چھٹی لینا درست ہے؟

جواب : کسی کا حق مارے بغیر اپنا کام نکالنے یا جائز حق وصول کرنے کیلئے اگر کسی کو رقم وغیرہ دے دی جائے تو عرف میں اس کو رشوت ہی کہا جائے گا، اس طرح رقم دینا ناجائز کام میں تعاون ضرور ہے شدید ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے جائز حق وصول کرنے کیلئے اس طرح کیا جاسکتا ہے، لیکن جائز طریقہ سے چھٹی لینے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے، شامی نے بحر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "**ان الرشوۃ فی مثل ھذا جائزۃ** اس طرح کے امور میں رشوت جائز ہے"

سوال : کیا حکومت کی اجازت کے بغیر نفل حج کرنا درست ہے جبکہ پانچ سال سے پہلے دوبارہ حج کی اجازت نہیں ہے؟

جواب : حکومت کی طرف سے عائد کردہ جائز شرائط کا ممکن حد تک پاس ولحاظ رکھا جائے، اگر کوئی شخص کسی وجہ سے پانچ سال سے پہلے ہی دوبارہ نفل حج یا حج بدل کرنا چاہتا ہو تو شرعاً اس کا حج صحیح ہوگا۔

سوال : کیا امانت واپس کئے بغیر حج کرنا درست ہے؟

جواب : حج کے آداب کا تقاضا یہ ہے کہ حج پر جانے والے کے ذمہ اگر کسی کا کوئی حق باقی ہو تو سفر حج سے پہلے ہی صاحب حق کو اس کا حق دیدے یا اس سے معافی مانگ لے، امانت دار کا بغیر امانت واپس کئے ہوئے حج پر جانا خلافِ اولیٰ ہے۔ جس کی امانت ہے اگر وہ خود امانت واپس نہ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال : اگر لوگوں کی امانتیں کسی عازمِ حج کے پاس ہوں تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب : عازمِ حج کو چاہئے کہ جن جن کی امانتیں اس کے پاس ہیں ان کی تمام تفصیلات لکھ کر اپنے اہل وعیال کو باخبر کردے تا کہ کسی ناگہانی حادثہ یا انتقال کی صورت میں اہل وعیال ان امانتوں کو حقداروں تک پہنچادیں۔

سوال : سفر حج میں تجارت کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب : اگر اصل نیت حج کی ہو لیکن حج کے مصارف اور گھر کی ضروریات میں تنگی ہو اور اس کیلئے کوئی معمولی تجارت کرلے تو درست ہے، یہ تجارت حج کے منافی نہیں ہے، قرآن مجید میں ہے۔ ”**لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم** (البقرۃ: ۱۹۸) تم پر اس میں ذرا بھی گناہ نہیں کہ (حج میں) معاش کی تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے“۔

سوال : اگر کوئی ہندوستان سے ملازمت کے اِرادہ سے سعودی عرب آجائے اور یہاں سے حج یا عمرہ کی نیت کرکے حج یا عمرہ کرلے تو کیا اس کا یہ حج یا عمرہ ادا ہوجائے گا؟

جواب : جی ہاں! ادا ہوجائے گا۔

سوال : عمرہ ویزے پر سعودی عرب آکر حج تک غیر قانونی رُکے رہنے اور پھر حج کرکے جانے سے کیا فریضۂ حج ادا ہوجائے گا؟

جواب : حج تو ادا ہوجائے گا، لیکن ہر ملک کے جائز قوانین کی پابندی ہر مسلمان پر لازمی ہے، جن کی خلاف ورزی سے بچنا واجب ہے۔

سوال : کیا کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کرسکتا ہے؟

جواب : جی ہاں! کرسکتا ہے۔

سوال : ایک شخص کسی محکمہ میں ملازم ہے وہ اپنی تنخواہ جو کہ حلال ہے علیحدہ رکھتا ہے اور اس سے حج کرتا ہے لیکن اس کو اوپر کی آمدنی (رشوت) بہت ہے، کیا تنخواہ جو کہ حلال ہے جس میں رشوت کا ایک پیسہ بھی شامل نہیں اس سے حج کرسکتا ہے؟

جواب : جی ہاں! چونکہ تنخواہ حلال ہے اس سے حج کرنا درست ہے لیکن رشوت کھانا حرام ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل / چہارم/۴۲)

سوال : اگر سود کی رقم دوسری حلال رقم سے ملی ہوئی ہو تو کیا اس ملی جلی رقم سے کوئی شخص حج کرسکتا ہے؟

جواب : حج صرف حلال رقم سے کرسکتا ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل / چہارم/۴۳)

سوال : اگر کوئی یونین اسٹاف کے لوگوں سے زبردستی چندہ لے کر حج کا قرعہ نکالے اور جس کا نام آئے اس کو حج کو بھیج دے کیا یہ صورت درست ہے؟

جواب : یہ صورت درست نہیں ہے، ناجائز ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل / چہارم/۴۴)

سوال : کیا عازمین حج کو مٹھائی دینا اوران کی گل پوشی کرنا درست ہے؟

جواب : عازمین حج کو مٹھائی کا ڈبہ پیش کرنا اور قبول کرنا جائز ہے، اس لئے کہ یہ ہدیہ ہے، اگر پھول کا ہار معمولی قیمت کا ہو تو گنجائش ہے، لیکن ایسی چیز کا تحفہ پیش کرنا چاہئے جس سے آدمی کا کچھ نفع ہو، پھول کے ہار سے کوئی نفع نہیں، حج کو جانے والے کیلئے ان ہدایا کا قبول کرنا واجب نہیں وہ اخلاق ومحبت کے تحت واپس بھی کرسکتا ہے، اس طرح کہ ہدیہ دینے والے کو تکلیف نہ ہو۔

سوال : کیا عازمین حج کی دعوت کرنا درست ہے؟

جواب : اگر عازمین حج کا اکرام مقصود ہو تو درست ہے لیکن دکھاوا مقصود نہ ہو، خود عازم حج بھی لوگوں کو مدعو کرسکتا ہے تاکہ لوگوں کی دعائیں لے۔ (کتاب الفتاویٰ / جلد/۴: ۱۲۱)

سوال : اگر مطلقہ عورت کی عدت پوری ہوجائے اور وہ اپنے پاسپورٹ سے اپنے شوہر کا نام کٹائے بغیر حج کرسکتی ہے؟

جواب : عدت گزر جانے کے بعد مطلقہ عورت اپنے محرم کے ساتھ سفر کرسکتی ہے، پاسپورٹ سے شوہر کا نام کٹوایا نہ گیا ہو تو اس سے شرعاً حج میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

سوال : جعلی ڈگری سے ملی ہوئی ملازمت کی کمائی سے کیا گیا حج درست ہے یا نہیں؟

جواب : جعلی ڈگری دکھا کر ملازمت کا حاصل کرنا گناہ کبیرہ ہے اس سے سچی توبہ کریں، لیکن ملازمت مل جانے کے بعد جو محنت سے پیسہ کمایا گیا ہے وہ حلال اور جائز ہے اس سے کیا گیا حج بھی درست ہے، مسلمانوں کو اس قسم کی دھوکہ دہی سے گریز کرنا چاہئے۔

سوال : قانونی گرفت سے بچنے کیلئے کیا کوئی عورت خود کو کسی دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرسکتی ہے؟ اگر اس طرح فارم میں جھوٹ تحریر کر کے حج کرلیا تو کیا حج ہو جائے گا؟

جواب : ایسی عورت کا حج تو ہو جائے گا مگر اس طرح کی حرکت ایک گناہ ہے، اگر قانونی اعتبار سے گرفت ہوگی تو بے عزتی بھی ہوگی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل چہارم/۴۷)

سوال : بھیک مانگ کر حج کرنا کیسا ہے؟

جواب : یہ جائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ششم/۵۱۸)

اگر پہلے اس غریب پر حج فرض رہا ہو اور اب حج کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اس کو سفر حج کیلئے لوگوں سے مدد حاصل کرنا جائز ہے۔ (کتاب الفتاویٰ/جلد چہارم:۱۰۱)

سوال : بینک میں یا ڈاک خانہ میں رقم فکسڈ کی گئی چند سالوں میں وہ دوگنی ہوگئی کیا ایسی رقم سے حج کرنا جائز ہے؟

جواب : جو زائد رقم ہے وہ سود ہے جس کا استعمال درست نہیں، جتنی رقم فکسڈ رکھی گئی وہ رقم تو حج میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ/جلد چہارم:۱۱۶)

سوال : کیا خوشحال اور مالدار لوگوں کا رباط میں قیام درست ہے؟

جواب : یہ رباط بنانے والے اور وقف کرنے والے کی نیت پر منحصر ہے، اگر رباط صرف غریب لوگوں کیلئے وقف کیا گیا تو قیام جائز نہیں، اور اگر حاجیوں کیلئے وقف کیا گیا تو درست ہے۔ (کتاب الفتاویٰ/چہارم:۱۲۴)

سوال : اگر دورانِ حج بھائی بہن سے شوہر بیوی سے، ماں بیٹے سے بچھڑ جائیں تو ان کے حصول کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب : حجاج کے سلسلہ میں سعودی عرب کا نظام بہت مستحکم ہے اور مقاماتِ حج کے گرد غیر محسوس طور پر پولیس کی ایسی گھیرابندی ہوتی ہے کہ کوئی حاجی ان حدود سے باہر نہیں جاسکتا، اس لئے اگر کوئی مرد یا عورت اپنے عزیز سے بچھڑ جائیں تو دو تین باتوں کا خیال رکھیں، اوّل یہ کہ بالکل نہ گھبرائیں اور اپنے حواس کو پوری طرح برقرار رکھتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ افعالِ حج کو انجام دیتے رہیں، دوسرے اگر منیٰ، عرفات وغیرہ میں کوئی شخص گم ہوجائے اور مکہ میں اپنی جگہ کی شناخت ہو تو ان مقامات کے تمام ہی راستے حرم مکی کی طرف آتے ہیں، خود چلتے ہوئے یا لوگوں سے پوچھتے ہوئے حرم تک پہنچ جائے، تیسرے اپنے معلم کا نام اور اس کے دفتر کا نمبر یاد رکھیں معلم کا پٹہ جو ہاتھ میں پہنا دیا جاتا ہے اسے محفوظ رکھیں۔ اس کے ذریعہ معلم کے دفتر تک پہنچ سکتے ہیں یہ شہر امن وعافیت وطمانیت کا شہر ہے، گمشدہ لوگ بہر حال مل ہی جاتے ہیں۔ (کتاب الفتاویٰ رچہارم:٨٧)

حج کی فرضیت سے متعلق مسائل (مردوں کیلئے)

سوال : اگر کسی پر حج فرض نہ تھا اس نے نفل حج کی نیت سے کیا تو اس کے ذمہ سے کیا حج کا فریضہ ساقط ہوجائے گا؟

جواب : نفل حج کی نیت سے فریضۂ حج ادا نہ ہوگا، چاہے نیت کرتے وقت حج فرض ہو یا نہ ہو۔

(احسن الفتاویٰ رچہارم:٥٢١)

سوال : اصلی ضرورت سے زائد اگر مکانات اور دیگر جائداد ہو تو کیا ان کو فروخت کرکے فوراً حج کرنا فرض ہے؟

جواب : ہاں! حوائجِ اصلیہ سے زائد مکانات اور دیگر جائیداد ہو تو ان کو فروخت کرکے حج کرنا فرض ہے۔ (احسن الفتاویٰ رچہارم٥٢٦)

سوال : کسی معذور کی طرف سے اگر کوئی اجنبی شخص از خود معذور کے حکم کے بغیر حج بدل کرے تو کیا یہ حج ادا ہوجائے گا؟

جواب : معذور کے حکم کے بغیر کسی اجنبی نے از خود معذور کی طرف سے حج کیا تو یہ حج کرنے والے کا حج ہوگا، معذور کا نہ ہوگا۔ حج بدل کیلئے حکم ضروری ہے۔ (احسن الفتاویٰ ر چہارم:۵۳۲)

سوال : اگر کسی شخص کا حج کے سفر میں حج کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے تو کیا اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا؟

جواب : اس میں تفصیل ہے۔ اگر اس شخص پر اسی سال حج فرض ہوا تھا تو راستہ میں موت واقع ہونے سے اس کا فرض ساقط ہو گیا اور اگر اسی سال نہیں بلکہ پہلے ہی فرض ہو چکا تھا تو اگر وقوفِ عرفہ کے بعد فوت ہوا تو فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔

سوال : اگر کسی پر حج فرض ہے لیکن وہ کسی دنیوی مصلحت کی وجہ سے آئندہ سال تک سفر حج کو ملتوی کر رہا ہے تو کیا ایسی صورت میں وہ گناہ گار ہوگا؟ (احسن الفتاویٰ ر چہارم:۵۳۲)

جواب : چونکہ حج کے فرض ہونے پر فوراً حج کی ادائیگی لازمی ہے لہٰذا تاخیر سے گنہ گار ہوگا۔

سوال : ایک شخص حج کے مہینوں میں مال کا مالک ہو گیا پھر اس نے مال خرچ کر دیا یا مال تلف ہو گیا تو کیا حج کی قضا ضروری ہے یا حج کا وجوب ساقط ہو گیا؟

جواب : اگر حج کے مہینوں میں مالدار رہا تو حج فرض ہو گیا، البتہ اگر ایسے ملک میں رہتا ہے کہ وہاں سے حجاج حج کے مہینوں سے پہلے ہی روانہ ہوتے ہوں تو حجاج کے قافلہ کی روانگی کا وقت معتبر ہوگا اگر اس وقت مال ہے تو حج فرض ہو گیا اگر حج نہیں کیا تو قضا واجب ہوگی۔ (احسن الفتاویٰ ر چہارم:۵۳۸)

سوال : اگر کسی کے پاس اتنی زمین ہے کہ اس سے صرف سال بھر کا گزارہ ہوتا ہے اس کے علاوہ کوئی کاروبار نہیں ہے لیکن تمام زمین یا تھوڑی زمین فروخت کر دے تو حج کا انتظام ہو سکتا ہے تو کیا ایسی صورت میں زمین فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے؟

جواب : اگر حج کے اخراجات کے بقدر زمین بیچنے کے بعد اس کے پاس گزارہ کے بقدر زمین بچ جاتی ہے تو حج فرض ہے۔ (احسن الفتاویٰ ر چہارم:۵۴۲)

سوال : بعض مالدار حج کی استطاعت کے باوجود محض یہ کہہ کہ حج نہیں کرتے کہ ان کی بیٹیوں کی شادی پہلے کرنی ہے جب تمام بیٹیوں کی شادی ہوگی تو پھر حج کریں گے کیا اس قدر تاخیر درست ہے؟

جواب : بیٹیوں کی شادی کی وجہ سے حج کی تاخیر جائز نہیں فوراً حج ادا کر لینا چاہیے۔ (سوال وجواب:۱۵۲)

سوال : بعض نوجوان ایسے ہیں جو صاحبِ استطاعت ہیں ان پر حج فرض بھی ہے مگر وہ اس لئے حج نہیں کرتے کہ ان کی شادی نہیں ہوئی ہے ان کا خیال یہ ہے کہ پہلے شادی کریں گے پھر حج کریں گے کیا یہ خیال درست ہے؟

جواب : اگر کسی پر حج بھی فرض ہو اور شادی بھی کرنا چاہتا ہو اور مالی استطاعت دونوں میں سے ہر ایک کی ہو تو پہلے حج کرے پھر شادی اور اگر ان میں سے صرف ایک کی استطاعت ہے تو اس صورت میں تفصیل ہے۔ (۱) اگر حالت اعتدال کی ہو تو اس صورت میں پہلے حج کرنا ضروری ہے بعد میں نکاح کرے۔ (۲) اگر شہوت کا غلبہ ہو نکاح نہ کرنے پر زِنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو اس صورت میں پہلے نکاح کرے گا پھر استطاعت ہو تو بعد میں حج کرے گا۔ (سوال وجواب/جلد دوم:۱۵۲)

سوال : کیا مہر ادا کئے بغیر حج کی ادائیگی درست ہے؟

جواب : اگر عورت اصرار کر رہی ہو کہ پہلے مہر ادا کرو پھر حج ادا کرو تو پہلے مہر ادا کرے اور حج کو موخر کر دے اور اگر اصرار نہ کرے اور بعد میں ادا کرنے کی اجازت دیدے یا خاموش رہ جائے تو پہلے حج کرنا درست ہے۔ (ردالمختار/۲:۱۹۱)

سوال : ایک شخص حج کرنا چاہتا ہے مگر اس کی ایک بہن ہے جس کی شادی ہونی ہے کیا وہ اپنی بہن کی شادی سے پہلے حج کر سکتا ہے؟

جواب : ایسا شخص اس سال حج ادا کر سکتا ہے۔ بہن کی شادی تک حج کو موخر کرنا درست نہیں۔ حج کے بعد نکاح کا بندوبست کرے۔ (سوال وجواب جلد دوم/۱۵۳)

سوال : بعض لوگوں کا یہ خیال کیا درست ہے کہ عقیقہ کے بغیر حج درست نہیں؟

جواب : عقیقہ کا حج سے کوئی تعلق نہیں، اس کے بغیر بھی حج درست ہے، عقیقہ سنت ہے حج فرض ہے

سوال : کیا صاحبِ نصاب پر حج فرض ہے؟

جواب : صاحبِ نصاب ہو جانے پر حج فرض نہیں ہوتا بلکہ حج اس پر فرض ہے جس کے پاس حج کا سفر خرچ بھی ہو اور اس کی غیر حاضری کے دنوں میں اہل وعیال کا خرچ بھی ہو۔

سوال : ایک صاحب کے پاس اتنی رقم ہے کہ حج کیلئے جاسکتے ہیں اور واپسی تک اہل وعیال کے خرچ کیلئے بھی وہ رقم کافی ہے مگر جب حج سے واپس ہوں گے تو روزگار کیلئے کچھ بھی نہیں رہے گا کیا ایسی صورت میں ان پر حج فرض ہے؟

جواب : حج سے واپسی پر ان کے پاس اتنی پونجی تو ہونی چاہئے کہ جس سے ان کے اہل وعیال کی بقدرِ ضرورت کفالت ہوسکے۔

سوال : ایک صاحب غریب تھے کسی نے ان کو اپنے ساتھ حج کرادیا واپسی کے بعد یہ غریب مالدار ہوگئے کیا اب دوبارہ ان پر حج فرض ہے؟

جواب : ان کا حج فرض ہوگیا مالدار ہونے کے بعد دوبارہ جو حج کریں گے تو وہ نفل ہوگا۔

(فتاوی دارالعلوم رجلد ششم ر:۵۳۱)

سوال : غیر شادی شدہ نوجوان جس پر حج فرض ہے کیا وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر حج کرسکتا ہے؟

جواب : جی ہاں! فرض حج کیلئے والدین کی اجازت شرط نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ر۴۷)

سوال : کیا کوئی بیٹا اپنے ماں باپ کے حج سے پہلے اپنا حج کرسکتا ہے؟

جواب : بیٹے کے حج کیلئے ماں باپ کا حج کیا ہوا ہونا ضروری نہیں ماں باپ کے حج سے پہلے بیٹا اپنا فرض حج کرسکتا ہے۔

سوال : اگر خادم الحجاج کی حیثیت سے حکومت کی طرف سے ڈیوٹی پر کوئی حج کیلئے جائے تو کیا اس کا فرض حج ادا ہوجائے گا؟

جواب : ہاں! فرض حج بھی ادا ہوگا اور حاجیوں کی خدمت کا ثواب بھی ملے گا۔

سوال : ایک شخص کے پاس نقد رقم نہیں ہے لیکن اس کے پاس جائیداد اس قدر ہے کہ اس میں سے تھوڑی سی جائیداد فروخت کرکے حج کرسکتا ہے اور گھر والوں کیلئے خرچ کا انتظام بھی کرسکتا ہے تو کیا ایسے شخص پر حج کرنا فرض ہے؟

جواب : اگر اس شخص کے پاس جائیداد اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیداوار اس شخص کے اور اس کے گھر والوں کے سالانہ خرچ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہے اور اس جائیداد کا

فروخت کرنا اس کے ذمہ لازم بھی نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/ششم: ۵۱۵)

سوال : ایک شخص کہتا ہے کہ میرا اِرادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے دولت دے تو میں اپنے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا مسجد بنواؤں گا، کنواں کھدواؤں گا ایسی صورت میں اگر دولت مل جائے تو اس پر پہلے حج ادا کرنا ضروری ہے یا اپنے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور مسجد بنوانا ضروری ہے؟

جواب : جب روپیہ پیسہ مل جائے اور حج فرض ہو جائے تو پہلے حج کرنا چاہیے پھر غریب بھائیوں کی امداد پھر مسجد کی تعمیر پھر کنواں کھدوانا چاہیے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/ششم: ۵۱۵)

سوال : اگر کسی کے پاس مکان نہیں ہے اس کے پاس اتنا روپیہ پیسہ ہے کہ وہ حج بھی کرسکتا ہے اب ایسی صورت میں پہلے مکان بنانا چاہیے یا پہلے حج کرنا چاہیے؟

جواب : حج کرنے کی استطاعت ہے تو پہلے حج کرنا فرض ہے مکان بنانا ضروری نہیں۔

سوال : اگر کوئی اپنی جائیداد (باغ، کھیت یا مکان) رہن رکھ کر اس روپیہ سے حج کرنا چاہے تو کیا شریعت نے اس کی اجازت دی ہے؟

جواب : رہن رکھنے کی دو صورتیں ہیں (۱) اگر رہن رکھی ہوئی چیز سے وہ شخص جس نے رہن میں لیا ہے نفع اٹھاتا ہے تو یہ صورت درست نہیں۔ (۲) ورنہ درست ہے۔ مثلاً زید نے اپنا مکان بکر کے پاس رکھا اور بکر نے ایک لاکھ روپئے زید کو دیدیئے اب بکر اس مکان کو استعمال کرتا ہے تو زید کیلئے اس رقم کا لینا درست نہیں اور اس سے حج بھی درست نہیں اور اگر بکر صرف اس گھر کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے لیکن اس سے نفع نہیں اٹھاتا تو درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/جلد ششم)

سوال : اگر کوئی شخص مالدار تھا اس نے مالداری کی حالت میں حج نہیں کیا لیکن اس نے اپنے لڑکے یا اپنی لڑکی کی شادی میں یہ دولت خرچ کردی پھر وہ مفلس ہو گیا زندگی بھر حج کا موقع نہ ملا تو کیا ایسا شخص گنہ گار مرا؟

جواب : اس شخص پر حج فرض ہو چکا تھا اگر بغیر حج کے مر گیا تو فرض کو ترک کرنے کا گناہ ہوا گویا وہ گنہ گار مرا...... (فتاویٰ دارالعلوم ششم/۵۱۸)

سوال : اگر کسی شخص کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ صرف حج کر سکتا ہے یعنی مکہ تک پہنچ سکتا ہے اور مدینہ منورہ تک کا خرچ نہ ہو تو حج فرض ہوگا یا نہیں؟

جواب : حج فرض ہو گیا مدینہ منورہ تک کے خرچ کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ۶/۵۱۸)
(ایسا کم ہوتا ہے کہ مکہ تک جا سکتا ہو اور مدینہ کا خرچ نہ ہو)

سوال : جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس وقت ابن سعود نجدی کی حکومت ہے اس لئے حج کو نہیں جانا چاہئے کیا یہ خیال درست ہے؟

جواب : ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں اور راہِ صواب سے دور ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم ششم :۵۲۳)

سوال : جو شخص صاحبِ نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ نکالے اور حج کیلئے تیار ہو ایسے شخص کا حج کو جانا کیسا ہے؟

جواب : اگر کوئی شخص ایک فرض ادا نہ کرے اور دوسرا فرض ادا کرے تو ظاہر ہے کہ جو فرض ادا کیا جائے گا وہ ادا ہو جائے گا اور جو فرض ادا نہ ہوگا اس کا گناہ رہے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ششم /۵۲۴)

سوال : ایک شخص بوڑھا ہو چکا ہے مالدار ہونے کے باوجود حج نہیں کر سکتا اس نے حج کرنے کے بجائے یہ رقم غریبوں اور یتیموں کو دے دی کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟

جواب : یتیموں اور غریبوں کو دینے سے فریضۂ حج سے سبکدوش نہیں ہو سکتا حج بدل کی صورت اختیار کرے

سوال : ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہو گیا اور اس کا چھوٹا بیٹا موجود ہے اب یہ بچہ بغیر باپ کے نہیں رہ سکتا ہاں اس کے چچا یا تایا وغیرہ موجود ہیں کیا ایسی صورت میں باپ اس کو چھوڑ کر فریضۂ حج کیلئے جا سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں! جا سکتا ہے، حج فرض کو اس وجہ سے چھوڑ نہیں سکتا، چچا یا تایا اس کی پرورش کریں گے البتہ بچہ کا نفقہ باپ دے کر جائے۔

سوال : ایک غریب آدمی جس پر حج فرض نہیں دوست واحباب اگر حج کیلئے امداد کریں تو اس غریب پر حج فرض ہوگا یا نہیں، ایسی امداد قبول کی جا سکتی ہے یا نہیں اگر قبول نہ کرے تو گنہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب : ایسا آدمی اگر امداد قبول کر لے تو حج فرض ہو جائے گا بشرطیکہ دوسرا کوئی عذر نہ ہو، امداد قبول کرنا نہ کرنا اس غریب کی مرضی پر ہے، اگر قبول نہ کرے تو گنہ گار نہیں ہوگا۔

سوال : ایک شخص پر حج فرض ہو چکا ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ اپنے والد کی طرف سے حج بدل کرے کیا یہ درست ہے؟

جواب : جب اس پر حج فرض ہے تو پہلے اپنا حج کرے اگر استطاعت ہے تو والد کے حج بدل کیلئے کسی اور کو اپنے ساتھ لے جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ/جلد: ۲۱۴/۵)

سوال : کیا غیر شادی شدہ آدمی حج کر سکتا ہے؟

جواب : اگر حج فرض ہو چکا ہے تو پہلے حج کرلے شادی کا موقع ہو تب شادی کرلے۔

سوال : حج کے واجب ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب : حج ایک مسلمان عاقل بالغ اور آزاد پر فرض ہے جو صاحبِ استطاعت بھی ہو، بچہ پر غلام اور مجنون پر حج واجب نہیں ہے۔ (اسلامی فقہ/ مینائی: ۲۲۹)

سوال : حج کب فرض ہوتا ہے؟

جواب : جس مسلمان مرد اور عورت میں اس فریضے کے واجب ہونے کی مذکورہ شرطیں پائی جائیں اسی وقت اس پر حج فرض ہوتا ہے اب اگر وہ اسی سال جس میں حج فرض ہوا ہے بغیر کسی معقول عذر کے حج کرنے میں تاخیر کرے تو امام شافعیؒ کے علاوہ باقی تینوں ائمہ کے نزدیک وہ گناہ گار ہوگا۔ (اسلامی فقہ/ مینائی: ۲۲۹)

سوال : کیا حج فرض ہوتے ہی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیئے؟

جواب : ہاں حضور نے فرمایا **من ارادالحج فلیتعجل** جو حج کا اِرادہ رکھے اس کو جلدی کرنی چاہیئے۔ (ابوداؤد)

سوال : قرآن مجید میں حج کی فرضیت کا حکم کن الفاظ میں دیا گیا؟

جواب : اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا **وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا** (۹۷: البقرہ)

سوال : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی فرضیت کا حکم کن الفاظ میں دیا؟

جواب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ان اللّٰہ قد فرض علیکم الحج فحجوا** اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس تم حج کرو (مسلم)

سوال : کسبِ معاش کیلئے جو مسلمان سعودی عرب جاتے ہیں اگر وہ وہاں جا کر حج کر لیں تو کیا ان کا حج ہو جائے گا؟

جواب : کسبِ معاش کیلئے جانے والے لوگ اگر وہاں جا کر حج کر لیں تو حج ادا ہو جائے گا۔

سوال : ایک صاحب جن کے اوپر حج فرض ہے اور حج کیلئے درکار رقم موجود ہے لیکن پوتریوں کی شادی نہیں ہوئی ہے ان پوتریوں کے والد انتہائی غریب ہیں ایسی صورت میں یہ صاحب حج کی اس رقم سے ان بچیوں کی شادی کرا دیں یا حج کو چلے جائیں؟

جواب : اگر بچیوں کے والد میں لڑکی کی شادی کرنیکی استطاعت نہ ہو تو والد کے بعد قریب ترین ولی دادا ہے اس لئے اس پر پوتری کے نکاح کی ذمہ داری ہے لہٰذا انہیں چاہئے کہ ممکن حد تک سادہ طریقہ سے نکاح کرا دیں اور جو رقم بچ جائے اسکے ساتھ مزید رقم کا انتظام کر کے حج کیلئے جائے۔ (کتاب الفتاویٰ جلد/ چہارم: ۸۸)

سوال : کیا ایسے مرد و عورت کا حج قبول ہو سکتا ہے جس نے اولاد نہ ہونے کیلئے نسبندی کرائی ہو؟

جواب : کسی طبی عذر کے بغیر محض اولاد کی پرورش کے خوف سے نسبندی کرا لی تو یہ گناہ ہے توبہ کر لینا چاہئے لیکن حج کے درست اور مقبول ہونے یا نہ ہونے کا تعلق اس سے نہیں ہے (کتاب الفتاویٰ: ۱۰۲)

سوال : اگر ایک صاحب بینک میں ملازم ہیں اور ان کی آمدنی کا یہی ذریعہ ہے کیا وہ اس آمدنی سے حج کر سکتے ہیں؟

جواب : بینک کا کاروبار سود پر مبنی ہے اور بینک کی ایسی ملازمت جس میں سودی کاروبار لکھنے یا پیسے لینے دینے پڑتے ہوں جائز نہیں اور جو پیسہ ناجائز ذریعہ سے حاصل ہو اس سے حج کرنا درست نہیں، انہیں چاہئے کہ آبائی جائیداد کو فروخت کر کے یا کسی دوسرے جائز آمدنی سے فریضۂ حج انجام دیں۔ (کتاب الفتاویٰ جلد چہارم/ ۱۱۶)

سوال : کیا کمیشن سے حاصل ہونے والی آمدنی سے فریضۂ حج انجام دیا جا سکتا ہے؟

جواب : کمیشن کا کاروبار شرعی نقطۂ نظر سے حلال اور جائز ہے بشرطیکہ اسے شرعی طریقہ سے انجام دیا جائے اور دھوکہ نہ دیا جائے اور اس سے حج کرنا درست ہے۔

سوال : ایک شخص حج کی استطاعت نہیں رکھتا ایک دوسرا شخص اس کو زکوٰۃ کی رقم دیتا ہے اور وہ اسی زکوٰۃ کی رقم سے حج ادا کرتا ہے تو اس کا حج ادا ہوگا؟

جواب : زکوۃ دینے والے نے جب زکوۃ دیدی اور اس نے حج ادا کیا تو اس کے درست ہونے میں کیا اشکال ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم / ششم: ۵۳۰)

سوال : کیا کوئی شخص اپنے چھوٹے لڑکوں کو لڑکوں کے چچا کے سپرد کر کے حج ادا کر سکتا ہے؟

جواب : اس شخص کو حج کو جانا درست ہے کیونکہ اولاد اس کی محتاج نہیں ہے اور نگرانی ان کی ان کے چچا کے سپرد کر دی جائے۔ (فتاویٰ دارالعلوم / ششم: ۵۳۱)

حج کی فرضیت سے متعلق مسائل (عورتوں کیلئے)

سوال : کیا کوئی عورت ایسی عورتوں کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے جن عورتوں کے ہمراہ محرم ہوں؟

جواب : جب تک اس عورت کا کوئی محرم نہ ہو اس وقت تک اس پر حج فرض نہیں اور جانا جائز نہیں ہے

سوال : آج کل لڑکیوں کو جہیز میں ضرورت سے زائد سامان دیا جاتا ہے، اگر ضرورت سے زائد سامان فروخت کرنے پر اتنی رقم حاصل ہوتی ہو کہ حج کر سکے تو کیا فروخت کر کے حج کرنا فرض ہے؟

جواب : ہاں! ایسی صورت میں حج کرنا فرض ہے تاخیر کرنا گناہ ہے اگر محرم پر حج فرض نہ ہو اور محرم کے اخراجات اس سے پورے نہ ہوں تو حج کی ادائیگی میں تاخیر کرے جب بھی اس کی استطاعت پیدا ہو حج کرے۔ (سوال وجواب / جلد دوم: ۱۱۶)

سوال : کیا کوئی عورت غیر محرم پیر صاحب کے ساتھ حج کر سکتی ہے؟

جواب : جائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم / جلد ششم: ۵۴۰)

سوال : کیا بغیر کسی شرعی وجہ کے شوہر کو یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی بیوی کو فرض حج سے روکے؟

جواب : فرض حج کیلئے اگر محرم میسر ہو تو شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے، لیکن جہاں تک ہو سکے شوہر کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر کوشش کے باوجود شوہر فرض حج کی اجازت نہ دے تو وہ دوسرے محرم کے ساتھ فرض حج ادا کر سکتی ہے۔ (سوال وجواب / جلد دوم: ۱۲۸)

سوال : کیا حج صرف مردوں پر فرض ہے یا عورتوں پر بھی............؟

جواب : عورت پر بھی حج فرض ہے جبکہ کوئی محرم میسر ہو اور اگر محرم میسر نہ ہو تو مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کر دے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل / جلد چہارم: ۳۳)

سوال : ایک لڑکی کی منگنی ہوگئی کیا یہ لڑکی نکاح سے پہلے اپنے ماں باپ کے ساتھ حج کر سکتی ہے؟

جواب : وہ ضرور حج کرسکتی ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ر چہارم: ۳۳)

سوال : کیا بیٹی اپنی ماں کو اپنی کمائی سے حج کرا سکتی ہے جب کہ اس کے بیٹے اس قابل ہیں؟

جواب : بیٹی اپنی کمائی سے اپنی ماں کو حج کرا سکتی ہے جبکہ اس کیلئے محرم میسر ہو۔

سوال : کیا حاملہ عورت حج کرسکتی ہے؟

جواب : ہاں! حاملہ عورت حج کرسکتی ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ر چہارم: ۳۴)

سوال : بیٹی اگر فرض حج ادا کرنا چاہتی ہے اور اس کا باپ اس کو اجازت نہ دے تو کیا وہ اپنے باپ کی اجازت کے بغیر فرض حج ادا کرسکتی ہے؟

جواب : اگر بیٹی پر حج فرض ہو اور اس کا باپ اس کو حج کی اجازت نہ دے تو بھی وہ حج پر ضرور جائے لیکن محرم کا ہونا ضروری ہے۔

سوال : اگر بالغ لڑکے یا لڑکی کو اس کے ماں باپ نے اپنی رقم سے حج کرایا تو کیا اس بالغ لڑکے یا لڑکی کا حج ادا ہو جائے گا؟

جواب : ہاں! بشرطیکہ اس بالغ لڑکے یا لڑکی کو ماں باپ نے اس رقم کا مالک بنا دیا ہو۔

سوال : اگر کسی عورت کو اس کا شوہر ہندوستان سے سعودی عرب ویزٹ ویزے (Visit Visa) پر حج کرا دے تو کیا اس سے حج ادا ہو جائے گا؟

جواب : ویزٹ ویزے پر سعودی بلا کر حج کرانا درست تو ہے مگر حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی نامناسب ہے اور عورت بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ر چہارم)

سوال : اگر ایک عورت کو اس کے شوہر اور بیٹے نے مختلف موقعوں پر تھوڑی تھوڑی رقم دی، عورت نے اس رقم کو کم خرچ کیا اور جمع کر کے رکھی، یہاں تک کہ شوہر کا انتقال ہوگیا۔ کیا اس رقم سے وہ عورت فریضۂ حج ادا کرسکتی ہے یا اس رقم میں لڑکے کا حق ہے؟

جواب : موجودہ صورت میں اس رقم کی وہ عورت مالک ہوگئی، وہ اس رقم سے محرم کے ساتھ حج کرسکتی ہے، اگر اتنی رقم ہے کہ وہ حج کرسکتی ہے تو اس پر حج فرض ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ر ششم: ۵۲۱)

سوال : اگر عورت نے غیر محرم کے ساتھ جا کر حج کر لیا تو ایسی صورت میں عورت کے ذمہ سے حج کی فرضیت ساقط ہوئی یا نہیں؟

جواب : اس عورت کا حج ادا ہو گیا اور فرض ساقط ہو گیا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کا گناہ اس پر ہے توبہ واستغفار کرے۔

سوال : کیا بیوہ غیر محرم کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے؟

جواب : بغیر محرم کے بیوہ کو بھی سفر حج کی اجازت نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم رششم: ۵۳۵)

سوال : بے پردگی کے خوف سے کیا فریضۂ حج سے منع کرنا درست ہے؟

جواب : اگر عورت پر حج فرض ہو اور محرم بھی ساتھ ہو تو محض بے پردگی کے خوف سے حج سے رکنا نہیں چاہئے۔ برقع ہو تو بے پردگی کچھ نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم رششم: ۵۳۰)

حج کی قسمیں

سوال : حج کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) قران (۲) تمتع (۳) افراد

سوال : حج قران کسے کہتے ہیں؟

جواب : حج قران یہ ہے کہ میقات سے گزرتے وقت حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا جائے پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے جائیں پھر حج کے ارکان ادا کئے جائیں اور ۱۰ر ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد دونوں کا احرام اکٹھا کھولا جائے۔

سوال : حج تمتع کسے کہتے ہیں؟

جواب : حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کے افعال ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور ۸ر ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھا جائے اور ۱۰ر ذی الحجہ کو رمی اور قربانی وغیرہ کے بعد احرام کھول دیا جائے۔

سوال : حج افراد کسے کہتے ہیں؟

جواب : حج افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھا جائے اور ۱۰ر ذی الحجہ کو رمی وغیرہ

کے بعد احرام کھول دیا جائے اس صورت میں قربانی واجب نہیں۔

سوال : ان تینوں قسموں میں افضل کونسی قسم ہے؟

جواب : حج قران افضل ہے۔

سوال : اس کے بعد کونسی قسم افضل ہے؟

جواب : حج تمتع افضل بھی ہے اور آسان بھی ہے، عموماً حجاج کرام حج تمتع ہی کرتے ہیں پہلے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں پھر حج کا احرام......

سوال : حج تمتع کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : حج تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ آپ میقات سے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھ لیں مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے ارکان (طواف اور سعی) ادا کر کے حلق کے بعد احرام کھول دیں، اب آپ پر احرام کی کوئی پابندی نہیں ہے، پھر ۸/ ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیں اور عرفات ومزدلفہ سے واپس آکر ۱۰/ ذی الحجہ کو پہلے بڑے شیطان کی رمی کریں، پھر قربانی کریں، پھر حلق یا قصر کریں، پھر احرام کھول دیں، پھر طوافِ زیارت کیلئے بیت اللہ شریف جائیں اور طواف کے بعد حج کی سعی کریں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل / چہارم:٦٦)

سوال: حج قران کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب: حج قران کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے حج قران کی نیت کرے، پھر احرام نہ کھولے یعنی حلق یا قصر نہ کرے، کیوں کہ اس کو اسی احرام میں حج کے مناسک بھی ادا کرنے ہیں، پھر طواف قدوم کرے جو سنت ہے اسکے ساتھ چاہے تو حج کی سعی کرے ورنہ ۱۰ ذوالحجہ کو طواف زیارت کے بعد کرنا ہوگا، پھر ۸/ ذی الحجہ کو ظہر سے قبل منی پہنچنے کی کوشش کرے اور سارے مناسک اسی طرح ادا کرے جیسا کہ حج افراد کرنے والا ادا کرتا ہے، البتہ دس ذوالحجہ کو متمتع کی طرح قران کرنے والے کیلئے بھی ضروری ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرے پھر حلق یا قصر کر کے احرام کھول دے۔ (سوال وجواب دوم ۲۵٦)

سوال: حج افراد کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ ۷ ذی الحجہ کو میقات سے حج کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ

روانہ ہو، پھر طواف قدوم کرے، پھر چاہے تو حج کی سعی کرلے، ۸/ ذی الحجہ کو ظہر سے قبل منی پہنچنے کی کوشش کرے، اس دن ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ ذی الحجہ کی فجر منی میں ادا کرے۔ ۹/ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات کیلئے روانہ ہو، اور زوال سے قبل تک عرفات پہنچے، نیز مسجد نمرہ میں جماعت کے ساتھ ظہر وعصر ایک ہی وقت میں ادا کرنیکی کوشش کرے، نماز کے بعد غروب آفتاب تک جتنا ہو سکے تضرع وگریہ وزاری کے ساتھ ذکر توبہ واستغفار اور دعاء میں مشغول رہے، غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب ادا کئے بغیر مزدلفہ روانہ ہو، مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشاء ادا کریں صبح یعنی ۱۰/ ذی الحجہ کو فجر کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر دعاء وغیرہ میں مشغول ہو، سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے مزدلفہ سے منی کے لئے روانہ ہو جائے، منی پہنچ کر جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کرے، پھر حلق کرکے احرام کھول دے غسل کرکے اور عام سلے ہوئے کپڑے پہن کر مکہ مکرمہ روانہ ہو اور طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی نہ کی ہو تو اس وقت طواف کے بعد سعی بھی کریں، حج کی سعی واجبات میں سے ہے اسے طواف قدوم کیساتھ بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور طواف زیارت کیساتھ بھی، بغیر طواف کے تنہا سعی معتبر نہیں۔ نیز طواف قدوم مسنون ہے واجب نہیں، یعنی چھوٹ جائے تو کوئی کفارہ نہیں، طواف زیارت کے بعد پھر منی جائے، ۱۰/۱۱ ذی الحجہ کی راتیں منی میں گزاریں اور دو دنوں میں زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کریں اور ہر ایک پر سات سات کنکریں ماریں، پہلے چھوٹے شیطان کی رمی کریں، پھر درمیان کی، پھر بڑے کی۔ ۱۲/ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ روانہ ہوں اور طواف وداع کرتے ہوئے مکہ مکرمہ سے واپس ہوں۔ (سوال وجواب دوم ۲۵۶)

حج کے فرائض اور مسائل

سوال : حج میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب : حج میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) احرام باندھنا (احرام کی تعریف احرام کے باب میں دیکھ لیں) (۲) وقوفِ عرفہ (۳) طوافِ زیارت کرنا

سوال : ان تین فرائض میں سے ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : ان تینوں فرائض میں سے ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ادا نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم وغیرہ سے بھی نہ ہوگی۔

سوال : وقوفِ عرفہ کا خصوصی حکم کیا ہے؟

جواب : وقوفِ عرفہ حج کا رکن اعظم ہے اور اس کا وقت بھی محدود ہے۔

سوال : وقوفِ عرفہ کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب : ۹/ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کم از کم ایک لمحہ کیلئے عرفات کے میدان میں وقوف کی نیت سے ٹھہرنا، حضور ﷺ نے فرمایا، عرفہ میں ٹھہرنا حج ہے۔

سوال : طوافِ زیارت کا وقت کیا ہے؟

جواب : طواف زیارت کا وقت ۱۰/ ذی الحجہ سے ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔

حج کے واجبات اور مسائل

سوال : حج میں کون کونسی چیزیں واجب ہیں؟

جواب : حج میں مندرجہ ذیل چیزیں واجب ہیں۔

(۱) وقوفِ مزدلفہ (۲) صفا ومروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار (۴) قران اور تمتع کرنے والے حاجی کیلئے قربانی (۵) حلق یا قصر (٦) آفاقی (مکہ سے باہر رہنے والے) کیلئے طوافِ وداع

سوال : کیا اس کے علاوہ بھی کوئی چیز حج میں واجب ہے؟

جواب : حج کے براہِ راست واجبات اتنے ہی ہیں البتہ میقات سے پہلے احرام باندھنا بھی واجب ہے ورنہ دم لازم آئے گا، طوافِ زیارت جو فرض ہے اس کو ایام نحر میں کرنا واجب ہے ورنہ دم لازم آئے گا، تمتع اور قران کرنے والے حاجی کیلئے جس طرح قربانی واجب ہے اسی کے ساتھ ساتھ ۱۰/ ذی الحجہ کو رمی جمرۂ عقبہ پھر قربانی، پھر حلق یا قصر اس ترتیب سے کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے اس کے خلاف کرنے پر دم لازم ہوگا۔ موجودہ حالات کے تناظر میں علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ

احکام حج کی ناواقفیت اور بھیڑ کے باعث ان افعال کی ترتیب میں خلاف ورزی ہو جائے تو صاحبین اور جمہور کی رائے پر عمل کرتے ہوئے دم واجب نہیں ہوگا۔ (سوال وجواب ر دوم:۱۱۹)

سوال : وقوفِ مزدلفہ جو واجب ہے اس کا وقت کیا ہے؟

جواب : وقوفِ مزدلفہ ۱۰ر ذی الحجہ کو صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے چاہے ایک لمحہ کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال : اگر کوئی ۱۰ر ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہوگیا اور صبح صادق سے پہلے ہی مزدلفہ کی حدود سے نکل گیا تو اس پر کیا لازم آئے گا؟

جواب : اس پر وقوفِ مزدلفہ ترک کرنے کی وجہ سے دم لازم آئے گا۔

سوال : بیمار، بوڑھے، کمزور، عورتیں بھیڑ کے خوف سے صبح صادق سے پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں تو ان کیلئے کیا کوئی رعایت ہے؟

جواب : جی ہاں! ان پر دم لازم نہیں ہے۔ (سوال وجواب ر جلد دوم:۱۱۸)

حج کے شرائط

سوال : حج کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب : (۱) پہلی شرط ترتیب یعنی جو تین فرائض اوپر بیان کئے گئے ان میں ترتیب قائم رکھنا شرط ہے، مثلاً پہلے احرام باندھا جائے، عرفات میں وقوف کیا جائے پھر طواف زیارت، اگر ان تینوں فرائض کی ترتیب بدل گئی مثلاً وقوف عرفہ پہلے کرلیا پھر احرام باندھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ فرض ادا نہیں ہوا۔ (۲) دوسری شرط ان فرائض کے ادا کرنے کیلئے جو شرائط ہیں ان کا خیال رکھنا ضروری ہے، مثلاً حج کے زمانے میں حج کرنا، اگر حج کے زمانے سے ہٹ کر کسی اور زمانے میں یہ اعمال کرے تو اس کو حج نہیں کہیں گے، میقات پر احرام باندھنا، نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنا اور دسویں ذی الحجہ کو مزدلفہ جانا، پھر رمی جمار کرنا، اس کے بعد طواف زیارت کرنا۔

حج کی سنتیں

سوال : حج کی سنتیں کیا کیا ہیں؟

جواب : حج کی سنتیں یہ ہیں ۔ (۱)احرام کے ساتھ لبیک پڑھنا (۲) احرام کے وقت غسل کرنا (۳)احرام باندھتے کے وقت خوشبو لگانا (۴) تلبیہ کہنا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ‌O لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ O اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لا شَرِیْکَ لَکَ O پڑھنا) (٦) طواف قدوم (۷)طواف میں جسم، کپڑا اورجگہ پاک ہونا (۸)سعی کے پھیرے پے درپے کرنا (۹) طواف اورسعی پے درپے کرنا (۱۰) شب عرفہ منی میں گزارنا (۱۱) طواف زیارت ایام قربانی میں کرنا (۱۲) کنکریاں مارنے میں مغرب تک دیر کرنا (۱۳) ایام تشریق کی تین راتیں منی میں گزارنا

سوال : کیا ان سنتوں کو چھوڑ دینے سے دم لازم آتا ہے؟

جواب : ترک سنت میں کوئی کفارہ یا قربانی واجب نہیں لیکن ثواب فوت ہوجاتا ہے۔

حج کے نواقض (یعنی جن چیزوں سے حج باطل ہوجاتا ہے)

سوال : کیا حج میں قربانی کا جانور گم ہوجائے تو حج باطل ہوجائے گا؟

جواب : اس سے حج باطل نہیں ہوتا بلکہ حج کرنے والے کو چاہئے کہ ایام نحر میں دوسرا جانور قربان کرے، ایام نحر تک قربانی نہ کرسکے تو تاخیر پر دم واجب ہوگا۔ (سوال وجواب/دوم: ۲۱۷)

سوال : حج کس چیز سے باطل ہوجاتا ہے؟

جواب : حج اس وقت باطل ہوجاتا ہے جبکہ حاجی وقوفِ عرفہ کے وقت میں حج کا یہ اہم رکن (وقوفِ عرفہ) ادا نہ کرے۔ (سوال وجواب/جلد دوم: ۲۱٦)

سوال : اگر وقوفِ عرفہ نہ ہوسکے تو اس کی تلافی کی کیا کوئی صورت ہے؟

جواب : اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے، آئندہ سال پھر حج کرے۔

سوال : اس کے علاوہ بھی کسی عمل سے حج باطل ہوجاتا ہے؟

جواب : ہاں! احناف کے نزدیک اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے احرام کی حالت میں اگر کوئی بیوی سے

مباشرت کرے تو اس کا حج باطل (یعنی ٹوٹ) ہو جائے گا، جبکہ وہ عاقل و بالغ ہو اس کو چاہئے کہ وہ اونٹ یا گائے کی قربانی دے اور حج کے باقی افعال پورے کرتا رہے اور آئندہ سال جب بھی موقع ہو پہلی فرصت میں اس حج کی قضا کرے اور اگر وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے پہلے کوئی شخص بیوی سے مباشرت کرے تو اس کا حج باطل تو نہیں ہوگا لیکن دم واجب ہوگا، جتنی دفعہ اس فعل کا ارتکاب کرے گا اتنے دم واجب ہوں گے۔

حج بدل کے مسائل

سوال : جس نے اپنا حج نہیں کیا وہ حج بدل کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں کرسکتا ہے، لیکن حج کیا ہوا ہونا بہتر ہے۔ البتہ اگر حج بدل کرنے والے پر پہلے سے حج فرض ہے تو اس کیلئے حج بدل مکروہ تحریمی ہے۔ (احسن الفتاویٰ رجلد ۴: ۵۲۲)

سوال : حج بدل کرنے والا قران کرے یا تمتع یا افراد؟

جواب : حج بدل کرنے والے کو چاہئے کہ وہ افراد کرے لیکن اگر حج کرانے والے نے تمتع یا قران کی اجازت دی ہو تو وہ حج تمتع یا حج قران کرسکتا ہے، اس زمانہ میں عرف میں حج بدل کرانے والے کی طرف سے تمتع اور قران کی اجازت کا ثبوت ہے، اس لئے صراحۃً اجازت ضرورت نہیں لیکن صراحت کر لینا بہتر ہے۔ (احسن الفتاویٰ رجلد ۴: ۵۲۲)

سوال : حج بدل کہاں سے کرانا چاہئے اگر مکہ میں رہنے والے سے حج بدل کرالیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب : اگر معذور زندہ کے حکم سے یا کسی مردہ کی وصیت سے حج بدل کیا جارہا ہو تو ان دونوں کے وطن سے حج کرنا ضروری ہے، اس میں تفصیل ہے ضرورتمند فتاویٰ کی کتابوں میں دیکھ لیں۔

سوال : اگر کوئی شیعہ کسی سنّی کو حج بدل کیلئے بھیجے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب : کسی مسلمان کو شیعہ کی طرف سے حج بدل کرنا جائز نہیں۔ (احسن الفتاویٰ ۴: ۵۴۶)

سوال : کیا کسی مرد کی طرف سے کوئی عورت حج بدل کرسکتی ہے؟

جواب : مرد کی طرف سے عورت حج بدل کرسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ مرد سے ہی حج بدل کرایا جائے۔ (فتاویٰ دارالعلوم رجلد ششم: ۵۵۶)

سوال : ایک شخص پر حج فرض ہے اور اس کی صحت اس قدر خراب ہے کہ اس کو اپنی زندگی کی بھی امید نہیں ہے تو ایسا شخص حج بدل کرا سکتا ہے؟

جواب : جس کو اپنی زندگی میں خود حج کرنے پر قادر ہونے کی امید نہیں ہے تو وہ دوسرے شخص سے اپنی زندگی میں اپنی طرف سے حج کرا سکتا ہے اور اگر اس نے خود حج نہ کرایا تو پھر اس کو وصیت کرنا لازم ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم رجلد ششم: ۵۶۰)

سوال : ایک شخص ساٹھ تا ستر (۶۰ تا ۷۰) سال کا ہے بعض بیماریاں ایسی لاحق ہیں کہ دور دراز کا سفر برداشت نہیں کر سکتا، ایسا شخص حج بدل کرا لے تو کیا یہ درست ہے؟

جواب : ایسا شخص حج بدل کرا سکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم رششم: ۵۶۱)

سوال : ایک مالدار شخص جس کی عمر تقریباً ساٹھ برس کی ہے لیکن حج کو جانے کے قابل ہے محض سفر کی تکلیف کے خوف سے دوسرے شخص کو روپیہ دے کر حج بدل کیلئے بھیجنا چاہتا ہے اس صورت میں اس کا حج ادا ہوگا یا نہیں؟

جواب : اس شخص کو حج کو جانا چاہئے موجودہ صورتِ حال میں دوسرے شخص کو حج بدل کیلئے بھیجنے سے اس کا حج فرض ادا نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دارالعلوم رششم: ۵۶۱)

سوال : ایک شخص جس کی عمر ستر سال ہے اس کی نظر کمزور ہے دن بدن کمزوری بڑھ رہی ہے سر چکراتا ہے تو کیا ایسا شخص معذور ہے اور وہ حج بدل کرا سکتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں اپنی طرف سے دوسرے شخص سے حج کرانا جائز اور صحیح ہے۔

سوال : ایک شخص مالدار تھا لیکن غفلت کی وجہ سے اس نے حج نہ کیا اب مالدار تو ہے لیکن شیخ فانی ہو گیا ہے اب وہ اپنی طرف سے کسی کو ادائے حج کیلئے بھیجے تو کیا اس کا فرض حج ادا ہوگا؟

جواب : درست ہے اور اس کا حج ادا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم رششم: ۵۶۲)

سوال : اگر کسی آدمی پر حج فرض نہیں تھا اس کا انتقال ہو گیا اور اس کا وارث اپنا فرض حج ادا کرنے کیلئے گیا مکہ مکرمہ پہنچ کر مکہ کے کسی باشندہ سے حج کرایا تو کیا اس حج کا ثواب اس مرنے والے کو ملے گا؟

جواب : یہ تو جائز ہے کہ مکہ معظّمہ پہنچ کر کسی شخص کو خرچ دے کر اس سے نفلی حج کرا کر اس کا ثواب میت کو

پہنچایا جائے، مگراس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ شخص جوحج کرنے والا ہےاحرام کے باندھتے وقت اسی میت کی طرف سے حج کی نیت کرے اوراسی کی طرف سے احرام باندھے۔(فتاویٰ دارالعلوم:۵۶۳)

سوال : ایک صاحب کا انتقال ہوگیا انکی طرف سے انکے وارثین حج بدل کرانا چاہتے ہیں جبکہ مرنیوالے نے کوئی وصیت بھی نہیں کی ہے، کیاایسی صورت میں میت کیطرف سے یہ حج ادا ہوسکتا ہے

جواب : یہ حج امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک میت کی طرف سے ادا ہوجائے گا۔(فتاوی دارالعلوم:۵۶۴)

سوال : جس شخص نے کبھی حج نہیں کیا ہےاس کوکسی شخص نے حج بدل کیلئے روپیہ پیسہ دیا،مگراس شخص نے حج کرانے والے سے اس بات کی اجازت لے لی کہ اس سال میں اپنا حج کروں گا اور آئندہ سال آپ کا حج کروں گا تو کیا یہ صورت درست ہے؟

جواب : حج بدل میں یہ ضروری ہے کہ جس کے روپئے سے سفرحج کیااور جس کا روپیہ صرف کیااسی کی طرف سے پہلا حج کرے۔(فتاویٰ دارالعلوم رجلد ششم:۵۶۴)

سوال : ایک عورت جس کے پاس مال ہے مگراس کیلئے محرم نہیں ہےتو کیاوہ حج بدل کراسکتی ہے؟

جواب : اگرمحرم نہیں جوساتھ جاسکےتو اس عورت پر حج فرض ہی نہیں ہے، ایسی عورت پر حج بدل کرانالازم ہی نہیں ہے۔جس وقت حج فرص ہوگیااورمحرم موجود ہوجوکہ ساتھ جاسکتا ہےتوحج کو جانا چاہئے۔(فتاویٰ دارالعلوم رجلد ششم:۵۷۱)

سوال : ایک شخص اپنے والدین کے مرنے کے بعدان کی جانب سے حج بدل کرانا چاہتا ہے کیا والدین کوثواب پہنچے گا؟

جواب : فقہاء نے اس بارے میں لکھا ہے کہ مرنے والے کی وصیت کے بغیر اگراس کے وارثین اس کی طرف سے نفل حج کرادیں تو امید ہے کہ میت کی طرف سے حج ادا ہوجائے گا اور فرضیت ساقط ہوجاے گی،اگرچہ یقینی نہیں اورثواب کا پہنچنااس میں کوئی شک نہیں ہے۔(فتاویٰ دارالعلوم رششم:۵۷۲)

سوال : عورت کی جانب سے مردحج بدل کرسکتا ہے یانہیں؟

جواب : عورت کی طرف سے مردبھی حج بدل کرسکتا ہے۔(فتاویٰ داراالعلوم رششم:۵۷۴)

سوال : کیا مقلدکی طرف سے غیر مقلدحج بدل کرسکتا ہے؟

جواب : مقلد کی طرف سے غیر مقلد بھی حج بدل کرسکتا ہے۔

سوال : کیا کسی شخص کے انتقال کے بعد جبکہ اس نے انتقال سے قبل اپنے وارثین کو حج بدل کی وصیت کی ہو اس کی اولاد ہی میں سے کسی کے ذریعہ حج بدل کرانا ضروری ہے یا کوئی اور بھی حج بدل کرسکتا ہے؟

جواب : میت کی اولاد ہی میں سے کسی کو بھیجنا ضروری نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم: ۵۷۵)

سوال : ایک صاحب حج بدل کرانا چاہتے ہیں ان کے سامنے دو آدمی ہیں ایک حج کیا ہوا ہے اور دوسرا حج کیا ہوا نہیں ہے ان دونوں میں سے کون حج بدل کیلئے بہتر ہے؟

جواب : حج کیا ہوا شخص حج بدل کیلئے افضل ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/ششم: ۵۷۵)

سوال : ایک شخص نے حج بدل کے واسطے اپنی جانب سے دوسرے شخص کو بھیجا وہ شخص راستہ ہی میں فوت ہو گیا، ایسی صورت میں بھیجنے والے کا حج پورا ہوا یا نہیں، اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب : اس کا حج نہیں ہوا اگر بھیجنے والے کے ذمہ حج فرض ہے تو اس کو کسی دوسرے شخص کو بھیج کر حج بدل کرانا چاہئے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/جلد ششم: ۵۷۶)

سوال : جس شخص پر پہلے سے حج فرض ہو چکا ہے اس کا حج بدل کو جانا کیسا ہے؟

جواب : ایسے شخص کا حج بدل کو جانا باتفاق مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/ششم: ۵۷۶)

سوال : کیا یہ ضروری ہے کہ حج بدل کرانے والے کے مکان پر حج بدل کرنے والا حج سے فراغت پر واپس آئے؟

جواب : اس کی جائے سکونت پر واپس آنا ضروری نہیں ہے، البتہ اچھا یہی ہے کہ حج بدل کرنے والا حج کرانے والے کے گھر پر آئے۔ (فتاویٰ دارالعلوم/جلد ششم: ۵۷۸)

سوال : ایک شخص پر حج فرض ہو چکا ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ پہلے والد کی طرف سے حج بدل کرے کیا یہ درست ہے؟

جواب : جس شخص پر حج فرض ہے اس پر اسی سال اپنا حج ادا کرنا ضروری ہے جبکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو، والد کی طرف سے حج بدل کی بنیاد پر ایک سال یا دو سال تاخیر کرنا گناہ ہے، اس لئے پہلے اپنا حج کرے۔ (فتاویٰ رحیمیہ/جلد ۵: ۲۱۵)

سوال : ایک صاحب کا حادثہ میں انتقال ہوا ان کی طرف سے اگر حج بدل کیا جائے تو احرام کی نیت مقام حادثہ سے کی جائے گی یا میقات کا اعتبار ہے؟

جواب : حج کی نیت میقات سے بوقت احرام کی جاتی ہے، حادثہ کی جگہ پر نیت کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا

سوال : ایک صاحب کا انتقال ہو گیا اب ان کے داماد اپنے پیسوں سے اپنے خسر صاحب کے ایصال ثواب کیلئے حج بدل کرانا چاہتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب : مرحوم پر اگر حج فرض نہ تھا یا انہوں نے وصیت نہیں کی اور انہوں نے وراثت میں رقم بھی نہیں چھوڑی تو ان کی طرف سے حج بدل کرانا ضروری نہیں ہے، اگر ایصال ثواب کے طور پر اپنے پیسوں سے حج کرائیں تو انشاء اللہ مرحوم کو ثواب ملے گا اور حج کرانے والے کو بھی اجر ملے گا (فتاویٰ رحیمیہ ر۵:۲۳۴)

سوال : جس طرح مرد کسی دوسرے مرد یا عورت کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے کیا اسی طرح عورت بھی کسی دوسرے مرد یا عورت کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہے؟

جواب : علماء وفقہاء نے اس کو جائز کہا ہے۔ (سوال وجواب ر جلد دوم: ۱۴۰)

سوال : کیا کوئی شخص اپنے مرحوم والد یا والدہ کی طرف سے حج یا عمرہ کر سکتا ہے؟

جواب : اگر اس شخص نے اپنا حج کر لیا ہے تو وہ اپنے مرحوم والد یا والدہ یا کسی اور شخص کی طرف سے عمرہ یا حج بدل کر سکتا ہے۔ (سوال وجواب ر جلد دوم: ۱۴۱)

سوال : اگر کسی کی ماں برسوں سے بیمار ہے اور وہ سفر بھی نہیں کر سکتی تو کیا وہ شخص اپنی ماں کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے؟

جواب : اگر اس شخص کی ماں اس قدر بیمار ہے کہ حج سے معذور ہو گئی ہے اور آئندہ بھی شفاء وصحت کی ظاہراً اُمید نہیں ہے تو اس کا بیٹا اپنی ماں کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے۔ (سوال وجواب ر دوم: ۱۴۱)

سوال : حج بدل کے شرائط کیا ہیں؟

جواب : حج بدل کی مندرجہ ذیل سات شراطیں ہیں۔ (۱) حج کرانے والے پر حج فرض ہو اگر حج کرانیوالے نے حج فرض ہونے سے پہلے حج بدل کرا دیا بعد میں حج کرانے والا مالدار ہو گیا اور اس پر حج فرض ہو گیا تو حج کرانیوالے پر دوبارہ حج کرنا ہوگا، ایسی صورت میں پہلا حج بدل نفل شمار ہوگا۔

(۲) حج کرانیوالے پر حج فرض ہونیکے باوجود خود حج کرنے سے عاجز ہونیکے بعد حج کرانے یعنی اگر حج کرائے والا حج کرنے سے عاجز ہونے سے پہلے حج کرایا اور پھر عاجز ہوگیا تو فریضہ ادا نہ ہوا دوبارہ حج کرانا ہوگا۔(۳) حج بدل کرانے کی تیسری شرط یہ ہیکہ حج کرانے والا موت کے وقت تک عاجز رہے، اگر عذر کی وجہ سے حج بدل کرادیا یا پھر اس کا عذر موت سے پہلے ختم ہوگیا اور خود حج پر قادر ہوگیا تو خود حج کرنا ہوگا۔(۴) چوتھی شرط یہ ہے کہ سفر حج کے اخراجات حج کرانے والے کی طرف سے ہوں ورنہ حج کرانے والے کا حج ادا نہ ہوگا۔(۵) احرام کے وقت حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے کی طرف سے حج کی نیت کرے۔ اگر افعال حج شروع کرنے کے بعد نیت کی تو درست نہیں، بہتر یہ ہے کہ لبیک عــن فــلاں کہہ کر حج بدل کرانے والے کا نام لے۔(۶) چھٹویں شرط یہ ہے کہ حج کرانے والے کے وطن سے حج کرے بعض لوگ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا جدہ میں رہنے والوں سے حج بدل کرواتے ہیں یہ صحیح نہیں، اس صورت میں حج کرانے والے کا فرض حج ادا نہ ہوگا، نفل ہوگا، البتہ حج بدل وصیت کی وجہ سے کرایا جارہا ہو اور تہائی مال اتنا کم ہو کہ اس میں مکہ ومدینہ ہی سے حج کرایا جاسکتا ہو تو حج صحیح ہوگا۔(۷) ساتویں شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے والے کا حج فوت نہ ہو مثلاً حج بدل کرنے والے نے وقوف عرفہ نہ کیا، اگر حج بدل کرنے والے سے سستی اور کوتاہی کی وجہ سے حج فوت ہوا ہے اور وہ اپنے خرچ سے حج کردے تو حج کرانے والے کا حج ادا ہوجائے گا (سوال وجواب رجلد دوم: ۲۲۲)

سوال : زید نے بکر کو حج بدل کرنے کیلئے رقم دی تھی کہ آپ فلاں مرحوم کی طرف سے حج بدل کردیں، مگر بکر کافی مقروض تھا، لہٰذا اس نے اس رقم سے قرضداروں کا قرض ادا کردیا، اب بکر حج بدل کرنا چاہتا ہے، اس کو گزشتہ سال حج بدل نہ کرنے پر افسوس بھی ہے اب کیا صورت ہے؟

جواب : حج بدل کی رقم چونکہ بکر نے اپنے قرض کی ادائیگی میں استعمال کرکے غلطی اور گناہ کا ارتکاب کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، اب بکر پر یہ بھی ایک قرض ہے کہ فلاں مرحوم کی جانب سے حج بدل کرے اور اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوجائے۔ (سوال وجواب رجلد دوم: ۲۲۶)

سوال : زید کے والد نے حج کرلیا تھا پھر ان کا انتقال ہوگیا اور زید کی والدہ بیمار بوڑھی ہیں وہ اب تک حج نہیں کر پائی ہیں، اب زید حج بدل کرنا چاہتا ہے، وہ اب والد کی طرف سے حج بدل کرے یا بیمار

بوڑھی ماں کی طرف سے حج بدل کرے؟

جواب : چونکہ والدہ کا حق مقدم اور زیادہ ہے اور والد کا فرض حج بھی ادا ہو چکا ہے، لہٰذا زید کو چاہئے کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج بدل کرے۔ یہی زیادہ بہتر ہے۔ (سوال وجواب / دوم: ۴۴۸)

سوال : کیا اجرت لے کر حج بدل کرنا درست ہے؟

جواب : اجرت پر حج بدل کرنا یا حج بدل کرانا درست نہیں البتہ جس شخص سے حج بدل کرایا جائے اس کے سفر کے اخراجات اور سفر سے واپسی تک اگر ضرورت مند ہو تو اس کے اہل خاندان کی ضروریات حج بدل کرانے والے پر ہیں۔ (کتاب الفتاویٰ / جلد چہارم: ٦٤)

سوال : کیا نابالغ کسی کی طرف سے حج بدل کرسکتا ہے؟

جواب : نابالغ حج بدل نہیں کرسکتا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل / جلد چہارم: ۷۷)

سوال : حج بدل میں قربانی لازم ہے یا نہیں؟

جواب : قربانی حج تمتع اور حج قران میں واجب ہوتی ہے، حج افراد میں قربانی لازم نہیں کسی جنایت (غلطی) کی وجہ سے لازم ہو جائے تو الگ بات ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل / چہارم: ۷۷)

سوال : حج بدل کرنے والا اگر قربانی کرتا ہے تو ایک قربانی کرے یا دو؟ حج کرانے والے کی طرف سے ایک اور خود اپنی طرف سے ایک؟

جواب : حج بدل کرنے والا اگر تمتع کر رہا ہے تو خود اپنے مال سے قربانی کرے اور صرف اپنی قربانی کرے حج کرانے والے کی قربانی حج بدل کرنے والے پر نہیں ہے۔

تلبیہ کے مسائل

سوال : احرام کا تلبیہ کیا ہے؟

جواب : حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا اس حال میں کہ آپ ﷺ کے سر کے بال جمے ہوئے اور مرتب طور پر لگے ہوئے تھے (بخاری ومسلم)

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

سوال : احرام کا پہلا تلبیہ کب پڑھنا چاہئے؟

جواب : دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد احرام کا پہلا تلبیہ پڑھنا چاہئے۔

سوال : تلبیہ آہستہ پڑھنا چاہئے یا بلند آواز سے؟

جواب : تلبیہ مردوں کو بلند آواز سے پڑھنا چاہئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ O (بخاری)

سوال : تلبیہ کے بعد کی کوئی خاص دعاء کیا ہے؟

جواب : تلبیہ کے بعد کی خاص دعاء یہ ہے......

اللھم انا نسالک رضاک والجنة ونعوذبک من غضبک والنار

سوال : اگر کوئی تلبیہ پڑھائے اور دوسرا پڑھے تو درست ہے یا نہیں؟

جواب : درست ہے، پڑھانے والے کی آواز سے ملا کر نہ پڑھیں، اس کے پڑھانے کے بعد پڑھیں۔

سوال : کیا عورتیں تلبیہ آہستہ پڑھیں؟

جواب : جی ہاں!

میقات کے مسائل

سوال : میقات کسے کہتے ہیں؟

جواب : مکہ معظّمہ کے قریب مختلف سمتوں میں کچھ مقامات مقرر کر دیئے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ حج یا عمرہ کیلئے آنے والے جب ان میں سے کسی مقام پر پہنچیں تو بیت اللہ اور مکہ مکرمہ کے ادب میں وہیں سے احرام باندھ لیں، انہیں مقامات کو میقات کہتے ہیں۔

سوال : میقات کی جمع کیا ہے؟

جواب : میقات کی جمع مواقیت ہے۔

سوال : مواقیت کتنے ہیں، کیا کیا ہیں، اس سلسلہ میں حدیث کیا ہے؟

جواب : حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اہل مدینہ کا میقات جہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہئے ذُوالحُلَیفَہ ہے اور دوسرے راستے سے جانے والوں کا میقات جحفہ ہے اور اہل عراق کا میقات ذاتِ عِرق ہے اور اہل نجد کا میقات قرن المنازل ہے اور اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔

سوال : ذوالحلیفہ، جحفہ، قرن المنازل، ذات عِرق، یَلَمْلَمُ کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب : ذوالحلیفہ : جو اہل مدینہ کیلئے میقات مقرر کیا گیا ہے، مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے صرف پانچ چھ میل پہ پڑتا ہے، یہ مکہ معظّمہ سے سب سے زیادہ بعید میقات ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ قریباً دوسو میل ہے، بلکہ آج کل کے راستہ سے قریباً ڈھائی سو میل ہے۔ چونکہ اہل مدینہ کا دین سے خاص تعلق ہے اس لئے ان کا میقات اتنی بعید مسافت پر مقرر کیا گیا ہے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔ (معارف الحدیث جلد چہارم)

جحفہ : یہ شام وغیرہ مغربی علاقوں سے آنے والوں کیلئے میقات ہے، یہ موجودہ رابغ کے قریب ایک بستی تھی، اب اس نام کی کوئی بستی موجود نہیں ہے، لیکن یہ معلوم ہے کہ اس کا محل وقوع رابغ کے قریب تھا، جو مکہ معظّمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر بجانب مغرب ساحل کے قریب ہے۔

قرن المنازل : یہ نجد کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے مکہ معظّمہ سے تقریباً ۳۰، ۳۵ میل مشرق میں نجد جانے والے راستہ پر ایک پہاڑی ہے۔

ذات عرق : یہ عراق کی طرف سے آنے والوں کیلئے میقات ہے، مکہ معظّمہ سے شمال مشرق میں عراق جانے والے راستہ پر واقع ہے۔ مسافت مکہ معظّمہ سے ۵۰/میل کے قریب ہے۔

یلملم : یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کیلئے میقات ہے۔ یہ تہامہ کی پہاڑیوں میں سے ایک معروف پہاڑی ہے، جو مکہ معظّمہ سے قریباً ۴۰/میل جنوب مشرق میں یمن سے مکہ آنے والے راستہ پر پڑتی ہے۔

سوال : ہم ہندوستانیوں کے لئے کونسی میقات ہے ؟

جواب : ہم ہندوستانیوں کے لئے یلملم میقات ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ (مردوں کیلئے)

سوال : احرام باندھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے۔

احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے، ناخن کتروالئے جائیں، بغل اور زیرناف بال صاف کرلئے جائیں (اس لئے کہ احرام کی حالت میں بال کٹانا' ناخن کتروانا یا کسی اورحصہ کے بال کاٹنا منع ہے) اس کے بعد اچھی طرح غسل کرلیں' خوشبولگائیں اگرکوئی عورت حیض و نفاس سے فارغ ہوئی ہے تو اس کو غسل کرنا واجب ہے، غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنا سلا ہوا کپڑا اتارڈالیں اور بغیر سلی ہوئی چادر کا تہبند باندھ لیں اور ایک چادر اسکے اوپر سے اوڑھ لیں، یہ دونوں چادریں سفید اور بالکل نئی ہوں تو بہتر ہے، اگر سفید نہ ہوں یا نئی نہ ہوں تو دھلی ہوئی ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس لباس کے پہننے کے بعد اگر کوئی مکروہ وقت نہ ہو تو پورے حضور قلب کے ساتھ دو رکعت نفل نماز احرام کی نیت سے پڑھیں، ان دونوں رکعتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنا مسنون ہے، نماز سے فارغ ہوکر حج یا عمرہ جس کا بھی ارادہ ہو اسکی نیت کرلیں، حج کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کررہا ہوں (کررہی ہوں) اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور قبول فرمایئے، میں نے حج کا ارادہ خالص اللہ کیلئے کیا ہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی** اگر عمرہ کی نیت ہو تو حج کے بجائے عمرہ کا لفظ کہے، اگر حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ ہو تو دونوں کی نیت کرے، نیت کے بعد اسی وقت سے آواز سے تلبیہ کہنا شروع کردے، صرف حج کا احرام باندھنے والے اور حج اور عمرہ دونوں کا ایک احرام باندھنے والے مفرد اور قارن اس وقت تک تلبیہ پڑھتے رہیں جب تک ۱۰/ ذی الحجہ کو رمی جمرہ عقبہ سے فارغ نہ ہوجائیں، نماز کے بعد ہر وقت اور ہر موقع پر تکبیر کہیں اور اگر حج اور عمرہ کا احرام الگ الگ باندھنے والا (متمتع) ہے تو وہ حجر اسود کو بوسہ لینے کے بعد تکبیر چھوڑ دے گا تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

احرام کے مسائل (مردوں کیلئے)

سوال : احرام کی دو رکعت نماز سے فارغ ہونے کے بعد ٹوپی اُتارنا یاد نہ رہا اسی حالت میں احرام کی نیت سے تلبیہ کہہ دیا، تھوڑی دیر کے بعد یاد آیا تو ٹوپی اُتار دیا پھر دوبارہ نیت کر لیا اس پر کیا جزاء واجب ہوگی؟

جواب : ٹوپی اگر ایک گھنٹہ سے کم پہنی ہو تو ایک مٹھی گیہوں اور اس سے زائد وقت پہنی ہو تو آدھا صاع (پونے دو کیلو گیہوں) گیہوں صدقہ کرنا پڑے گا اور اگر بارہ گھنٹے یا اس سے زائد ٹوپی پہنا رہا تو دم واجب ہے۔ اگر ٹوپی کے ساتھ کرتہ بھی پہن لیا تو بھی ایک ہی جزا ہے (احسن الفتاویٰ رجلد چہارم: ۵۲۲)

سوال : احرام کی حالت میں لنگوٹ اور احرام کے نیچے نیکر پہن سکتے یا نہیں؟

جواب : آنت وغیرہ اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز ہے اور بغیر عذر کے مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی جزا واجب نہیں، نیکر پہننا احرام کی حالت میں بہرحال ناجائز ہے اور اس پر وہی جزا واجب ہے جو سلے ہوئے کپڑے پر ہے، آنت آنے سے کیا مراد ہے (اس کی تفصیل ضرورت پڑنے پر کسی ڈاکٹر یا تجربہ کار افراد سے پوچھ لیں)۔ (احسن الفتاویٰ رجلد چہارم: ۵۳۱)

سوال : احرام کی حالت میں موزے (سوتی یا اونی) پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کے موزے (اونی یا سوتی) پہننا جائز نہیں۔

سوال : احرام کی حالت میں بوقتِ ضرورت کانوں پر گردن پر پیشانی پر کپڑا اڈھا نک سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : گردن اور کانوں پر کپڑا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ پیشانی ڈھانکنا جائز نہیں ہے، البتہ بوقتِ ضرورت جائز ہے، مگر جزاء بہرحال لازم ہوگی، جس کی تفصیل یہ ہیکہ بلا عذر چہرہ یا سر کا چوتھائی حصہ یا چوتھائی سے زیادہ ایک دن یا ایک رات ڈھانکا تو دم واجب ہے اور چوتھائی سے کم یا ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا تو (نصف صاع) صدقہ واجب ہے۔ اس میں اور بھی تفصیل ہے ضرورت پر فقہ کی کتابوں میں دیکھ لیں۔ (احسن الفتاویٰ رجلد چہارم: ۵۴۳)

سوال : احرام کی حالت میں چشمہ لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : لگایا جا سکتا ہے۔

سوال : احرام کی حالت میں اگر ایسے بوٹ پہنے جس سے پنڈلیاں چھپ گئیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : اس صورت میں اس کے ذمہ دم لازم ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم رجلد ششم)

سوال : اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے عمرہ کی ادائیگی کے بعد حدود حرم سے باہر نکل گیا، پھر کسی کام سے وہ مکہ مکرمہ جانا چاہے تو اسے دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب : عمرہ سے حلال ہوکر حدودِ میقات سے باہر ہو جائے تو واپسی کے وقت احرام ضروری ہے حدودِ حرم سے باہر جانے پر نہیں بلکہ میقات کی حد سے باہر جانے پر دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہے۔

سوال : احرام کا اوپری حصہ اکثر کندھوں سے نیچے گرتا رہتا ہے اسٹیل کا کانٹا لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : اس طرح کے پن کا لگانا مناسب نہیں کیونکہ کپڑے کے سلنے سے ایک گونہ مشابہت ہے اور سلا ہوا کپڑا پہننا احرام کی حالت میں ممنوع ہے۔ فقہاء نے اس سلسلہ میں ایک مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص چادر کو تہہ بند بنالے تو اس کے دونوں کھلے ہوئے کناروں کو رسی یا کسی اور چیز سے گرہ لگانا اور باندھنا نہیں چاہئے لیکن ایسا کرہی گزرے تو اس کی وجہ سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد چہارم: ۳۶)

سوال : احرام کی حالت میں غسل کی حاجت ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر احرام کی حالت میں کسی کو احتلام ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے غسل کر سکتے ہیں، صرف یہ احتیاط رکھیں کہ خوشبودار صابون استعمال نہ کریں، سر اس طرح نہ ملیں کہ بال ٹوٹ جائیں اور چہرہ کو تولیہ سے نہ پونچھیں اس لئے کہ چہرہ پر کپڑا لگانے کی ممانعت ہے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۳۸)

سوال : احرام کی حالت میں جوں اور مچھر مارنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز نہیں ہے اور ارتکاب کرے تو اس پر کیا واجب ہے؟

جواب : اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ جو کیڑے انسانی جسم سے پیدا ہوتے ہیں ان کو مارنے کی ممانعت ہے اور اس میں جوں بھی داخل ہے اور جو کیڑے انسانی جسم سے پیدا نہ ہوتے ہوں اور انسان کو ایذا پہنچاتے ہوں ان کا مارنا جائز ہے، جوں کے سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ تین سے کم ہوں تو کچھ صدقہ کردے کوئی خاص مقدار متعین نہیں ہے اور تین یا اس سے زیادہ ہوں خواہ ان کی مقدار کتنی بھی ہو تو

صدقہ فطر کے بقدر گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد چہارم)

سوال : کیا سلی ہوئی چادر احرام کی حالت میں استعمال کی جاسکتی ہے؟

جواب : ایک چادر احرام کیلئے ناکافی ہو اس لئے دو چادروں کو سی لیا ہو تو ایسی سلی ہوئی چادر سے احرام باندھ سکتا ہے۔ اس کو سلا ہوا کپڑا نہیں کہا جائے گا۔ (فتاویٰ رحیمیہ رجلد:۵:۲۱۹)

سوال : کیا سلے ہوئے کپڑے پر احرام کی حالت میں سو سکتے ہیں؟

جواب : سلے ہوئے کپڑے پر احرام کی حالت میں سو سکتے ہیں صرف پہننا ممنوع ہے۔

سوال : سونے کی حالت میں کپڑا چہرے پر آجائے تو کیا دم لازم آئے گا؟

جواب : اگر مرد نے احرام کی حالت میں سارا سر یا چہرہ یا چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ کسی ایسی چیز سے ڈھانکا جس سے عادۃً ڈھانکتے ہیں جیسے عمامہ یا ٹوپی یا اور کوئی کپڑا سلا ہوا یا بغیر سلا ہوا، سونے کی حالت میں یا جاگتے ہوئے، قصداً یا بھول کر اپنی مرضی سے یا زبردستی سے خود ڈھانکا ہو یا کسی دوسرے نے ڈھانک دیا ہو، عذر سے ہو یا بلا عذر ہر صورت میں جزا واجب ہے۔ اگر ایک دن مکمل یا پوری رات ڈھانکا رہا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن سے کم ڈھانکا یا چوتھائی سے کم ڈھانکا تو صدقہ واجب ہے، صدقہ کی مقدار تقریباً پونے دو سیر گیہوں ہے۔ (معلم الحجاج ر۲۵۳)

سوال : اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے عمرہ کی ادائیگی کے بعد حدود حرم کے باہر نکل گیا، پھر کسی کام سے وہ مکہ مکرمہ جانا چاہے تو اسے دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب : عمرہ سے حلال ہو کر حدود میقات سے باہر ہو جائے تو واپسی کے وقت احرام ضروری ہے میقات کی حد سے باہر نہیں گیا تو احرام کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ رجلد:۵:۲۲۶)

سوال : اگر احرام کی دو رکعت نماز کسی نے نہیں پڑھی کیا اس پر دم لازم ہے؟ یا اس کے حج پر کوئی فرق پڑے گا؟

جواب : اس شخص کا حج ادا ہو گیا، احرام کے وقت نماز نہ پڑھنے سے کوئی دم یا کفارہ بھی لازم نہیں آتا

سوال : احرام کی دو رکعت نماز کب پڑھنا مستحب ہے؟ (سوال جواب رجلد دوم:۱۵۸)

جواب : **المستحب ان یحرم عقیب الصلوۃ** مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد احرام باندھے۔

سوال : میقات سے بغیر احرام کے اگر گزر جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : میقات سے احرام کے بغیر آگے نکل جانا مکروہ تحریمی ہے، میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا واجب ہے ورنہ ایک دم لازم ہے۔

سوال : کیا اہل مکہ کیلئے حج کا احرام اپنے گھر سے باندھنا درست ہے؟

جواب : حج کے احرام کیلئے اہل مکہ کو مکہ سے باہر جانا ضروری نہیں بلکہ وہ اپنے گھر ہی سے حج کا احرام باندھیں گے یا مکہ میں جہاں سے چاہے حج کا احرام باندھیں گے۔

سوال : کیا اہل مکہ کیلئے عمرہ کا احرام اپنے گھر سے باندھنا درست ہے؟

جواب : اہل مکہ کیلئے عمرہ کا احرام مکہ سے باہر جاکر ''حدودِ حِل'' سے باندھنا ضروری ہے وہ عمرہ کا احرام مکہ میں اپنے گھر سے نہیں باندھ سکتے، یہ بات متفق علیہ ہے۔(سوال وجواب / دوم:۱۶۱)

سوال : ایک شخص طائف میں ہے وہاں اس کا ذاتی کاروبار ہے اس کو کاروبار کے سلسلہ میں مکہ مکرمہ بار بار آنا پڑتا ہے کیا وہ شخص بغیر احرام کے بیت اللہ آسکتا ہے؟

جواب : یہ شخص بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوسکتا ہے۔ میقات سے احرام ان لوگوں کیلئے ہے جو حج یا عمرہ کے اِرادہ سے آنا چاہیں جو لوگ تجارت یا رشتہ داروں سے ملاقات کیلئے آنا چاہیں ان کیلئے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخلہ جائز ہے۔(سوال وجواب / دوم:۱۶۲)

سوال : ایک شخص نے غسل کرنے کے بعد سلا ہوا کپڑا پہنا اور بالوں میں کنگھی وغیرہ بھی کیا اس کے بعد احرام باندھا اور نماز ادا کی اس شخص کا یہ عمل کیا درست ہے؟

جواب : اگر غسل اس نیت سے کیا ہے کہ یہ احرام کیلئے ہے تو اس صورت میں بہتر یہی ہے کہ غسل کے بعد سلے ہوئے کپڑے نہ پہنے جائیں بلکہ فوراً احرام باندھ لیا جائے، اس شخص کا یہ عمل جائز ہے۔

سوال : احرام کا کپڑا حج یا عمرہ میں استعمال کے بعد تولیہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : عمرہ یا حج کے بعد احرام کی چادریں تولیے کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں یا کسی دوسرے مصرف میں بھی لائی جاسکتی ہیں۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔(سوال وجواب / دوم:۱۶۴)

سوال : حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کو اگر کسی بات کا خطرہ واندیشہ ہے جس کی وجہ سے شاید اسے احرام کھولنا پڑے گا تو اس صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب : حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کو اگر کسی بات کا خطرہ واندیشہ ہے جس کی وجہ سے شاید اسے احرام کھولنا پڑے گا تو وہ نیت کے وقت تلبیہ کہتے ہوئے یہ الفاظ کہہ دے، ان جملوں کے کہنے کے بعد اگر اسے کوئی حادثہ یا واقعہ پیش آتا ہے اور وہ احرام کھول دیتا ہے تو اس پر دم نہیں ہوگا۔

ان حبسنی حابس فمحلی حیث حبستنی اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو میرا احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں رکاوٹ پیش آئے۔ یہ امام احمد بن حنبل کی رائے ہے، موجودہ حالات میں حج وعمرہ کے موضوع پر اسلامک فقہ اکیڈمی کے سمینار منعقدہ ممبئی ۱۹۹۷ء میں علماء وفقہاء ہند نے احناف کیلئے بھی ضرورتاً اس کی اجازت دی ہے۔ (سوال وجواب رروم:۱۶۵)

سوال : حالتِ احرام میں اگر خود بخود بغیر ارادہ کے ایک یا چند بال بدن کے کسی حصہ سے جدا ہوجائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : حالتِ احرام میں اگر خود بخود بغیر ارادہ کے ایک یا چند بال بدن کے کسی بھی حصہ سے جدا ہوجائیں تو حج پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور دم بھی لازم نہ ہوگا۔

سوال : اگر احرام کی حالت میں محرم کے ایسے فعل سے بال گریں جس فعل کا وہ مامور ہے مثلاً وضو وغیرہ تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر محرم کے ایسے فعل سے بال گریں جس کا وہ مامور ہے جیسے وضو تو تین بال میں بھی ایک مٹھی گیہوں صدقہ کر دینا کافی ہے۔ (سوال وجواب رروم:۱۶۶)

سوال : کیا احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا یا باوضو ہونا واجب ہے؟

جواب : احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا یا باوضو ہونا واجب یا شرط نہیں ہے البتہ مستحب ہے کہ غسل کرکے یا کم از کم وضو کرکے حج یا عمرہ کا احرام باندھے۔

سوال : حالتِ احرام میں اگر کوئی شخص غسل کرنے کیلئے احرام کی دونوں چادریں کھول دے تو کیا اس صورت میں دم واجب ہوگا؟

جواب : غسل کیلئے احرام کی دونوں چادریں کھول دینے سے دم واجب نہیں ہوتا اس میں کوئی حرج نہیں ہے

سوال : اگر ایک شخص کو احرام کی حالت میں احتلام ہوا اس نے ناواقفیت کی وجہ سے غسل نہیں کیا اسی

حالتِ احرام میں وقوفِ مزدلفہ، جمرات کی رمی اور حلق وغیرہ کیا ایسی صورت میں کیا اس کا عمل درست ہے؟

جواب : اگر احرام کی حالت میں احتلام ہو جائے تو فوراً غسل کر لینا چاہئے اور دوسرا احرام استعمال کرنا چاہئے، اگر دوسرا احرام نہ ہو تو احرام میں جہاں گندگی لگی ہے اس کو دھو لینا چاہئے، اسی حالتِ احتلام میں وقوفِ مزدلفہ جمرات کی رمی وغیرہ کی ہے، یہ وہ کام ہیں جن کیلئے پاکی شرط نہیں ہے اور کوئی دم بھی لازم نہیں ہوگا۔ (سوال وجواب/جلد دوم: ۱۶۸)

سوال : اگر کوئی عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ کیلئے روانہ ہوا، راستے میں گاڑی خراب ہوگئی پھر وہ واپس ہو گیا اب ایسی صورت میں کیا کچھ کفارہ واجب ہے؟

جواب : احرام باندھنے سے پہلے اگر کوئی عذر پیش آجائے اور عمرہ نہ کر سکیں تو اس پر کوئی دم دینا نہیں پڑے گا، لیکن عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیں، پھر کوئی عذر پیش آجائے اور عمرہ نہ کر سکیں تو عذر دور ہونے کے بعد عمرہ کر سکتے ہیں، اگر عمرہ کرنا ممکن ہی نہ ہو تو احرام کھول دے اور حدود حرم میں جانور ذبح کرے اور وہیں اس کا گوشت فقراء ومساکین میں تقسیم کر دے۔ (سوال وجواب/دوم: ۱۷۲)

سوال : احرام کی چادریں جب ناقابل استعمال ہو جائیں تو کیا ان کپڑوں سے گاڑی یا فرش وغیرہ صاف کرنے کا کام لیا جا سکتا ہے؟

جواب : حج وعمرہ کے بعد احرام کی چادریں کسی بھی کام میں استعمال کی جا سکتی ہیں ان کا حکم عام چادر یا کپڑے کا ہے۔

سوال : عمرہ سے فارغ ہو کر یعنی حلق کے بعد اسی احرام کے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا طواف کر سکتے ہیں کیونکہ حلق کے بعد احرام اتارنا ہوتا ہے۔

جواب : کوئی حرج نہیں ہے۔ (سوال وجواب/دوم: ۱۷۹)

سوال : ایک شخص نے عمرہ کیا طواف اور سعی کے بعد احرام کھول دیا پانچ منٹ بعد حلق کیا اس صورت میں حکم کیا ہے؟

جواب : جب تک حلق یا قصر نہ کروائیں احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوتیں، حالتِ احرام میں چونکہ

سلا ہوا کپڑا جائز نہیں، لہٰذا طواف وسعی کے بعد حلق یا قصر سے پہلے احرام کھولنا اور عام لباس پہننا جائز نہیں، البتہ اس شخص نے چونکہ کچھ ہی دیر بعد عمرہ کا یہ آخری رکن بھی ادا کر لیا تھا، لہٰذا حالتِ احرام میں تھوڑی دیر سلا ہوا لباس پہننے کی بنا پر دم تو واجب نہیں البتہ کچھ صدقہ خیرات کر دینا چاہئے۔

سوال : ایک شخص نے عمرہ کرنے کے اِرادہ سے احرام باندھ لیا مگر بروقت سواری نہ ملنے کی بناء پر احرام کھول دیا اور وطن چلا گیا، جاتے ہوئے اس نے اپنے بھائی سے کہہ دیا کہ وہ اس کی طرف سے دم دے دے۔ کیا وہ اس شخص کی طرف سے دم دے سکتا ہے؟

جواب : ہاں! وہ اپنے بھائی کی طرف سے حدودِ حرم میں دم دے سکتا ہے۔ (سوال وجواب: ۱۷۹)

سوال : حالتِ احرام میں ہاتھ زخمی ہو گیا اور خون نکل آیا اور احرام کے کپڑوں میں بھی خون لگ گیا اس صورت میں حکم کیا ہے؟

جواب : حالتِ احرام میں زخمی ہو جانے یا کسی اور وجہ سے جسم سے خون بہنے کی وجہ سے دم لازم نہیں ہے، البتہ چونکہ خون ناپاک ہے اس لئے جس جگہ خون لگے بدن پر یا کپڑے پر اس کو دھو لینا چاہئے۔

سوال : ایک احرام سے حج یا عمرہ کرنے کے بعد اسی احرام کی چادروں سے دوبارہ حج یا عمرہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : ایک ہی احرام سے جتنے چاہے حج یا عمرے کر سکتے ہیں۔ (سوال وجواب/دوم: ۱۸۲)

سوال : کیا اپنا احرام استعمال کے بعد دوسرے ساتھی کو دیا جا سکتا ہے؟

جواب : اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (سوال وجواب/دوم: ۱۸۲)

سوال : کیا احرام کی حالت میں خوشبو والی چیز استعمال کرنا منع ہے؟

جواب : ہاں! احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کی خوشبو والی چیز استعمال کرنا منع ہے۔

سوال : ایک شخص نے احرام کی حالت میں منیٰ میں قیام کے دوران درخت کی ایک ٹہنی توڑ دی حکم کیا ہے؟

جواب : درخت کی ٹہنی توڑنے سے دم واجب نہیں ہوتا البتہ حدودِ حرم میں درخت کاٹنے یا اس کے پتے جھاڑنے سے منع کیا گیا ہے، بعض فقہاء نے اس کی قیمت کے برابر صدقہ وخیرات کو ضروری قرار دیا ہے۔ (سوال وجواب/جلد دوم: ۲۱۵)

سوال : کیا غسل کے بعد احرام باندھنے سے پہلے بدن پر اور احرام کی چادروں پر خوشبو لگا سکتے ہیں اور سر پر تیل اور آنکھوں میں سرمہ استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب : احرام باندھنے سے پہلے تیل اور سرمہ لگانا جائز ہے اور خوشبو لگانے میں تفصیل یہ ہے کہ بدن کو خوشبو لگانا تو مطلقاً جائز ہے اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم باقی نہ رہے اور جس خوشبو کا جسم باقی رہے وہ کپڑوں کو لگانا ممنوع ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل / چہارم: ۸۷)

سوال : حدودِ حرم اور میقات دونوں میں کیا فرق ہے۔

جواب : مکہ مکرمہ کے اطراف نشانات لگے ہوئے ہیں جن پر نہایۃ حرم لکھا ہوا ہوتا ہے یہ حدودِ حرم ہیں۔ **میقات:** مکہ مکرمہ کی عظمت کے پیش نظر مختلف ممالک کے لوگوں کیلئے مختلف جگہیں جہاں سے حج یا عمرہ کی نیت سے گزرنے والے پر احرام ضروری ہے۔

سوال : احرام کی حالت میں کپڑے سے یا ہاتھ سے چہرے یا سر کا پسینہ پونچھ سکتے ہیں؟

جواب : مکروہ ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل / جلد چہارم: ۸۸)

سوال : کیا احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ لے سکتے ہیں؟

جواب : اگر حجر اسود پر خوشبو لگی ہو تو احرام کی حالت میں اس کا چھونا جائز نہیں۔

سوال : احرام کی حالت میں کیا ملتزم پر کھڑے ہو سکتے ہیں؟

جواب : اگر ملتزم پر خوشبو لگی ہو تو احرام کی حالت میں اس کا چھونا جائز نہیں؟

سوال : سردی کی وجہ سے احرام کی حالت میں سوئٹر استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : جو کپڑے بدن کی وضع پر سلے ہوئے بنائے جاتے ہیں ان کا استعمال جائز نہیں۔

سوال : احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے گرم چادریں استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : گرم چادریں استعمال کی جاسکتی ہیں مگر سر نہیں ڈھک سکتا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۸۹)

سوال : احرام کی حالت میں اکثر لوگ کندھا کھلا رکھتے ہیں حکم کیا ہے؟

جواب : حکم یہ ہے کہ حج وعمرہ کے جس طواف کے بعد صفا ومروہ کی سعی ہو اس طواف میں رمل اور اضطباع کیا جائے رمل سے مراد پہلوانوں کی طرح کندھے ہلا کر تیز تیز چلنا اور اضطباع سے مراد داہنا کندھا کھولنا

ہے، ایسے طواف کے علاوہ دوسرے اوقات میں بالخصوص نماز کی حالت میں کندھے ننگے رکھنا مکروہ ہے۔

سوال : ایک احرام کے ساتھ کتنے عمرے کئے جاسکتے ہیں؟

جواب : ہر عمرے کا الگ احرام باندھا جاتا ہے احرام باندھ کر طواف سعی اور حلق کے بعد احرام کھول دیتے ہیں۔عمرہ کرنے کے بعد جب تک حلق کرکے احرام نہ کھولا جائے دوسرے عمرے کا احرام باندھنا بھی جائز نہیں۔(آپ کے مسائل اوران کا حل ر چہارم:۹۱)

سوال : عمرہ کرنے والا شخص احرام کہاں سے باندھے؟

جواب : سفر ہوائی جہاز سے ہو تو ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لیا جائے، جدہ تک احرام کے مؤخر کرنے کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے، احتیاط کی بات یہی ہے کہ احرام کو جدہ تک مؤخر نہ کیا جائے۔

سوال : اگر کوئی شخص پاکستان، امریکہ، انگلینڈ یا کسی بھی ملک سے حج وعمرہ کے اِرادے سے روانہ ہوا اور جدہ بغیر احرام کے پہنچا تو اب وہ کس مقام پر لوٹ کر احرام باندھے؟ اگر اس نے جدہ ہی سے احرام باندھا تو کیا ہوگا؟

جواب : جو شخص بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے اس کیلئے افضل تو یہ ہے کہ اپنے میقات پر واپس آکر احرام باندھ لے البتہ کسی بھی میقات پر جاکر احرام باندھنے سے دم ساقط ہوجائے گا، اگر جدہ سے احرام باندھا تب بھی اس پر دم لازم نہیں آئے گا۔(آپ کے مسائل اوران کا حل رجلد چہارم:۱۰۰)

سوال : اگر کسی کا عمرہ کرنے کا اِرادہ ہو لیکن اس کو جدہ میں بھی کوئی کام ہو مثلاً رشتہ داروں سے ملنا یا اور کوئی کاروباری کام ہو تو کیا یہ شخص بغیر احرام کے جدہ جاسکتا ہے جبکہ پہلے جدہ کا اوراس کے بعد عمرے کا اِرادہ ہو۔

جواب : اگر وہ کراچی سے جدہ کا سفر عزیزوں سے ملنے کے لئے کر رہا ہے اور کراچی سے اس کی نیت عمرہ کے سفر کی نہیں تو اس کو میقات سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں، جدہ پہنچ کر اگر اس کا عمرہ کا اِرادہ ہوجائے تو جدہ سے احرام باندھ لے، عمرہ ہی کیلئے سفر کر رہا ہو تو اس کو میقات سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں جب پہلے جدہ کا اِرادہ ہے تو احرام باندھنا ضروری نہیں اس کے بعد پھر جب جدہ سے عمرہ کا اِرادہ کرلے تو وہاں سے احرام باندھ لے۔(آپ کے مسائل اوران کا حل ۱۰۱)

سوال : کیا جدہ میں مستقل طور پر مقیم یا جس کی نیت پندرہ دن جدہ میں قیام کی ہو یا اس سے کم مدت ٹھہرنے کی ہو کیا ایسا شخص یہاں سے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ آ سکتا ہے؟

جواب : جدہ میں رہنے والوں کو بغیر احرام کے مکہ مکرمہ آنا جائز ہے، جبکہ وہ حج وعمرہ کے اِرادہ سے مکہ مکرمہ نہ جائیں، یہی حکم ان تمام لوگوں کا ہے جو کسی کام سے جدہ آئے تھے پھر وہاں آنے کے بعد ان کا اِرادہ مکہ مکرمہ جانے کا ہوگیا، ان کو بھی احرام کے بغیر آنا جائز ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ر چہارم :۱۰۱)

سوال : ایک شخص جدہ گیا وہاں چند دن قیام کیا پھر مکہ مکرمہ عمرہ کرنے کی نیت سے گیا لیکن احرام نہیں باندھا بلکہ پہلے حرم شریف کے پاس ہوٹل میں کمرہ لیا اور پھر تنعیم جا کر احرام باندھا کیا اس شخص کا یہ عمل درست ہے؟

جواب : درست نہیں ہے، کیونکہ جب یہ شخص عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ کو چلا تو حدود حرم میں داخل ہونے سے پہلے اس کو عمرہ کا احرام باندھنا لازم تھا اور حدود حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا اس کیلئے جائز نہیں تھا اس لئے بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل ہونے کی وجہ سے گنہ گار ہوا تاہم جب اس نے حرم سے باہر تنعیم سے باہر آ کر تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دم تو ساقط ہوگیا مگر گناہ باقی رہا، اس لئے توبہ و استغفار کرے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ر چہارم :۱۰۲)

سوال : احرام کھولنے کا طریقہ کیا ہے، کیا اس کی کوئی شرط ہے؟

جواب : امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک احرام کھولنے کیلئے یہ شرط ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ دیئے جائیں، اگر سر کے بال چھوٹے ہوں اور ایک پور سے بھی کم ہوں تو استرے سے صاف کرنا ضروری ہے اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔

سوال : ایک شخص نے جلدی میں عمرہ سے فارغ ہو کر پہلے حلق کرانے کے بجائے پہلے احرام کھول کر کپڑے پہن کر حلق کرایا اس صورت میں کیا دم لازم ہے؟

جواب : اس غلطی کی وجہ سے اس شخص پر دم لازم نہیں ہے بلکہ ایک صدقۂ فطر لازم ہے جو کسی بھی جگہ دے سکتے ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل رجلد چہارم :۱۰۳)

سوال : جو لوگ حج تمتع کرتے ہیں پہلے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں پھر عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول

دیتے ہیں اور ۸رذی الحجہ کا انتظار کرتے ہیں تا کہ حج کا احرام باندھیں اب سوال یہ ہے کہ عمرہ کا احرام کھولنے اور حج کا احرام باندھنے کے درمیان جو وقفہ ہے کیا اس دوران میاں بیوی کا ملنا جائز ہے؟

جواب : عمرہ کے احرام سے فارغ ہونے کے بعد سے حج کا احرام باندھنے تک جو وقفہ ہے اس میں جس طرح کسی اور چیز کی پابندی نہیں اسی طرح میاں بیوی کے تعلق کی بھی پابندی نہیں ہے

سوال : عازمین حج گھر سے احرام باندھ کر نکلتے ہیں اگر اتفاق سے کوئی حاجی جو احرام کی حالت میں ہے کسی مجبوری کی وجہ سے ایر پورٹ سے واپس ہو جائے اور حج پر نہ جائے تو کیا وہ احرام نہیں اتار سکتا تاوقتیکہ قربانی کے جانور کی رقم حدودِ حرم میں نہ بھیج دے اور وہاں سے قربانی ہو جانے کی اطلاع نہ مل جائے؟

جواب : ایسی صورت حال سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ گھر سے احرام کی چادریں پہن لیں مگر احرام کی نیت نہ کریں، جب سیٹ پکی ہو جائے اور سفر یقینی ہو تو نیت کرلیں اور تلبیہ پڑھ لیں اور اگر احرام باندھ چکا تھا اس کے بعد نہیں جاسکا تو جیسا کہ مذکورہ صورت میں بتلایا گیا تو وہ قربانی کی رقم کسی کے ہاتھ مکہ مکرمہ بھیج دے اور آپس میں یہ طے ہو جائے کہ فلاں دن قربانی کا جانور ذبح ہوگا جب قربانی کا جانور ذبح ہو جائے تب یہ احرام کھولے اور آئندہ اس حج کی قضا کرے (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۱۰۶)

سوال : ایک صاحب کو پیشاب جلدی جلدی آتا ہے ہوائی جہاز کے سفر کے دوران تین چار مرتبہ غسل خانہ جانا پڑتا ہے غسل خانہ اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ احرام کی چادروں کا پاک رہنا ناممکن ہو جاتا ہے کیا اسی حالت میں وہ احرام کی نیچے کی چادر بدل سکتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں نیچے والی چادر بدل لیا کریں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: چہارم:۱۰۶)

سوال : ایک صاحب کے سر کے بال بہت زیادہ گرتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب : وضو احتیاط سے کریں تا کہ بال نہ گریں اور اگر گر جائیں تو صدقہ کر دینا کافی ہے؟

سوال : عمرہ سے فارغ ہو کر جب احرام کھول دیں اور حج کیلئے احرام باندھ لیں تو کیا عمرہ میں استعمال کی ہوئی احرام کی چادروں کو دھو کر ہی استعمال کرنا ضروری ہے یا بغیر دھوئے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں احرام کی چادروں کو دھونا ضروری نہیں، اگر وہ چادریں پاک ہوں تو انہی چادروں میں حج کا احرام باندھ سکتے ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا رجلد چہارم:۱۰۷)

سوال : ہر مرتبہ عمرہ کرنے کیلئے احرام دھونا پڑے گا یا اسی احرام کو دوسری تیسری مرتبہ بغیر دھلے استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب : اگر احرام کی چادریں پاک ہوں تو ہر مرتبہ دھونا کوئی ضروری نہیں۔

سوال : کیا حج سے فارغ ہونے کے بعد کسی غریب کو احرام کی چادریں دے سکتے ہیں تاکہ وہ اپنی ضرورت کیلئے استعمال کرے؟

جواب : احرام کی چادریں خود بھی استعمال کر سکتے ہیں کسی کو دینا چاہیں تو دے بھی سکتے ہیں۔

سوال : یلملم پہاڑی جو ہندوستانیوں کیلئے میقات ہے وہاں کے بجائے جدہ پہنچ کر احرام باندھنے میں کوئی حرج تو نہیں، کہتے ہیں کہ جدہ بھی حرم سے باہر ہے لہٰذا وہاں سے احرام باندھنے میں بھی کوئی حرج نہیں؟

جواب : افضل واحوط یہی ہے کہ یلملم سے احرام باندھا جائے اسلاف کا معمول بھی یہی رہا ہے، اگرچہ کہ اب جغرافیائی رو سے بعض حضرات نقشے دیکھ کر یہ بتلاتے ہیں کہ جہاز میں یلملم کی محاذات بھی نہیں آتی، لہٰذا جدہ سے قبل احرام باندھنا لازم نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ جلد ۱۳:۱۸۷)

سوال : ایک شخص میقات پر پہنچ کر احرام باندھا اور حج یا عمرہ کی نیت کی مگر جدہ پہنچ کر احرام کی حالت میں مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے بھی باہر ہو کر مدینہ شریف جاتا ہے سوال یہ ہے کہ کیا ایسے محرم کو جس نے میقات پر پہنچ کر احرام پہنا اور نیت کی ہے حج یا عمرہ سے پہلے دوسری آفاقی میقات سے باہر نکل جاتا درست ہے۔

جواب : ایسا شخص احرام سے باہر نہیں ہوا میقات سے خارج ہو جانا احرام کے منافی نہیں ہے۔

سوال : حالتِ احرام میں خشکی کے شکار کی ممانعت ہے دریائی شکار کی ممانعت کیوں نہیں؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی فرمایا ہے ” **احل لكم صيد البحر** بندوں پر اطاعت فرض ہے“

سوال : ربڑ یا تار کی پیٹی سے احرام کا تہبند باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : ربڑ وغیرہ سے احرام کا تہبند باندھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم ر ششم:۵۵۲)

سوال : حالت احرام میں جو چادر اوپر اوڑھی جاتی ہے پسینہ کی حالت میں اس کو اتار سکتے ہیں یا نہیں

جواب : اوپر کی چادر ہر وقت اوڑھنے کی ضرورت نہیں ہے پسینہ وغیرہ کی وجہ ضرورت پر علیحدہ کی جا سکتی ہے

احرام باندھنے کا طریقہ (عورتوں کیلئے)

سوال : عورتوں کیلئے احرام باندھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : عورتیں بھی مذکورہ آداب ہی کے ساتھ احرام باندھیں گی لیکن صرف تین باتوں میں ان کے اور مردوں کے درمیان فرق ہے (۱) عورتیں احرام کی حالت میں بھی سلا ہوا کپڑا اسی طرح پہنیں جس طرح احرام سے پہلے پہنتی تھیں اور ان کے کپڑے میں کوئی ایسی خوشبو نہ لگی ہو جو دور تک پھیلے۔ (۲) عورتوں کیلئے احرام سے پہلے جسطرح سر کھولنا حرام تھا اسی طرح احرام کی حالت میں بھی سر کو یا بالوں کو کھولنا حرام ہے بلکہ اس حالت میں سر کھولنا اور زیادہ گناہ ہے البتہ ان کا چہرہ کھلا رہنا چاہئے، نامحرم کے سامنے ان کو کسی چیز سے آڑ کر لینا چاہیے مگر چہرہ پر کپڑا وغیرہ ڈالنا یا لپیٹنا منع ہے۔
(۳) عورتیں آہستہ آہستہ تلبیہ پڑھیں ان کی آواز نامحرم کے کانوں تک نہ پہنچنے پائے۔

حالتِ احرام میں ممنوعہ چیزیں

سوال : احرام کی حالت میں کیا کیا چیزیں منع ہیں؟

جواب : احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں منع ہیں۔
(۱) لڑائی جھگڑا کرنا (۲) جھوٹ بولنا (۳) کسی کی غیبت و برائی کرنا (۴) کسی کے اوپر تہمت لگانا (۵) گالی دینا یا فحش باتیں کرنا، ڈانٹنا پھٹکارنا یہ سارے امور ویسے تو احرام سے پہلے بھی ممنوع ہیں لیکن احرام کی حالت میں ان کی ممانعت اور حرمت اور بڑھ جاتی ہے (۶) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا (۷) بدن کے کسی حصہ کے بال منڈانا (۸) ناخن اور مونچھیں وغیرہ کتروانا (۹) موزے پہننا (۱۰) عمامہ باندھنا یا ٹوپی پہننا (۱۱) سلے ہوئے کپڑے پہننا (۱۲) خوشبو لگانا یا تیل لگانا یا سونگھنا۔

(**نوٹ**) احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے، لیکن اس کے بعد پھر احرام کی حالت میں احرام کھولنے تک خوشبو لگانا منع ہے (۱۳) عورت سے ہمکنار ہونا یا اس سے لطف ومحبت کی باتیں کرنا یہ تمام باتیں خواہ جان بوجھ کر کی جائیں یا بھولکر، جاگنے کی حالت میں کی جائیں یا سونے کی حالت میں ہر حال میں کفارہ دینا ہوگا، بعض کا کفارہ قربانی ہے اور بعض کا صدقہ ہے، اگر اس قسم کی صورت پیش آجائے تو تجربہ کار حجاج کرام یا علماء عظام سے پوچھ لیں۔

حالت احرام میں مباح چیزیں

سوال : احرام کی حالت میں کونسی چیزیں مباح (جائز) ہیں؟

جواب : احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں مباح (جائز) ہیں۔

(۱) سلا ہوا کپڑا اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ کھلا رہے (۲) روپے اور پیسوں کی حفاظت کی خاطر کمر میں پٹکا وغیرہ باندھ لینا یا کوئی تھیلی وغیرہ بنا کر لٹکا لینا (۳) نہانا (۴) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا یا چھتری وغیرہ استعمال کرنا (۵) پلے ہوئے جانور مثلاً اونٹ، گائے وغیرہ کو ذبح کرنا، پکانا یا انکا دودھ دوہنا اور پینا (۶) سر کے نیچے تکیہ رکھنا (۷) گھی، تیل وغیرہ کھانا یا ان کا بدن پر ملنا جائز ہے مگر وہ تیل خوشبودار نہ ہو (۸) موذی جانور مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل وغیرہ مارنا بعض فقہاء نے تین چار سے زیادہ کھٹمل یا جوں مارنے میں ایک صدقہ ضروری قرار دیا ہے اسلئے کسی بھی چیز کے مارنے میں احتیاط مناسب ہے۔

احرام باندھنے کے مسائل (عورتوں کیلئے)

سوال : حدیث میں ہے کہ عورت کا احرام چہرہ ہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کھلا رکھنا چاہئے، حالانکہ قرآن وحدیث میں عورت کو چہرہ کھولنے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے، پھر اس کی صورت کیا ہوگی؟

جواب : یہ صحیح ہے کہ احرام کی حالت میں چہرے کو ڈھکنا جائز نہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ احرام کی حالت میں عورت کو پردے کی چھوٹ ہوگئی، نہیں! بلکہ جہاں تک ممکن ہو پردہ ضرری ہے یا تو سر پر کوئی چھجا سا لگا یا جائے اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈالا جائے کہ پردہ ہوجائے، مگر کپڑا چہرے کو نہ لگے یا عورت ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے اور اسے چہرے کے آگے کرلیا کرے، اس میں شبہ نہیں کہ حج کے طویل اور پر ہجوم سفر میں عورت کیلئے پردہ کی پابندی بڑی مشکل ہے، لیکن جہاں تک ہوسکے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے اور جو اپنے بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے۔

سوال : مردوں کیلئے احرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، عورتوں کیلئے احرام کی کیا شکل ہوگی؟

جواب : مردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ممنوع ہیں عورتوں کو احرام باندھنے کیلئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں اس لئے وہ معمول کے کپڑوں میں احرام باندھ لیتی ہیں البتہ

عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے اس لئے احرام کی حالت میں وہ چہرے کو اس طرح نہ ڈھکیں کہ کپڑا ان کے چہرے کو لگے، مگر نامحرموں سے چہرے کو چھپانا بھی لازم ہے اس لئے ان کو چاہئے کہ سر پر کوئی چیز ایسی باندھ لیں جو چھجہ کی طرح آگے کو بڑھی ہوئی ہو اس پر نقاب ڈال لیں تا کہ نقاب کا کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ر چہارم:۸۹)

سوال : عورتیں جو احرام باندھتی ہیں تو بال بالکل ڈھک جاتے ہیں اور اس کا سر سے بار بار اتارنا عورتوں کیلئے مشکل ہوتا ہے تو کیا سر کا مسح اسی کپڑے کے اوپر ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب : عورتیں جو سر پر رومال باندھتی ہیں شرعاً اس کا احرام سے کوئی تعلق نہیں یہ رومال صرف اس لئے باندھا جاتا ہے کہ بال نہ بکھریں اور نہ ٹوٹیں عورتوں کو اس رومال پر مسح کرنا درست نہیں بلکہ رومال اتار کر سر پر مسح کرنا لازم ہے اگر رومال پر مسح کیا اور سر پر مسح نہیں کیا تو نہ وضو ہوگا اور نہ نماز ہوگی، نہ حج ہوگا نہ عمرہ کیونکہ یہ افعال بغیر وضو جائز نہیں اور سر پر مسح کرنا فرض ہے بغیر مسح کے وضو نہیں ہوتا۔

سوال : جدہ روانگی سے پہلے ماہواری کی حالت میں کیا عورت احرام باندھ سکتی ہے؟

جواب : ماہواری میں عورت احرام باندھ سکتی ہے، احرام کی نماز پڑھے بغیر حج یا عمرہ کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ر چہارم:۹۰)

سوال : آج کل لوگ حج پر جاتے ہیں عورتوں کے ساتھ کوئی پردہ نہیں کرتا، حالتِ احرام میں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اگر پردہ کرایا جائے تو منہ کے اوپر کپڑا لگے گا تو اس کیلئے کیا کیا جائے؟

جواب : پردہ کا اہتمام تو حج کے موقع پر بھی ہونا چاہئے احرام کی حالت میں عورت پیشانی سے اوپر کوئی چھجا سا لگائے تا کہ پردہ بھی ہو جائے اور کپڑا چہرے کو لگے بھی نہیں۔

سوال : ایک شخص عرصہ سے سعودی عرب میں مقیم ہے اس نے اپنی بیوی کو سعودی بلایا اس نیت سے کہ ملاقات بھی ہو اور حج بھی ہو جائے اس کی بیوی بغیر احرام کے جدہ پہنچ گئی اور جدہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے بعد حج بھی کیا ایسی صورت میں کیا اس کی بیوی پر دم لازم ہے؟

جواب : اس صورت میں چونکہ اس شخص کا قیام جدہ میں اور اس کی اہلیہ اس کے پاس اصلاً جدہ گئی ہوئی تھی اور حج بھی مقصود تھا، ایسی صورت میں اس کو میقات سے احرام باندھنا لازم نہیں تھا اور نہ اس پر

دم لازم ہوا۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل / چہارم:۹۹)

سوال : کیا یہ صحیح ہے کہ طواف زیارت نہ کرنے والے پراس کی بیوی حرام ہو جاتی ہے؟

جواب : جب تک طوافِ زیارت نہ کرے بیوی حلال نہیں ہوتی گویا بیوی کے حق میں احرام باقی رہتا ہے، قربانی سے پہلے طواف زیارت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ بعد میں کرے۔

سوال : حالتِ احرام میں اگر عورت یا مرد کسی عذر کی بنا پر ناپاک ہو گئے ان کی پاکی کا کیا طریقہ ہے، کیا ان پر دم لازم ہو گا یا کچھ بھی نہیں ہے؟

جواب : ناپاک ہو گئے ہوں تو غسل کرلیں پاک ہو جائیں گے کوئی دم لازم نہیں آئے گا۔

سوال : اگر عورت سر کا مسح کرے اور بال ٹوٹ جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : احتیاط کے ساتھ مسح کریں تا کہ بال ٹوٹنے نہ پائیں اگر بال ٹوٹ گئے تو صدقہ واجب ہوگا

سوال : ایک عورت پوچھتی ہے کہ میں پردہ کی بہت پابند ہوں بلوغ کے بعد ہی سے میرے والدین نے مجھے پردہ کا پابند رکھا میرے شوہر بھی دیندار ہیں چنانچہ شادی کے بعد انہوں نے قریبی رشتہ داروں سے بھی پردہ کرایا، اب میں شوہر کے ہمراہ حج کو جانے والی ہوں، بعض لوگوں نے کہا کہ یہیں سے احرام باندھنا لازمی ہے، اگر یہیں سے احرام باندھ لوں تو جن سے میں اب تک پردہ کر رہی ہوں بے پردہ رہوں گی کیا میں اور میری جیسی خواتین ہوائی جہاز میں بیٹھنے کے بعد احرام نہیں باندھ سکتے؟

جواب : اصل میں احرام کی کیفیت اس وقت شروع ہوتی ہے جس وقت آپ تلبیہ پڑھیں، احرام باندھنا حیدرآباد سے ضروری نہیں، بلکہ میقات آنے سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے، آپ ایسا کریں کہ غسل کر کے دو رکعت نماز احرام پڑھ لیں، پھر اگر حج تمتع کر رہی ہوں تو عمرہ کی نیت کرلیں اور ابھی تلبیہ نہ پڑھیں جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات آنے سے پہلے تلبیہ پڑھ لیں، اسی وقت آپ کا احرام شروع ہوگا، عام طور پر جدہ سے آدھا گھنٹہ پہلے میقات آتی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ / جلد چہارم:۴۷)

سوال : عورتوں کا احرام سر کا کپڑا ہے احرام چہرہ کو چھوڑ کر باندھنا ہے، چہرہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب : یہ صحیح ہے کہ عورتوں کو حالتِ احرام میں چہرہ کو کپڑا لگنے سے بچانا ہے اس لئے سر پر کوئی ایسی چیز باندھ لی جائے اور اس پر کپڑا ڈل لیا جائے کہ بے پردگی بھی نہ ہو اور کپڑا چہرہ سے لگنے بھی نہ

پائے، چہرہ کا اطلاق اسی حصہ پر ہوگا، جس حصہ کو وضو میں دھونے کا حکم ہے یعنی پیشانی کے بال سے تھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک......

سوال : احرام کی حالت میں عورتیں ایام سے پاک ہوں اور غسل واجب ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : غسل کرلیں صرف یہ احتیاط رکھیں کہ خوشبودار صابن استعمال نہ کریں کہ حالت احرام میں خوشبو کا استعمال ممنوع ہے سر اس طرح نہ ملیں کہ بال ٹوٹ جائیں اور چہرہ کو تولیہ سے نہ پونچھیں کہ چہرہ پر کپڑا لگانے میں کراہت ہے۔اس احتیاط کے ساتھ غسل کریں۔(کتاب الفتاویٰ/چہارم:۳۸)

سوال : اگر کوئی عورت بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوجائے تو کیا اس پر دم واجب ہے میقات پر ایام کی وجہ سے اس نے احرام نہیں باندھا تھا حکم کیا ہے؟

جواب : میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جانا ضروری ہے، اگر بغیر احرام کے میقات سے آگے بڑھ جائے پھر لوٹ کر نہ آئے اور حل یا حرم میں جاکر احرام باندھے تو اس پر دم واجب ہے۔ ناپاکی احرام کیلئے شرعاً رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ احرام باندھنے کیلئے پاک ہونا ضروری نہیں، لہٰذا اگر کوئی عورت میقات پر ناپاکی کے ایام میں ہو تو اس کو چاہئے کہ اسی حالت میں غسل کرکے احرام کی نیت تلبیہ سے پڑھے، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوجائے پاک ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف پھر سعی اور قصر کرکے عمرہ سے فارغ ہوجائے۔(سوال وجواب/جلد دوم:۱۵۶)

سوال : کچھ عورتیں احرام کیلئے سر پر سفید اسکارف باندھ لیتی ہیں، کیا یہ ضروری ہے؟

جواب : عورت کا احرام اس کے عام کپڑے ہیں احرام کیلئے کوئی خاص رومال وغیرہ سر پر باندھنا ضروری نہیں ہے۔(سوال وجواب/جلد دوم:۱۶۵)

سوال : کیا حالتِ احرام میں عورت کیلئے جسم کے علاوہ اپنا چہرہ بھی برقع میں چھپانا ضروری ہے؟

جواب : عورت جب عمرہ یا حج کی نیت سے احرام باندھے تو حالتِ احرام میں اپنا چہرہ کھلا رکھے البتہ اجنبی مردوں کے سامنے برقع کا نقاب ڈال لے، کیونکہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں عورتوں کو چہرہ کھلا رکھنے کا حکم دیا ہے لیکن ام المومنین حضرت عائشہؓ سے منقول ہے

ہم احرام کی حالت میں ہوتی تھیں اور جب مرد ہمارے قریب سے گزرتے تھے تو ہم اپنے چہرے ڈھانپ لیا کرتی تھیں اور جب مرد گزر جاتے تو ہم پھر چہرے سے کپڑا ہٹا دیا کرتی تھیں۔آج کل چونکہ ہر طرف غیر محرم مرد ہوتے ہیں، لہٰذا مسلم خاتون کو چاہیئے کہ وہ گھر سے نکلنے کے ساتھ ہی حالتِ احرام میں ہونے کے باوجود چہرے کو چھپائے، البتہ دورانِ سفر یا خیمہ وغیرہ میں اگر صرف خواتین ہی خواتین ہوں تو غیر محرم مرد نہ ہوں تو چہرہ کھلا رکھا جائے، آج کل عام طور پر خواتین احرام باندھ کر اپنا چہرہ اور جسم کسی چادر وغیرہ سے نہیں چھپاتیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں یہ مناسب نہیں۔

سوال : بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ عورت احرام باندھنے کے بعد چہرہ کھلا رکھے مگر غیر محرم مردوں سے پردہ کیلئے چہرہ پر اس طرح کپڑا لٹکا دیا جائے کہ یہ کپڑا چہرہ سے نہ لگے کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟

جواب : کسی بھی صحیح حدیث سے یا امہات المومنین وصحابیات کے عمل سے ایسا کرنا ثابت نہیں لہٰذا آپ جس طرح سے عام حالات میں چہرہ چھپاتی ہیں اسی طرح حالتِ احرام میں غیر محرم مردوں سے اپنا چہرہ چھپائیں کپڑا اگر چہرہ سے لگتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ چہرہ چھپاتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ نقاب نہ باندھا جائے۔کوئی بھی کپڑا نقاب باندھنے کی طرح نہ باندھا جائے بلکہ کپڑا سر پر ڈال کر چہرہ پر لٹکایا جائے۔(سوال وجواب/دوم:۱۶۷)

سوال : ایک عورت حمل کی حالت میں کسی ملک سے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آتی ہے اور یہاں سعودیہ پہنچنے کے بعد عمرہ کی ادائیگی سے پہلے اسے ولادت ہوجاتی ہے، اب چونکہ اس کا احرام ختم ہوگیا اس لئے پاک ہونے کے بعد دوسرا احرام باندھ کر یعنی احرام کی نیت سے پہلے ہی شوہر سے ہم بستر ہوکر اور پھر احرام کی نیت کر کے عمرہ کرے تو کیا اس پر دم واجب ہوگا یا کوئی اور حکم ہے۔

جواب : ولادت ہونے سے احرام ختم نہیں ہوتا، جب کوئی عورت حج یا عمرہ کی نیت اور تلبیہ پڑھ کر محرم ہوجائے پھر حج وعمرہ کی ادائیگی سے قبل ہی اسے ولادت ہوجائے یا ایام خاص شروع ہوجائیں تو اس کے احرام اور حج وعمرہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، چونکہ اس عورت نے لاعلمی کی وجہ سے احرام کھول دیا اور اس عورت سے ہم بستری ہوئی ہے اس لئے بطور کفارہ ایک دم واجب ہوگیا، دم دے کر دوبارہ احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے، اگر یہی غلطی حج کے احرام میں وقوفِ عرفہ سے پہلے ہو تو حج باطل ہوگا اور قضا لازم

ہوگی اور کفارہ میں اونٹ یا گائے کی قربانی لازم ہوگی، اگر وقوفِ عرفہ کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے تو اس کا حج تو ادا ہوگا لیکن اونٹ یا گائے کی قربانی لازم ہوگی۔ (سوال وجواب ر دوم: ١٦٧)

سوال : ہمارے یہاں اکثر علماء خواتین کو عمرہ یا حج کے احرام میں چہرہ کھلا رکھنے کا حکم دیتے ہیں بلکہ اس پر شدت بھی کرتے ہیں اور دلیل میں متفق علیہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ احرام والی عورت نقاب اور دستانے نہیں پہنے گی، آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب : عورت کیلئے احرام باندھنے کے سلسلہ میں اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ یہ اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں کھلی رکھیں گی کیونکہ متفق علیہ حدیث میں ہے کہ احرام والی عورت اپنے چہرے پر نقاب نہیں باندھے گی اور نہ دستانے پہنے گی، لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں بعض دوسری احادیث میں امہات المومنین حضرت عائشہؓ کے بارے میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ احرام کی حالت میں مردوں کی موجودگی کی وجہ سے اپنے اپنے چہرے چھپا لیا کرتی تھیں۔ ان دونوں احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلم خاتون احرام کی حالت میں اپنا چہرہ ضرور چھپائے گی تاکہ غیر محرم مردوں کی نگاہوں سے چہرہ چھپا رہے اور چونکہ دونوں حدیثوں پر عمل کرنا ضروری ہے لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ چہرے پر نقاب باندھا نہ جائے بلکہ کوئی بھی کپڑا سر پر اس طرح سے ڈال لیا جائے کہ یہ چہرے پر بھی آجائے تاکہ چہرہ چھپ جائے، اگر یہ کپڑا چہرہ پر لگتا ہے تو کوئی قباحت نہیں ہے اور یہ جائز ہے میں اپنی تمام مسلم بہنوں سے درخواست کروں گا کہ وہ احرام کی حالت میں اپنا چہرہ چھپائیں اور چہرہ کھلا رکھنے کی وجہ سے دوسروں کے کبیرہ گناہوں کا سبب نہ بنیں۔ (سوال وجواب رجلد دوم)

سوال : بہت افسوس کے ساتھ لکھ رہی ہوں کہ میری بعض مسلم بہنیں احرام کی حالت میں بھی میک اپ کرتی ہیں اور غیر محرم مردوں سے چہرہ چھپائے بغیر اِدھر اُدھر گھومتی ہیں، شرعاً ان کا حکم کیا ہے؟

جواب : آپ نے جو سوال کیا ہے، اس کے جواب میں علماء نے کچھ تفصیل ذکر کی ہے اس کو لکھنے سے انشاء اللہ آپ کو اپنے سوال کا جواب سمجھ میں آجائے گا، جو چیزیں بدن میں لگائی جاتی ہیں دیکھا جائے تو وہ تین طرح کی ہیں۔ (١) خوشبو اور عطریات اور وہ تمام چیزیں جو خوشبو کیلئے استعمال کی جاتی ہیں جیسے مشک کافور عنبر وغیرہ...... حالتِ احرام میں ان کا استعمال کسی بھی طرح جائز نہیں نہ علاج کیلئے

استعمال جائز ہے اور نہ ہی شوقیہ ان چیزوں کے احرام کی حالت میں استعمال کرنے پر جنایت لازم آئے گی یعنی کفارہ میں دم دینا پڑے گا، عام طور پر فی زمانہ میک اپ کے سامان اسی قسم کے ہیں اس لئے ان کا استعمال حرام ہے اور اس سے دم واجب ہوگا۔ (٢) وہ چیزیں جو فی نفسہ خوشبو نہیں ہیں اور نہ ہی کسی بھی طرح اس کا خوشبو بنایا جاسکتا ہے جیسے چربی ایسی چیزیں احرام کی حالت میں کھانے یا پاؤں کے پھٹے ہوئے حصہ میں بطور علاج لگانے پر دم واجب نہیں۔ (٣) وہ چیزیں جو خود خوشبو تو نہیں لیکن خوشبو بنانے میں کام آتی ہیں جیسے زیتون ایسی چیزوں میں استعمال کے اعتبار سے حکم لگایا جائے گا، اگر بدن میں اس سے مالش کرے یا لگائے تو اس کا حکم خوشبو کا سا ہوگا، جس طرح خوشبو سے دم واجب ہوتا ہے، اسی طرح اس سے بھی دم واجب ہوگا، اگر کھانے میں زیتون کا استعمال کیا ہے یا پاؤں کے شگاف میں بطور علاج ڈالا ہے تو اس کا حکم خوشبو کا سا نہیں ہوگا اور اس میں دم واجب نہیں کسی بھی عورت کا احرام کی حالت میں غیر مردوں سے چہرہ کو چھپانا بھی گناہ ہے اور پھر ایسی حالت میں لوگوں کے سامنے پھرنا اور اِدھر اُدھر جانا مستقل ایک الگ گناہ اور جرم عظیم ہے۔ (سوال وجواب ر دوم:١٨٢)

سوال : کیا حج کیلئے فرضی طور پر کسی کو نامحرم بنایا جاسکتا ہے؟

جواب : فرضی طور پر کسی نامحرم کو محرم تجویز کر لینا جھوٹ اور دھوکہ ہے اور یہ دونوں عمل ناجائز ہیں۔

سوال : کیا عورت حالتِ احرام میں رنگین کپڑے زیور دستانے موزے اور جوتے پہن سکتی ہے؟

جواب : ہاں- پہن سکتی ہے۔

سوال : کیا حرمین میں بھی عورت کیلئے پردہ ضروری ہے؟

جواب : ہاں! حرمین میں بھی عورت کیلئے پردہ ضروری ہے حتی الامکان کوشش کرتی رہے کہ کسی غیر مرد سے اپنا جسم نہ لگے اور نہ ہی کسی غیر مرد کا جسم اپنے جسم سے......

سوال : احرام باندھنے کے بعد ایام شروع ہوجائیں تو کیا احرام قائم رہے گا؟

جواب : ہاں! احرام باقی رہے گا۔

سفر حج میں عورت کیلئے محرم کے مسائل

سوال : محرم سے کونسے رشتہ دار مراد ہیں؟

جواب : محرم سے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے، (۱) نسبی رشتہ داروں میں باپ دادااوران کا آبائی سلسلہ، چچا،، ماموں، بیٹا، بیٹے اور بیٹی کی اولاد اوران کا آبائی سلسلہ اولاد، بھتیجا، بھانجہ (۲) سسرالی رشتہ داروں میں خسر اوران کا آبائی سلسلہ، شوہر کی اولاد، اسی طرح داماد، یہ سب ہمیشہ کیلئے حرام ہیں، (۳) وہ لوگ جو دودھ کے رشتہ سے حرام ہوں، یعنی رضائی باپ، چچا، ماموں، دادا وغیرہ......(کتاب الفتاویٰ رجلد:۴:۴۴)

سوال : میں ایک گھر میں بحثیت خادمہ کام کرتی ہوں میرے مالک اچھے آدمی ہیں گھر کا کام ہونے کی وجہ سے غیر محرم ہونے کے باوجود مجھے ان کے سامنے آنا پڑتا ہے، میں انہیں بھائی کہتی ہوں اس سال یہ اوران کی اہلیہ حج پر جارہے ہیں چونکہ ان کے سامنے میرا آنا جانا ہے تو کیا میں ان کے ساتھ حج کرسکتی ہوں؟

جواب : بغیر محرم کے کوئی بھی سفر (چاہے وہ حج کا سفر ہو یا عام سفر) جائز نہیں، حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا: خبردار! کوئی عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے۔ (بیہقی) اس لئے اپنے مالک کے ساتھ سفر حج پر جانا آپ کیلئے جائز نہیں ہے۔ (سوال وجواب رجلد دوم:۱۳۶)

سوال : عورتوں پر حج کے واجب ہونے کی خاص شرط کیا ہے؟

جواب : عورتوں پر حج واجب ہونے کی خاص شرط یہ ہے کہ ان کا کوئی محرم ہو اگر محرم نہ ہو تو ان پر حج واجب نہیں ہے۔ (سوال وجواب رجلد دوم:۱۳۶)

سوال : اگر پانچ سات عورتیں مل کر کسی کمپنی کی بس میں اور کمپنی کے ڈرائیور کے ساتھ حج کو جانا چاہیں تو کیا یہ درست ہے؟

جواب : احناف کے نزدیک چند عورتیں مل کر بھی غیر محرم کے ساتھ سفر نہیں کرسکتے، امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ عورتوں کا قافلہ حج کیلئے جارہا ہو سبھی قابل اعتماد اور دیندار ہوں تو اس عورت پر حج فرض ہوجاتا ہے جس کا محرم نہ ہو۔

سوال : کیا کوئی عورت اپنے بہنوئی کے ساتھ حج کا سفر کرسکتی ہے جبکہ اس کی وہ بہن بھی ساتھ ہو جس کے یہ (بہنوئی) شوہر ہیں؟

جواب : بہنوئی محرم نہیں ہے، لہٰذا شرعاً بہنوئی کے ساتھ سفر کی گنجائش نہیں (اگرچہ کہ بہن بھی ساتھ میں ہو)۔ (سوال وجواب رجلد دوم: ۱۳۸)

سوال : کیا شادی شدہ عورت اپنے ماں باپ کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے؟

جواب : جی ہاں! باپ محرم ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے۔

سوال : کیا خواتین کا گروپ بغیر محرم کے یا کوئی اکیلی خاتون بغیر محرم کے سفر حج یا سفر تبلیغ دین یا سفر تعلیم وتربیت یا دوسرے کسی دینی پروگرام میں شرکت کیلئے طویل سفر کرسکتی ہے؟

جواب : جب کوئی مسلمان عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مسجد نہیں جاسکتی اور جب فریضہ حج جو کہ ارکانِ اسلام میں سے ہے اس کی ادائیگی کیلئے محرم کا ہونا شرط ہے تو پھر نفلی عبادت کیلئے بلا اجازتِ شوہر یا بغیر محرم کے سفر کیسے کیا جاسکتا ہے۔ اگر عورت بغیر محرم کے سفر کرتی ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے اور حرام سفر ہے۔ (سوال وجواب رجلد دوم: ۲۰۹)

سوال : سفر حج میں عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کا ساتھ ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے، اگرچہ خلاف بھی ہو رہا ہے مگر دوبئی، آفریقہ، انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ دور دراز کا سفر اکثر حالت میں بلا محرم کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ چند گھنٹوں یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو روز کا سفر ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : سفر شرعی یعنی اُڑتالیس (۴۸ رمیل) یا اس سے زیادہ دور جانے کے اِرادہ سے نکلا جائے تو سفر کے احکام جاری ہو جاتے ہیں، مثلاً نماز میں قصر اور عورت کیلئے شوہر یا محرم کا رفیق سفر ہونا خواہ سفر چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہو اور سفر خواہ حج کا ہو یا تجارت یا سیر وتفریح کیلئے ہو ان سب کا یہی حکم ہے۔

سوال : ایک صاحب کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کی والدہ کی طرف سے حج بدل کرائیں، اب اس کی والدہ کی ایک سہیلی ہیں جن کو یہ صاحب ادب سے خالہ کہتے ہیں کیا یہ صاحب انہیں اپنی والدہ کے حج بدل کیلئے اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں؟

جواب : والدہ مرحومہ کی سہیلی کو جن کو آپ خالہ کہتے ہیں حج بدل میں اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے ان کے ساتھ سفر کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ/۲۳۱)

سوال : ایک عورت محرم کے ساتھ نہ ہونے کے باوجود حج کیلئے گئیں تو شرعاً ان کا سفر کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب : حج تو ادا ہو گیا لیکن شرعی قانون شکنی کا گناہ ہوگا۔

سوال : کیا کسی شخص کے ساتھ اس کے بھانجے کی حقیقی بیٹی حج کرسکتی ہے؟

جواب : اس کے ساتھ سفر درست ہے اس شرط کے ساتھ کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور محرم دیندار اور شریعت کا پابند ہو، فاسق نہ ہو، لاابالی اور بے پرواہ محرم کے ساتھ سفر کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

سوال : ایک صاحب اپنی نانی کے ساتھ حج کیلئے جارہے ہیں جاتے وقت ان کے ساتھ وہ رہیں گے حج سے فراغت کے بعد وہ لندن چلے جائیں گے اور ان کی نانی کو ہوائی جہاز میں اکیلا سوار کردیا جائے گا، گویا یہ محترمہ نانی جان صاحبہ جدہ سے تنہا اپنے وطن لوٹیں گی کیا یہ درست ہے؟

جواب : حج کی ادائیگی کیلئے جو شرائط عورت کیلئے ضروری ہیں چاہے وہ عورت بوڑھی ہو یا جوان پورے سفر حج میں محرم کے ساتھ ہونا ضروری ہے، اگر ایسا محرم نہ ملے جو پورے سفر میں نہ رہ سکے تو حج کیلئے جانا گناہ ہے، اگر ایسا محرم نہ ملے تو حج بدل کی وصیت کرے اور حج بدل کی رقم نکال کر الگ رکھ دے۔ (فتاویٰ رحیمیہ/جلد:۵:۲۳۶)

سوال : کیا عدت کی حالت میں عورت حج کیلئے سفر کرسکتی ہے؟

جواب : عدت کی حالت میں عورت کا حج کیلئے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں، اگر جائے گی تو گنہگار ہوگی، آئندہ سال جائے جب تک عدت کی مدت ختم ہو جائے گی، اگر آئندہ کوئی محرم نہ مل سکا اور اسی طرح سال گزر گئے اور محرم کا ملنا مشکل ہو تو حج بدل کی وصیت کردے۔ (فتاویٰ رحیمیہ/جلد/۵:۲۳۹)

سوال : بیوی کی بہن بیوی کی بھانجی اور بیوی کی بھتیجی شوہر کیلئے محرم ہیں یا نامحرم؟

جواب : یہ سب نامحرم ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل/چہارم:۷۹)

سوال : منہ بولے بھائی کے ساتھ اگر کوئی عورت حج کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : کسی اجنبی کو بھائی بنا لینے سے وہ محرم نہیں بن جاتا، کسی عورت کیلئے ایسے منہ بولے بھائی کے ساتھ سفر کرنا گناہ ہے۔ (آپ کے مسائل رجلد چہارم: ۸۰)

سوال : ایک عورت عمرے کے ارادہ سے نکلتی ہے ایر پورٹ تک اس کا بھائی اسے چھوڑ دیتا ہے اور جدہ سے اس کا شوہر اس کو لے لیتا ہے، وہ اپنے شوہر کے ساتھ عمرہ کرتی ہے، پھر وہ ایر پورٹ پر اس کو چھوڑ دیتا ہے پھر اپنے وطن کے ایر پورٹ پر اس کا بھائی اسے لے لیتا ہے کیا یہ درست ہے اس سے عمرہ ہوگا یا نہیں؟

جواب : اس عورت کا عمرہ تو ہو جائے گا مگر اس عورت کا ہوائی جہاز کا تنہا سفر کرنا جائز نہیں۔

سوال : کیا ساٹھ سالہ یا ستر سالہ بوڑھی عورت ساٹھ یا ستر سالہ نامحرم مرد کے ساتھ حج کر سکتی ہے؟

جواب : نامحرم کے ساتھ حج وعمرہ کا سفر بوڑھی عورت کیلئے بھی جائز نہیں چاہے وہ نامحرم ستر یا اسّی سال ہی کا کیوں نہ ہو۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ر۸۳)

سوال : کیا ممانی اپنے بھانجے کے ساتھ حج کر سکتی ہے؟

جواب : ممانی شرعاً محرم نہیں اس لئے وہ اپنے شوہر کے حقیقی بھانجے کے ساتھ بھی حج پر نہیں جا سکتی۔

سوال : دیور یا جیٹھ کے ساتھ کیا کوئی عورت حج کر سکتی ہے؟

جواب : عورت کا دیور یا جیٹھ اس کیلئے نامحرم ہے اور نامحرم کے ساتھ سفر حج پر جانا جائز نہیں۔

سوال : کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے حقیقی چچا کے ساتھ اپنے شوہر کی رضا مندی کے ساتھ جا سکتی ہے؟

جواب : اس کے ساتھ حج پر جانا جائز نہیں۔

سوال : کیا کوئی عورت اپنی بیٹی کے سسر اور ساس کے ساتھ حج کا سفر کر سکتی ہے؟

جواب : اس عورت کیلئے یہ نامحرم ہیں، ان کے ساتھ سفر نا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۸۵)

سوال : کیا کوئی عورت اپنی بہن کے دیور کے ساتھ سفر حج یا سفر عمرہ پر جا سکتی ہے؟

جواب : وہ بہن خود اپنے دیور کے ساتھ سفر حج پر نہیں جا سکتی تو وہ عورت اپنی بہن کے دیور کے ساتھ کیسے جا سکتی ہے، دیور اپنی بھابھی کیلئے بھی نامحرم ہے، بھابھی کی بہن کیلئے بھی نامحرم ہے۔

سوال : کیا کوئی عورت ایسی عورت کے ساتھ سفر حج کر سکتی ہے جس کے ساتھ اس کا شوہر ہو؟

جواب : درست نہیں۔

سوال : ایک شخص سرکاری ملازم ہے وہ اپنی ملازمت کی وجہ سے حج پر جا نہیں سکتا، کیا وہ اپنی بیوی کو اپنے ملازم کے ساتھ (محرم بنا کر) بھیج سکتا ہے؟

جواب : محرم ایسے رشتہ داروں کو کہتے ہیں جس سے اس کے رشتہ کی وجہ سے نکاح جائز نہیں ہوتا جیسے عورت کا باپ، بھائی، بھتیجا، بھانجا- گھر کا ملازم محرم نہیں ہے نامحرم ہے اور نامحرم کے ساتھ سفر حرام ہے

سوال : ایک صاحب کی والدہ ہیں جن پر حج فرض ہو چکا ہے، جبکہ ان کے ساتھ حج پر جانے کیلئے کوئی محرم نہیں ملتا تو کیا اس صورت میں وہ کسی غیر محرم کے ساتھ حج کیلئے جاسکتی ہیں جبکہ ان کی عمر (٦٣) سال ہے

جواب : عورت بغیر محرم کے حج کیلئے نہیں جاسکتی اس میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ اگر محرم میسر نہ ہو تو اس پر حج کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں نامحرم کے ساتھ جانا جائز نہیں ہے اگر چلی گئی تو حج تو ادا ہو جائے گا، البتہ گناہگار ہوگی، اگر آخر حیات تک اسے جانے کیلئے محرم میسر نہ ہوا تو اسے چاہئے کہ وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حج بدل کرایا جائے۔

سوال : میں اس سال حج کیلئے جارہی ہوں میرے شوہر اس دنیائے فانی سے کوچ کر چکے ہیں اس لئے میں نے فارم بھرتے وقت محرم کے کالم میں اپنے خالہ زاد بھائی کا نام لکھ دیا ہے جو میرے ساتھ مع اہلیہ کے شریک ہیں میری عمر پچاس سال ہے اور میرے خالہ زاد بھائی کی عمر پچاس سال سے بھی زیادہ ہے کیا میں ان کے ساتھ حج کا سفر کرسکتی ہوں؟

جواب : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کی قید کے بغیر کسی بھی مسلمان عورت کا اتنی مسافت سفر کرنے سے منع فرمایا، جو تین دن ورات یا اس سے زیادہ میں طے کیا جاسکے اور خالہ زاد بھائی بہر حال غیر محرم ہے اس لئے آپ کا اپنے خالہ زاد بھائی کے ساتھ سفر درست نہیں۔ (کتاب الفتاویٰ ٤/٤٢)

سوال : ساس اپنے داماد کے ساتھ حج کر سکتی ہے یا نہیں ساس اور داماد کا رشتہ محرم کا ہے یا غیر محرم کا ہے؟

جواب : محرم سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ کبھی بھی نکاح حلال نہ ہو، داماد سے بھی ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد بیوی سے قربت کی نوبت نہ آئی ہو اور اس سے پہلے ہی طلاق ہو جائے، تب بھی ساس اور داماد ایک دوسرے کیلئے ہمیشہ کیلئے حرام ہیں، اس لئے ساس کا اپنے داماد کے ساتھ سفر حج جائز ہے، البتہ اگر عمر میں زیادہ تفاوت نہ ہو۔ داماد یا ساس کے اخلاق و

عادات قابل اطمینان نہ ہوں، اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ سفر کرنا مناسب نہیں ہے۔

سوال : بہنوئی بھی تو سالی سے نکاح نہیں کرسکتا کیا وہ بھی محرم میں داخل ہے؟

جواب : محرم رشتہ داروں سے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن سے ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہے، جن لوگوں سے عارضی طور پر نکاح حرام ہو یہ محرم نہیں ہیں مثلاً پھوپا، خالو، بہنوئی کیونکہ پھوپھی، خالہ اور بہن کے انتقال یا ان کو طلاق دینے کے بعد نکاح کی حرمت ختم ہوجاتی ہے اس لئے بہنوئی محرم میں داخل نہیں ہے نہ اس کے سفر حج درست ہے اور نہ عام سفر (کتاب الفتاویٰ رجلد:۴:۴۴)

مکہ میں قیام کے دوران کیا کرنا چاہئے؟

سوال : مکہ میں قیام کے دوران کیا کرنا چاہئے؟

جواب : ایام حج کے انتظار میں یا حج کے بعد جس قدر ایام مکہ میں گذارنے کا موقع ملے ہر حاجی کو چاہئے کہ روزآنہ پنج گانہ نماز باجماعت مسجد حرم میں ادا کرے، یہاں کی مقبول ترین عبادت خانہ کعبہ کا طواف ہے۔ جس قدر بھی ہوسکے۔ طواف اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں کریں اور ہوسکتا ہو تو نوافل کا بھی اہتمام کریں، یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ زبان وقلب کی حفاظت کریں، یہاں کے کسی کام پر اعتراض نہ کریں، جس قدر طواف اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں کریں اس میں رمل و اضطباع نہ کریں، جب کبھی مسجد میں آئیں یا کعبۃ اللہ شریف نظر آئے تو پہلے خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ تلاوتِ قرآن اور نوافل کا اہتمام رکھیں اور جب بھی حرم شریف میں داخل ہوں۔ اعتکاف کی نیت کریں۔ خانۂ کعبہ پر نگاہ کرنا بھی ایک عبادت ہے۔

طواف کا طریقہ

سوال : طواف کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : طواف کا طریقہ یہ ہے: سب سے پہلے طواف کرے طواف کرنے والے کو چاہیے کہ طواف کرنے سے پہلے اپنی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لے یعنی سیدھے

اوڑھنے کے بجائے اس کو تر چھا کر لے،اس کے بعد کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کھڑا ہو اور طواف کی نیت کرے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمَ فَیَسِّرْ ہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِیّ** اے اللہ! میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں تو میرے لئے اس کا ادا کرنا آسان کردے اور اسکو قبول فرمالے،نیت کے بعد خانۂ کعبہ کی طرف رخ کئے ہوئے اپنی داہنی جانب چلے جب حجر اسود کے قریب پہنچ جائے تو دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور **بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ** پڑھ کر حجر اسود کا استلام کرے،استلام کے بعد یہ دعا پڑھے **اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٌ** ﷺ اس کے بعد کعبہ کے دروازے کیطرف بڑھے جب حجر اسود کے سامنے سے گزر جائے تو پھر خانۂ کعبہ کو اپنی جانب کر کے حطیم کے باہر سے ہوکر گزر جائے،حطیم کی زمین خانۂ کعبہ کے حکم میں ہے،کعبۃ اللہ کے چار کونے ہیں پہلے کونے کو رکن عراقی ،دوسرے کونے کو رکن شامی تیسرے کونے کو رکن یمانی اور چوتھے کونے میں حجر اسود نصب ہے ۔رکن یمانی سے حجر اسود جاتے ہوئے **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار** پڑھے،اس طرح پورے بیت اللہ کا چکر لگا تا ہوا پھر حجر اسود آجائے اور استلام کرے اب ایک چکر مکمل ہوگیا،اسطرح سات چکر لگانا چاہیے،مردوں کیلئے پہلے تین پھیروں میں رمل (یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھکر قدرے تیزی سے چلنا) کرنا ہے ۔

سوال : کیا عورت کیلئے طواف کا کوئی الگ طریقہ ہے؟

جواب : مردوں کی طرح عورتوں کے طواف کا طریقہ بھی وہی ہے جو بیان کیا گیا،فرق صرف یہ ہے کہ صرف دو کام عورتیں نہیں کریں گی (۱) رمل یعنی اکڑ کر بازو ہلا کر تیز چلنا اور (۲) چادر کو بغل سے نکال کر اوڑھنا،یہ دو کام صرف مردوں کیلئے ہیں۔

طواف میں کیا چیزیں واجب ہیں؟

سوال : طواف میں کیا کیا چیزیں واجب ہیں؟

جواب : طواف میں سات چیزیں واجب ہیں (۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) طواف کی

ابتدا اپنی داہنی جانب سے کرنا اور کعبۃ اللہ کو بائیں رکھنا (۴) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا (۵) کھڑے ہو کر طواف کرنا (۶) حطیم کے باہر سے طواف کرنا (۷) سات پھیرے کرنا۔ اگر ان سات واجبات میں سے کوئی واجب طواف کے دوران چھوٹ جائے تو اس پر دوبارہ کرنا ضروری ہے اگر دوبارہ نہیں کرے گا تو پھر ایک قربانی دینی ہوگی جس طرح نماز میں کسی واجب کے چھوٹنے پر سجدۂ سہو لازم آتا ہے اسی طرح حج اور طواف میں کسی واجب کے ترک کرنے پر قربانی لازم آتی ہے۔

طواف میں کیا چیزیں حرام ہیں؟

سوال : طواف میں کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب : (۱) بغیر وضو طواف کرنا (۲) ستر کا کھلا رکھنا یعنی طواف کی حالت میں گھٹنے سے ناف تک کوئی حصہ کھولنا (۳) کعبہ کو اپنے داہنے جانب رکھکر الٹا طواف کرنا (۴) بغیر کسی مجبوری کے سواری پر طواف کرنا (۵) حطیم کے اندر ہو کر طواف کرنا بھی حرام ہے (۶) بغیر مجبوری کے بیٹھ کر طواف کرنا بھی حرام ہے۔

نوٹ: اگر بغیر وضو طواف کرے تو اسکا کفارہ ایک بھیڑ یا بکری یا ایک دنبے کی قربانی ہے، اگر جنابت کی حالت میں بغیر غسل طواف کرلیا تو ایک گائے یا اونٹ کی قربانی ہے، ان کے علاوہ باقی تمام غلطیوں پر یا تو دوبارہ طواف کرنا ہے یا ایک قربانی کرنی ہے، علماء کرام سے اس سلسلہ میں مسائل دریافت کرلیں۔

طواف میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

سوال : طواف میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب : طواف میں مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں (۱) جسم یا کپڑے پر نجاست خفیفہ یا غلیظہ لگی رہنے کی حالت میں طواف کرنا (۲) ذکر اور دعاء کے بجائے فضول باتیں کرنا (۳) کوئی چیز کھانا (۴) خرید وفروخت کرنا (۵) ایک دو پھیرے کے بعد دیر تک بیٹھ جانا (۶) ایک طواف پورا کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے سے پہلے پھر دوسرا طواف شروع کرنا (۷) رمل یا اضطباع چھوڑ دینا (۸) حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔ اگر بھیڑ ہو تو دوسروں کو دھکے دے کر جانا نہیں چاہیے بلکہ اشارہ سے دور ہی سے اپنا ہاتھ اس طرف پھیلا کر اس کا بوسہ لینا چاہیے (۹) ذکر یا دعاء چلّا چلّا کر پڑھنا۔

طواف کے مسائل

سوال : اگر کوئی ایک سے زیادہ طواف کرے اور ہر طواف کی دو رکعت واجب نماز اخیر میں ایک ساتھ ادا کرے تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب : ایسا کرنے سے نماز تو ہو جائے گی لیکن ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز فوراً پڑھنا چاہئے دو رکعت واجب الطّواف نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کرنا مکروہ ہے۔

سوال : بعض لوگ طواف کرتے ہوئے جوتے چپل بغل میں رکھ کر طواف کرتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

جواب : جوتے چپل ناپاک نہیں ہوتے بلکہ ان کے ناپاک ہونے کا شبہ رہتا ہے جوتے چپل بغل میں رکھ کر طواف کرنے سے طواف ہو جائے گا، لیکن ادب کا تقاضا یہ ہے کہ کسی محفوظ جگہ رکھ کر طواف کریں۔

سوال : بعض لوگ حجر اسود کے روبرو دونوں ہاتھ اٹھانے کے بجائے ایک ہاتھ اٹھا کر **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** کہتے ہیں؟ اس سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

جواب : حجر اسود کی طرف ایک ہاتھ اٹھا کر بھی **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** کہا جا سکتا ہے دونوں ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں۔

سوال : ایک شخص نے طواف کے چند چکر نیچے، چند چکر بالائی منزل پر اور چند چکر چھت پر سے بھی کیا، اس صورت میں کیا طواف ہو جائے گا؟

جواب : کوئی حرج نہیں، اس پر دم بھی واجب نہیں، اتنا خیال رہے کہ نیچے جہاں طواف چھوڑا اوپر اسی جگہ سے طواف شروع کرے بیت اللہ کو اپنی بائیں جانب رکھ کر طواف شروع کیا جائے

سوال : طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے سے پہلے کیا ملتزم پر دعاء مانگی جا سکتی ہے؟

جواب : کوئی حرج نہیں۔ (سوال وجواب / دوم: ۲۹۰)

سوال : طواف کی قسمیں بیان کیجئے؟

جواب : (۱) طواف سنت (۲) طواف فرض (۳) طواف واجب

سوال : ہر طواف کا حکم کیا ہے؟

جواب : طواف قدوم سنت ہے، طواف زیارت فرض ہے طواف وداع واجب ہے۔

سوال : اضطباع کسے کہتے ہیں؟

جواب : احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں

سوال : اضطباع کب سے کب تک کرنا چاہیئے؟

جواب : طواف کے شروع سے آخر تک اضطباع کرنا سنت موکدہ ہے۔صرف وہ طواف جس کے بعد سعی ہو اس میں اضطباع ہے۔

سوال : طواف کے دوران رکن یمانی کا بوسہ لینا چاہیئے یا صرف استلام کرنا چاہیئے؟

جواب : طواف کرنے والا رکن یمانی کے قریب سے گزرے تو اس پر صرف ہاتھ پھیرے، ہاتھ کو یا رکن یمان کو بوسہ نہ دے۔(سوال وجواب رجلد دوم:۲۰۳)

سوال : اگر کسی نے طواف کے ساتھ چکر کے بجائے چودہ چکر لگائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : طواف تو سات چکر ہی کا ہوتا ہے، اگر چودہ چکر کر لیے تو دو طواف ہو گئے۔ایسا کرنا نامناسب ہے کوئی کفارہ نہیں۔

سوال : طواف کی دو رکعتیں کیا مقام ابراہیم پر ہی ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب : اگر جگہ ہو تو مقام ابراہیم پر پڑھنا افضل ہے یا حطیم میں گنجائش ہو تو وہاں پڑھ لے ورنہ کسی بھی جگہ پڑھ سکتا ہے، اگر مسجد حرام سے باہر اپنی قیام گاہ میں پڑھے جب بھی درست ہے۔

سوال : معذور شخص طواف کس طرح کرے؟

جواب : کسی کے سہارے سے کرے یا پھر وہیل چیر سے طواف کرے جیسا کہ کیا جاتا ہے اور طواف کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ لے۔

سوال : حج کے دنوں میں بھیڑ کی وجہ سے دورانِ طواف عورتوں کے ساتھ بھی جسم لگ جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : انسان اس بات کی پوری کوشش کرے کہ دورانِ طواف کوئی بھی غیر شرعی حرکت سرزد نہ ہونے پائے، مکمل آداب اور شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے طواف کیا جائے، غیر اِرادی طور پر بھیڑ کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو اس میں کوئی باز پرس نہیں ہے، اپنی طرف سے کوشش کرنی چاہیئے کہ خواتین کا

احترام کیا جائے اوران سے دور ہوکر طواف کریں۔

سوال : اگرکوئی شخص فجر یا عصر کے بعد طواف کرے تو طواف کی دو رکعتیں کب ادا کرے؟ لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں کوئی مکروہ وقت نہیں ہے؟ ان اوقات میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر تا غروب آفتاب مطلقاً نماز پڑھنے سے منع فرمادیا ہے اوراس میں مکہ مکرمہ اور دوسرے مقامات کے درمیان آپ ﷺ کوئی فرق نہیں کیا ہے (صحیح بخاری حدیث نمبر:۵۸۱-۵۸۶-۵۸۸/ باب الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس) اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر فجر یا عصر کے بعد طواف کرے تو نماز کیلئے اسے سورج نکلنے اور ڈوبنے کا بھی انتظار کرنا چاہئے تاکہ مکروہ وقت گزر جائے، طلوع وغروب کے بعد طواف کی دو رکعت ادا کرلیں، خود امام بخاریؒ نے بھی حضرت عمرؓ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا تو بغیر نماز پڑھے مکہ سے روانہ ہوگئے اور ذی طویٰ نامی مقام پر پہنچ کر طواف کی دو رکعت ادا کی۔ (کتاب الفتاویٰ/جلد چہارم:۴۶)

سوال : اگر عمرہ کا طواف یا طوافِ زیارت بغیر وضو کے کرے تو کیا حکم ہے؟ اگر وضو کر کے طواف شروع کیا لیکن درمیانِ طواف میں وضو چلا گیا تو ایسی صورت میں طواف کرنے والے کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب : چونکہ عمرہ کا طواف عمرہ میں اور طوافِ زیارت حج میں رکن ہے اس لئے اگر بغیر وضو کے پورا حصہ یا زیادہ حصہ یا کم حصہ انجام دے تو دم واجب ہوگا اور دم میں ایک بکرا دینا ہوگا۔ (کتاب الفتاویٰ/۴)

سوال : طواف کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب : طواف کے دوران جہاں وضو ٹوٹا ہے وہیں سے وضو کرنے کو چلا جائے اور وضو کر کے دوبارہ وہیں سے طواف شروع کر کے ساتھ چکر پورے کرلے۔

سوال : طواف کے دوران وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے طواف میں کئے گئے چکر کیا ضائع ہوجائیں گے؟

جواب : ضائع نہیں ہوں گے بلکہ ان کو شمار کرتے ہوئے باقی چکر پورے کریں۔

سوال : ایک شخص ریاحی مرض میں مبتلا ہے تھوڑی دیر میں وضو ٹوٹ جاتا ہے بعض اوقات ایک دومنٹ بھی وضو نہیں رہتا وہ طواف کس طرح کرے؟

جواب : اگراس قدر معذور ہے تو بغیر وضو ہی طواف کرسکتا ہے۔

سوال : طواف کے دوران نظر کدھر رہنی چاہیئے؟

جواب : طواف کے دوران نظر سجدے کی جگہ پر رہنا چاہیئے۔

سوال : طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف یا کسی دوسری طرف نظر کرنا کیسا ہے؟

جواب : خلاف استحباب ہے۔یعنی مستحب کے خلاف ہے۔(احسن الفتاویٰ رجلد:۴:۵۵۸)

سوال : کیااذان شروع ہونے کے بعد طواف شروع کرنا جائز ہے؟

جواب : اگراذان اورنماز کے درمیان اتناوقفہ ہوکہ طواف کرسکتا ہےتو اذان کے وقت طواف شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(آپ کے مسائل اوران کا حل رجلد چہارم:۱۱۰)

سوال : طواف میں کتنے چکر ہوتے ہیں؟

جواب : طواف میں سات چکر ہوتے ہیں۔

سوال : کیاطواف کے ہر چکر میں نئی دعا پڑھانا ضروری ہے؟

جواب : ہر چکر میں نئی دعاء ضروری نہیں جس دعاء یاذکر میں خشوع زیادہ ہووہ دعاء پڑھے۔

سوال : طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کونسی دعاء پڑھنا چاہیئے؟

جواب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعاء منقول ہے......

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

طوافِ قدوم کے مسائل

سوال : طوافِ قدوم کسے کہتے ہیں؟

جواب : مکہ معظّمہ میں داخل ہونے پر جو پہلا طواف کیا جاتا ہےاس طواف کوطواف قدوم کہتے ہیں

سوال : طواف قدوم کاایک اورنام کیا ہے؟

جواب : طواف قدوم کادوسرانام طواف تحیہ ہے۔

سوال : قران حج کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے طوافِ قدوم کرے پھرعمرہ کے ارکان ادا کرے یا پہلے عمرہ کے ارکان ادا کرکے طوافِ قدوم کرے؟

جواب : پہلے عمرہ کے سب افعال ادا کرے مگر حلق یا قصر نہ کرے اس کے بعد طوافِ قدوم کرے۔

سوال : طواف قدوم کس کیلئے سنت ہے؟

جواب : طوافِ قدوم غیر مکی کیلئے سنت ہے مکی کیلئے نہیں اس کے چھوٹ جانے پر دم وغیرہ واجب نہیں۔

طوافِ زیارت کے مسائل

سوال : طوافِ زیارت کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب : طوافِ زیارت کا وقت ۱۰/ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲/ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے

سوال : حیض یا نفاس میں ہو طواف زیارت کر لیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں دونوں پر بطورِ دم ایک اونٹنی واجب ہے۔ (کتاب الفتاویٰ/۴/۴۷)

سوال : اگر کوئی شخص حج کیلئے گیا اور اس نے حج کے افعال وارکان ادا کئے لیکن طواف زیارت نہ کر سکا اور اپنے وطن واپس چلا آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : حج کرنے والے نے اگر ایام نحر اور اس کے بعد کوئی طواف نہ کیا ہو اور بغیر طوافِ زیارت کے اپنے وطن کو واپس چلا آئے تو بیوی اس پر حرام ہے اور اس بارے میں احرام اس کا ابھی باقی ہے، مکہ معظّمہ کو واپس جانا اور طوافِ زیارت کرنا اس پر لازم وفرض ہے، اس طوافِ زیارت کے بغیر وہ احرام سے باہر نہیں ہوسکتا اور بیوی اس پر حلال نہیں ہوسکتی۔ (فتاویٰ دار العلوم/ششم:۵۵۲)

سوال : ایک شخص کے پیر میں چوٹ لگ گئی حرم شریف میں ظہر سے پہلے گر گیا، ظہر کے بعد طوافِ زیارت کیا پیر سے پانی یا مواد کبھی کبھی نکلتا جاتا تھا اس کے باوجود طوافِ زیارت کرلیا تو کیا اس کا طواف زیارت ہو گیا؟

جواب : ایام نحر کے اندر زخم سے خون بند ہونے کا انتظار کرنا واجب تھا، اس کے باوجود طواف کرلیا تو طواف ہو گیا لیکن واجب طہارت چھوڑ دینے کی وجہ سے دم لازم ہوگا، البتہ بعد میں اس طواف کا اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہو گیا، اگرچہ یہ اعادہ ایام نحر کے بعد کیا ہو۔ (احسن الفتاویٰ جلد/۴:۵۳۵)

سوال : اگر کسی شخص نے طواف زیارت نہ کیا اور پھر عمر بھر ادا نہ کر سکا تو یہ شخص کیا کرے کیا مرض الموت میں وصیت حج کرے یا اس میں کچھ تفصیل ہے؟

جواب : اس پر مرض الموت میں ایک بدنہ یعنی اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کرنے کی وصیت کرنا واجب ہے۔

سوال : جس شخص نے طوافِ زیارت کسی عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا اب وہ طوافِ زیارت کیا دوبارہ حج کے موسم ہی میں کرے یا جب چاہے کرسکتا ہے؟

جواب : جب چاہے طوافِ زیارت کرسکتا ہے نیا احرام باندھے بغیر ویسے ہی جا کر طواف کرے اور تاخیر کی وجہ سے دم دے۔

سوال : کیا طوافِ زیارت سے پہلے مرد اپنی بیوی سے صحبت کرسکتا ہے؟

جواب : نہیں؟ طوافِ زیارت کے بعد عورت سے صحبت وغیرہ حلال ہوتی ہے۔

سوال : اگر کوئی طوافِ زیارت نہ کیا ایسی صورت میں کیا کسی اور سے یہ طواف نائب بنا کر کرا سکتے ہیں

جواب : طوافِ زیارت خود کرنا فرض ہے اگر چہ کسی کی گود میں ہو اس میں نیابت جائز نہیں ہے مگر بے ہوش آدمی کے واسطے نیابت درست ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ رجلد ر۵: ۲۲۸)

سوال : کسی عورت نے وقوف عرفہ ومزدلفہ، رمی، قربانی، قصر سب کچھ کیا مگر بیماری کی وجہ سے طوافِ زیارت نہ کرسکی تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی حالت میں اس عورت پر احرام کی پابندی نہیں رہی البتہ بیماری کی وجہ سے طواف زیارت ۱۲رذی الحجہ تک ادا نہ ہوسکی تو اس کے ذمہ دم واجب ہے اور اس وقت تک یہ عورت اپنے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی، جب تک کہ طوافِ زیارت نہ کرلے۔ (فتاویٰ رحیمیہ رجلد ر۵: ۲۲۸)

سوال : کیا قربانی سے پہلے طوافِ زیارت جائز ہے؟

جواب : قربانی سے پہلے طوافِ زیارت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ بعد میں کرے۔

سوال : کیا ضعیف مرد یا عورت ۷ر یا ۸رذی الحجہ کو طواف زیارت کرسکتے ہیں؟

جواب : طوافِ زیارت کا وقت ۱۰رذی الحجہ سے ہے اس لئے اس سے پہلے جائز نہیں۔

طوافِ وداع کے مسائل

سوال : طوافِ وداع میں رمل، اضطباع اور سعی ہوگی یا نہیں؟

جواب : یہ سادہ طواف ہے اس میں رمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس کے بعد سعی ہوتی ہے۔ رمل اور اضطباع ایسے طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی ہو۔

سوال : حج میں کوئی ۱۱/ ذی الحجہ کو طواف وداع کر کے منیٰ واپس چلے جائے اور بارہ تاریخ کو رمی کر کے منیٰ سے واپس چلے جائے کیا یہ عمل درست تھا؟

جواب : طوافِ وداع سب سے آخری عمل ہے اسے رمی پر مقدم کرنا صحیح نہیں طواف وداع صحیح وقت پر ادا نہ کرنے کی وجہ سے اس پر دم واجب ہے۔ (سوال وجواب / جلد دوم: ۲۸۵)

سوال : ایامِ نحر میں طواف وداع جائز ہے یا نہیں؟

جواب : طوافِ زیارت کے بعد طوافِ وداع ایامِ نحر میں بھی جائز ہے۔

سوال : کیا اہل جدہ پر طوافِ وداع واجب ہے؟

جواب : اہل جدہ پر طوافِ وداع واجب نہیں۔

سوال : طوافِ صدر کسے کہتے ہیں؟

جواب : طوافِ وداع ہی کا دوسرا نام طوافِ صدر ہے۔

طوافِ عمرہ کے مسائل

سوال : اگر عمرہ کا طواف کسی نے ایسی حالت میں کرلیا جبکہ اس پر غسل واجب تھا یا کسی عورت نے ایسی حالت میں عمرہ کا طواف کرلیا جبکہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی تو ان دونوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب : ان دونوں پر دم لازم ہے کہ ایک بکرا ذبح کریں۔

سوال : عمرہ کے طواف کا ایک چکر حطیم کے اندر سے کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں ایک دم لازم آئے گا، جو حدودِ حرم میں ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت فقراء میں تقسیم کردیں۔

حجر اسود سے متعلق مسائل

سوال : حجر اسود کی حقیقت کیا ہے؟

جواب : حجر اسود جنت کا ایک مقدس پتھر ہے اس کا بوسہ لینا مسنون ہے اور انسانوں کے گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ ہے، حضور ﷺ نے چونکہ اس کو بوسہ دیا اس لئے ہم بھی آپ ﷺ کی اتباع میں اس کو بوسہ دیتے ہیں۔

سوال : کیا احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ لے سکتے ہیں، جبکہ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے۔

جواب : حالت احرام میں حجر اسود کا بوسہ نہ لیں اور اور نہ ہاتھ لگائیں کیونکہ اس میں خوشبو لگی ہوتی ہے

سوال : طواف کے دوران حجر اسود سے گزریں تو کیا بوسہ لینے کیلئے انتظار کرنا چاہئے؟

جواب : طواف کے درمیان حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے انتظار نہ کریں بلکہ موقع مل جائے تو بہتر ہے ورنہ دور سے ہاتھوں سے اِشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لیں، انتظار نہ کریں کیونکہ طواف کے درمیان ٹھہرنا خلافِ سنت ہے۔

سوال : بعض لوگ طواف کا ایک چکر پورا کرنے پر حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے سات مرتبہ ہاتھ اٹھا کر اگلا چکر شروع کرتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب : سات مرتبہ ہاتھ اٹھانا غلط ہے، ایک مرتبہ استلام کافی ہے۔

سوال : استلام کسے کہتے ہیں؟

جواب : طواف شروع کرنے سے پہلے اور طواف کے ہر چکر کے بعد حجر اسود کو چومنے اور حجر اسود کا چومنا دشوار ہو تو اس کی طرف ہاتھ سے اِشارہ کر کے چوم لینے کو استلام کہتے ہیں۔

سوال : حجر اسود کو بوسہ دینے کیلئے کثرت ہجوم کی وجہ سے کھلم کھلا مردوں اور عورتوں میں اختلاط پایا جاتا ہے کیا اس طرح کا عمل درست ہے؟

جواب : حجر اسود کا بوسہ دینا سنت ہے بشرطیکہ بوسہ لینے سے اپنے آپ کو یا کسی اور کو ایذا نہ ہو، اگر اس میں دھکم پیل کی نوبت آئے اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچے تو یہ فعل حرام ہے اور طواف میں حرام کا ارتکاب کرنا اور اپنی اور دوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا بہت ہی بے عقلی کی بات ہے، اگر آدمی

آسانی سے حجر اسود تک پہنچ سکے تو اس کو چوم لے ورنہ دور سے اپنے ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف بڑھا کر (یہ تصور کرکے کہ گویا میں نے ہاتھ حجر اسود پر رکھ دیئے ہیں اور پھر) ہاتھوں کو چوم لے اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل رجلد چہارم:۱۱۱)

سوال : حجر اسود کا بوسہ کب ناجائز ہے؟

جواب : حجر اسود کا بوسہ اس حالت میں ناجائز نہیں جبکہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو۔ (احسن الفتاویٰ:۴ر۵۷)

سوال : عورتوں کیلئے کس حالت میں حجر اسود کا بوسہ حرام ہے؟

جواب : عورتوں کیلئے اس حالت میں حجر اسود کا بوسہ حرام ہے جبکہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔ (احسن الفتاویٰ رجلد ۴ر:۵۷۶)

سوال : حجر اسود جب جنت سے آیا تھا تو اس کا رنگ کیسا تھا؟

جواب : حجر اسود جس وقت جنت میں سے اترا تھا تو سفید رنگ کا تھا۔ (ترمذی اورنسائی کی روایت سے ثابت ہے)...... (آپ کے مسائل اوران کا حل رجلد چہارم:۱۵۶)

رکن یمانی سے متعلق مسائل

سوال : کیا رکن یمانی کا بوسہ لینا درست ہے؟

جواب : رکن یمانی کا بوسہ نہیں دیا جاتا اور نہ ہی اس کی طرف اِشارہ کیا جاتا ہے بلکہ اگر چلتے چلتے اس کو داہنا ہاتھ لگانے کی گنجائش ہو تو ہاتھ لگادے ہاتھ کو بھی نہ چومے ورنہ بغیر اِشارہ کئے گزر جائے۔

سوال : حجر اسود سے پہلے جو رکن یمانی کا استلام کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب : رکن کے معنی ستون یا کنارہ اور کونہ کے ہیں، استلام کے معنی چھونے اور ہاتھ لگانے کے ہیں رکن یمانی کا صرف استلام مسنون ہے بوسہ لینا یا اِشارہ کرنا مسنون نہیں، رسول اللہ ﷺ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرماتے تھے۔ رکن یمانی کے استلام کی ایک وجہ غالبًا یہ بھی ہے کہ یہ رکن حجر اسود کی طرح سیدنا ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر قائم ہے اس کے برخلاف رکن عراقی اور رکن شامی اپنی اصل بنیادوں پر قائم نہیں، جیسا کہ کتب حدیث وتاریخ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔
(سوال وجواب رجلد دوم:۲۰۴)

مقام ابراہیم سے متعلق مسائل

سوال : مقام ابراہیم کسے کہتے ہیں؟

جواب : جس پتھر پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں اس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں۔

سوال : جب مجمع زیادہ ہو اور طواف کی دو رکعت مقام ابراہیم پر ادا کرنے سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو نیز کمزور عورتوں کے زخمی ہونے کا احتمال ہو تو کیا یہ نماز ہجوم سے ہٹ کر پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب : مقام ابراہیم پر اگر مجمع زیادہ ہو اور وہیں پڑھنے سے اپنے آپ کو یا دوسروں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مقام ابراہیم سے ہٹ کر نماز پڑھنا چاہئے اس لئے کہ کسی کو ایذا پہنچانا حرام ہے، مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا سنت ہے۔

سوال : طواف کے بعد دو رکعت نفل کی مقام ابراہیم کے پاس جو فضیلت ہے وہ مقام ابراہیم سے کتنی دور پڑھنے سے ادا ہو جائے گی اس کو کوئی تحدید ہے یا نہیں؟

جواب : اس کی کوئی حد نہیں ہے عرف میں جس کو نزدیکی سمجھا جاتا ہے وہ مراد ہے، حضرت ابن عمرؓ مقام ابراہیم سے ایک یا دو صف کا فاصلہ چھوڑ کر نفل پڑھتے تھے، عرف میں بھی دو صف سے زیادہ فاصلہ دور شمار ہوتا ہے۔ (احسن الفتاوی رجلد ۴ر ۵۵۰)

سوال : مقام ابراہیم پر واجب الطّواف ادا کرنے کے بعد دعاء کرنا کیسا ہے؟ پورا حرم دعاء کی جگہ ہے؟

جواب مقام ابراہیم کے پاس تمام نماز کا حکم ہے "**واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی** جب نماز کیلئے مقام ابراہیم کو فضیلت دی گئی تو دعاء کیلئے بھی فضیلت ہوگی۔

ملتزم، حطیم اور میزابِ رحمت

سوال : ملتزم کسے کہتے ہیں؟

جواب : حجر اسود سے کعبۃ اللہ کے دروازہ تک جو حصہ ہے اسی کو ملتزم کہتے ہیں۔

سوال : کیا ملتزم کے پاس چمٹنا اور آہ وزاری کرنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

جواب : ہاں! ملتزم کے پاس چمٹنا اور آہ وزاری کرنا رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

سوال : حطیم میں بیت اللہ شریف کی دیوار جو میزابِ رحمت کے نیچے ہے اس سے چمٹنا جائز ہے یا نہیں

جواب : میزابِ رحمت کے نیچے حطیم میں دعاء مقبول ہونا کتبِ فقہ میں منقول ہے مگر اس جگہ بیت اللہ کی دیوار سے چمٹنا منقول نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ، جلد ۱۳/۱۸۰)

سوال : کعبۃ اللہ کی پشت میں رکن یمانی کی بائیں جانب چار ہاتھ کی جگہ تک کوئی ''منجا'' کہا جاتا ہے یہاں شیعہ دعاء کیلئے ٹھہرتے ہیں؟ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : جب یہ شعیہ کا شعار ہے تو اس سے اجتناب کرنا چاہئے، سنت سے یہاں کا وقوف ثابت نہیں

سوال : بیت اللہ کی تینوں طرف کی دیوار (سوائے حطیم کی طرف کے دیوار) کے نیچے ایک انچ کے برابر پشتہ بنا ہوا ہے جس کو شاذوران کہتے ہیں یہ حصہ بیت اللہ میں داخل ہے یا نہیں؟

جواب : امامِ شافعی اور امام مالکؒ کے نزدیک بیت اللہ میں داخل ہے، احناف کے نزدیک بیت اللہ سے باہر ہے۔

آبِ زمزم سے متعلق مسائل

سوال : اگر کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں بھول کر زمزم پی لے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اس میں کوئی گناہ نہیں، ناپاکی یاد رکھتے ہوئے بھی اسی حالت میں زمزم پیا جا سکتا ہے۔

سوال : زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے یا نہیں؟

جواب : رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر زمزم کا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا تھا۔

سوال : کیا زمزم کا پانی پیتے وقت سر کھلا ہوا رہنا چاہئے؟

جواب : حجۃ الوداع کے موقع پر چونکہ آپ ﷺ احرام کی چادر لپیٹے ہوئے تھے، اس لئے سر مبارک کھلا ہوا تھا، اس لئے اتباع نبوی کی رعایت میں کھڑے ہو کر پینے کے سلسلہ میں اکثر علماء کی رائے ہے، چونکہ زمزم کی عظمت کا پہلو صرف حج ہی سے متعلق نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ ہے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۸۲)

سوال : حجاج کرام اپنے دوست واحباب کی خدمت میں آبِ زمزم کی چھوٹی شیشیاں بطور تحفہ دیتے ہیں اس بوتل پر کعبۃ اللہ اور گنبد خضراء کی تصویر ہوتی ہے اور یہ جملہ بھی لکھا ہوتا ہے اللہ آپ کو بھی حج کی

توفیق دے وغیرہ، کیا اس بوتل کو استعمال کرنے کے بعد دوسرے کام میں استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب : آج کل یہ رواج ہوگیا ہے کہ مسلمان مختلف چیزوں پر خانہ کعبہ یا مسجد نبوی اور گنبد خضراء وغیرہ کی تصویر شائع کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ اصل میں تو اس کے پیچھے حضور ﷺ سے محبت کا داعیہ کار فرما ہوتا ہے، لیکن بعض دفعہ یہی چیز ان تصویروں کی بے حرمتی کا باعث بن جاتی ہیں اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے، ویسے چونکہ تصویر کا حکم اصل کا نہیں ہوتا اس لئے ان شیشیوں کو دوسرے پاک اور جائز چیزوں کے رکھنے میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ر چہارم: ۸۳)

سوال : آب زمزم پینے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : آب زمزم پینے کا ادب فقہاء نے لکھا ہے کہ اسے قبلہ رُخ ہو کر پیئے اس سے اپنے چہرے سر اور جسم کو پونچھے اور سہولت ہو تو تھوڑا اپنے اوپر بہالے۔ حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ زمزم پیتے ہوئے یہ دعاء کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلک علمانا فعا و رزقا واسعا وشفاء من کل داء .

سوال : اگر آب زمزم بہت عرصہ سے پلاسٹک کے ڈبہ میں بند تھا اب پینے سے ڈر ہے کہ کہیں صحت کو نقصان نہ ہو تو کیا اس پانی کو کسی جگہ بہایا یا درخت کی جڑ میں ڈالا جا سکتا ہے؟

جواب : تجربہ ہے کہ آب زمزم بہت دنوں تک بغیر کسی تغیر کے محفوظ رہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکت ہے اور غالباً اس پانی کے تجزیہ سے سائنسدان حضرات بھی اس طرح کا نتیجہ اخذ کر چکے ہیں، ویسے زمزم بہانے یا کسی درخت میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں یہ بات قرین احتیاط معلوم ہوتی ہے کہ مقامِ نجاست پر زمزم گرانے سے اجتناب کیا جائے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ۴ر۸۴)

سوال : کیا غیر مسلموں کو زمزم اور کھجور دیا جا سکتا ہے؟

جواب : زمزم ایک متبرک پانی ہے اور حرمین شریفین کے کھجور بھی حرمین کی نسبت سے متبرک ہیں بہر حال یہ خورد ونوش ہی کی چیزیں ہیں، آخر حضور ﷺ کے پاس مدینہ میں جو غیر مسلم مہمان آیا کرتے تھے ان کو آپ ﷺ مدینہ ہی کے کھجور کھلاتے تھے میرا خیال ہے کہ زمزم اور کھجور دیتے ہوئے دل میں یہ نیت اور آرزو رکھی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان متبرک چیزوں کی برکت سے اس غیر مسلم بھائی کا

سینہ ایمان کیلئے کھول دے، حدیث میں ہے کہ زمزم میں شفاء ہے اور کفر سے بڑھ کر کوئی روحانی بیماری نہیں ہوسکتی۔

سوال : آبِ زمزم سے وضو یا غسل جائز ہے یا نہیں؟

جواب : آبِ زمزم سے تبرکاً باوضو آدمی کا وضو یا غسل کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے، جنابت کا غسل شدید ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، آب زمزم سے استنجا کرنا درست نہیں۔

سوال : کیا آبِ زمزم پیتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے؟

جواب : مستحب ہے۔

سعی کا طریقہ

سوال : سعی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : سعی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حجرِ اسود کے پاس آ کر اسکا استلام کرے پھر باب الصفاء سے ہو کر صفاء کی طرف جائے اور وہاں دعاء کرے پھر وہاں سے اتر کر مروہ کی طرف چلے، ان دونوں کے درمیان دو نشان بنے ہوئے ہیں جن کو ''میلین اخضرین'' کہتے ہیں، جب پہلے میل پر پہنچے تو ہلکی رفتار سے دوڑنا شروع کرے، دوڑنے میں نہ بہت زیادہ تیز دوڑے اور نہ کسی کو دھکہ دے اور نہ کسی کو کسی طرح کی اذیت پہنچائے، جب دوسرے میل پر پہنچے تو دوڑنا موقوف کردے اور معمولی رفتار سے مروہ تک جائے اور دعاء کرے اب اس کا ایک چکر پورا ہوگیا، اسطرح سات پھیرے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک کرے، صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد اور اترنے کے وقت کیلئے بہت سی دعائیں ہیں اسوقت تکبیر وتہلیل ضرور کہنا چاہیے، سعی کے دوران ہلکی آواز سے یہ دعا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْ حَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمْ.

سعی میں کیا چیزیں واجب ہیں؟

سوال : سعی میں کیا چیزیں واجب ہیں؟

جواب : سعی میں مندرجہ ذیل چیزیں واجب ہیں (۱) صفا اور مروہ کے درمیان سات بار یا اس سے زیادہ چکر لگانا (۲) پیدل چل کر سعی کرنا (۳) سعی طواف کے بعد کرنا اگر کسی نے سعی نہیں کی تو حج

ہوگیا مگر واجب ترک ہوا اسلئے ایک قربانی دینی ہوگی، سعی بھی وضو کیساتھ کرنا چاہیے اوراس وقت پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

سعی میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

سوال : سعی میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب : (۱) صفاومروہ پر نہ چڑھنا (۲) صفا کے بجائے مروہ سے سعی شروع کرنا (۳) پورے سات پھیرے نہ کرنا (۴) میلین اخضرین کے درمیان نہ دوڑنا (۵) میلین کے علاوہ دوڑنا

نوٹ: عورتوں کیلئے طواف کی طرح سعی میں بھی دوڑنا نہیں چاہیے بلکہ معمولی رفتار سے جانا چاہیے

سعی کے مسائل

سوال : اگر کسی نے صفا کے بجائے مروہ سے سعی شروع کی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : سعی کی ابتداء صفا سے کرنا واجب ہے اگر بجائے صفا کے مروہ سے سعی شروع کی تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے پہلا چکر غیر معتبر ہے، اس کے بعد سات چکر پورے کرے۔ اگر اس وقت ساتواں چکر نہیں کیا تو بعد میں جب چاہے ایک چکر پورا کرلے۔

سوال : کیا عورت اپنے ایام خاص میں طواف سے پہلے سعی کرسکتی ہے یا نہیں اگر نہیں کرسکتی تو کس طرح عمرہ ادا کرے؟

جواب : اس صورت میں طواف سے پہلے سعی کرنا صحیح نہیں پاک ہونے کے بعد طواف وسعی کرکے احرام کھولے اس وقت تک احرام میں رہے۔

سوال : کیا صفاومفروہ کے درمیان سعی کے بعد بھی دورکعت نفل پڑھنا ہے؟

جواب : صفاومروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد کوئی نماز مشروع نہیں، لہٰذا سعی سے فارغ ہوکر فوراً حلق یا قصر کرالیں۔

سوال : افراد یا قران کرنے والے کو پورے حج میں کتنی مرتبہ سعی کرنی چاہئے؟

جواب : افراد یا قران کرنے والے کو پورے حج میں صرف ایک مرتبہ سعی کرنا چاہئے، چاہے تو طوافِ قدوم کے بعد کرے یا طوافِ زیارت کے بعد بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ طوافِ زیارت کے بعد بہتر ہے۔

سوال : کیا سعی عمرہ کے واجبات میں سے ہے؟

جواب : ہاں! سعی عمرہ کے واجبات میں سے ہے۔

سوال : اگر عمرہ میں کوئی سعی کرنا چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر وطن نہ لوٹے ہوں مکہ ہی میں ہوں اور سعی کر لیں تو اب دم واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر لوٹنے کے بعد پھر دوبارہ مکہ آ کر نیا احرام باندھ کر سعی کر لیں تو بھی دم لازم نہیں ہوگا، اگر سعی بالکل چھوڑ ہی دے تو دم لازم ہوگا۔

سوال : سعی کے دوران کیا کسی غریب وضرورتمند کی مدد کی جا سکتی ہے؟

جواب : سعی کے دوران کسی غریب وضرورتمند کی مدد ونصرت نہ صرف جائز بلکہ زیادہ اجر وثواب کی بات ہے۔

وقوفِ عرفات کے آداب

سوال : وقوفِ عرفہ کے آداب کیا ہیں؟

جواب : بہتر یہی ہے کہ نویں ذی الحجہ کو نماز فجر منیٰ میں پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد میدان عرفات کی طرف روانہ ہو جائے، یہاں پہنچ کر اپنی قیام گاہ پر جائے اور ضروریات سے فارغ ہو کر دوپہر سے پہلے غسل کرے اور کپڑے بدلے اور پھر زوال کے وقت تک غسل ووضو سے فارغ ہو کر مسجد نمرہ کی طرف روانہ ہو، زوال کے بعد ہی امام، جمعہ کی طرح یہاں بھی دو خطبے دے گا اس کو غور سے سنے، خطبہ کے بعد فوراً ظہر کی نماز ہوگی نماز باجماعت پڑھے ظہر کی فرض نماز کے بعد ہی فوراً عصر کی فرض نماز کی تکبیر ہوگی دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) یہاں ساتھ ساتھ پڑھی جاتی ہیں درمیان میں کوئی سنت اور نفل نہیں ہوگی، نماز سے فارغ ہو کر امام موقف کی طرف روانہ ہوگا، یہ جگہ جبل رحمت کے قریب ہے تمام لوگوں کو امام کے ساتھ ہی موقف کی طرف روانہ ہونا چاہیے، یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی رحمت ﷺ نے اپنے آخری حج میں دعاء کی تھی اور نماز ادا فرمائی تھی، عرفات میں ایک مقام ”بطن عرنہ“ ہے اس جگہ کے علاوہ عرفات کے پورے میدان میں جہاں چاہے ٹھہرے، جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا بہتر ہے، لیکن کسی مقام پر ٹھہرنے کیلئے دوسروں کو تکلیف پہنچانا درست نہیں ہے، موقف پر

پہنچ کر غروب آفتاب تک ذکر و دعاء میں مشغول رہے، حضور ﷺ نے فرمایا: شیطان کو آج سے زیادہ کسی دن ذلت وخواری نصیب نہیں ہوتی اسلئے کہ جب اسنے دیکھا کہ آج بندوں کا بڑے سے بڑا گناہ معاف ہو جاتا ہے تو وہ بہت مایوس ہوا حضور ﷺ نے جبل رحمت پر گریہ وزاری کیساتھ دعاء مانگی ہے

وقوفِ عرفات کے مسائل

سوال : وقوفِ عرفات کا حکم کیا ہے؟

جواب : وقوفِ عرفات حج کا رکن اعظم ہے۔

سوال : اگر کوئی وقوف عرفات نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اس کا حج باطل ہے۔

سوال : جو شخص غروب آفتاب سے قبل عرفات سے نکل جائے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کوئی شخص یوم عرفہ کو غروبِ آفتاب سے قبل عرفات سے نکل جائے تو اس پر دم واجب ہے اگر چہ کسی کام کیلئے نکلا ہو۔ (سوال وجواب رجلد دوم: ۱۹۵)

سوال : اگر کوئی شخص یوم عرفہ کو عرفات کی حدود سے باہر رہا اور عرفات میں وقوف نہ کر سکا تو ایسے شخص کے حج کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کوئی شخص عرفات میں قیام نہ کر سکا اور حدودِ عرفات سے باہر قیام کئے رہا تو ایسے شخص کا حج نہیں ہوا۔ (سوال وجواب ردوم: ۱۹۶)

سوال : عرفہ کے دن جو کہ حج کا دن ہے کونسی دعاء پڑھنی چاہئے؟

جواب : عرفہ کے دن جو دعائیں چاہیں کی جاسکتی ہیں، حضور ﷺ سے منقول دعائیں زیادہ بہتر ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا، بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دعاء ہے اور بہتر بات جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کی وہ یہ ہے۔

’’لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ‘‘ (۳)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کیلئے فرمانروائی ہے اور اسی کیلئے ساری تعریفیں ہیں، تمام بھلائیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے یہ دعا بھی فرمائی ہے:

'' اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا o اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ ، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِo وَ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَ شَرِّ مَا تَھَبُّ بِہِ الرِّیْحُ وِشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ'' (۱)

''اے اللہ! میرے دل میں، میرے کانوں میں اور میری آنکھوں میں نور پیدا فرمادے، اے اللہ! میرا سینہ کھول دے، اور میرے ہر کام کو آسان فرمادے اور میرے دل کے وسوسوں، کام کے بکھراؤ اور قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، یا الٰہی! میں رات اور دن میں درپیش ہونے والی چیزوں کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اور ان چیزوں کے شر سے بھی جنہیں ہوا اپنے ساتھ لے کر چلتی ہے اور زمانہ کی ہلاکت خیزیوں کے شر سے''

نیز حجۃ الوداع کے موقع سے یوم عرفہ کی شام میں آپ ﷺ سے یہ دعا کثرت سے پڑھنا منقول ہے:

'' اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَ خَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُo اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْo وَ اِلَیْکَ مَابِیْ وَلَکَ رَبِّیْ تُرَاثِیْ o اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ '' (۱)

''اے اللہ! آپ کیلئے تمام تعریفیں اسی طرح ہیں جیسا کہ آپ خود فرمائیں اور اس سے بہتر جو

ہم کہہ سکیں، اے اللہ! میری نمازیں، میرے مناسک، میری زندگی اور میری موت آپ ہی کیلئے ہے، آپ ہی میری پناہ گاہ ہیں، اور اے پروردگار! میرے بعد رہ جانے والی اشیاء بھی آپ ہی کی ہیں، الٰہی! میں قبر کے عذاب، دل کے وسوسہ اور کاموں کے انتشار سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں''

سوال : حاجی جب مکہ سے منیٰ اور عرفات وغیرہ پانچ دن کیلئے جاتا ہے ایسی صورت میں وہ مقیم ہوگا یا مسافر؟

جواب : جو شخص ۸/ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پندرہ دن پہلے مکہ مکرمہ آ گیا ہو تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گیا۔ اور جو مکہ میں مقیم ہو گیا اب وہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہو گیا اور پوری نماز پڑھے گا، لیکن اگر مکہ مکرمہ آئے ہوئے ابھی پندرہ دن پورے نہیں ہوئے تھے کہ منیٰ کو روانگی ہو گئی تو یہ مکہ مکرمہ میں بھی مسافر ہوگا اور منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر نماز پڑھے گا، ۱۳/تاریخ کو منیٰ سے واپسی کے بعد اگر اس کا اِرادہ پندرہ دن مکہ مکرمہ میں رہنے کا ہے تو اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائے گا، لیکن اگر منیٰ سے واپسی کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں پندرہ دن رہنے کا موقع نہیں تو یہ شخص بدستور مسافر ہی رہے گا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل چہارم/۱۲۱)

سوال : وقوفِ عرفہ کی نیت کب کرنا چاہیئے؟

جواب : وقوفِ عرفہ کا وقت عرفہ کے دن کے زوال سے شروع ہوتا ہے یوم عرفہ کو زوال کے بعد جس وقت بھی میدان عرفات میں داخل ہو جائے وقوف عرفہ کی نیت کرنی چاہیئے، اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف ہو جائے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

سوال : عرفات کے میدان میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں لیکن اگر کوئی شخص امام کے ساتھ جماعت میں شریک نہیں ہو سکا اور اب اکیلے نماز پڑھتا ہے تو اسے دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھنی ہوں گی یا دونوں نمازیں اکیلے ہونے کی صورت میں بھی اکھٹی پڑھے گا۔

جواب : عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کیلئے امام اکبر کے ساتھ جو مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر پڑھتا ہے اس جماعت میں شرکت شرط ہے جو لوگ مسجد نمرہ کی دونوں نمازوں (ظہر وعصر) یا کسی ایک کی

جماعت میں شریک نہ ہوں ان کیلئے ظہر وعصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھنا لازم ہے۔خواہ وہ جماعت کرائیں یا اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔(آپ کے مسائل اوران کا حل چہارم/۱۲۵)

سوال : ۹/ذی الحجہ یوم عرفہ کو اگر کوئی شخص کسی ضرورت کے تحت حدودِ عرفات سے باہر جائے اور پھر غروب آفتاب سے پہلے عرفات میں واپس آجائے تو کیا غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات سے نکلنے کی وجہ سے اس پر دم واجب ہو جائے گا؟

جواب : غروب آفتاب کے وقت عرفات میں وقوف ضروری ہے اگر میدان عرفات سے باہر جا کر غروب آفتاب سے پہلے ہی اندر واپس آجائے تو دم واجب نہیں ہوگا، لیکن اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ بعض اہل علم کے نزدیک اس صورت میں بھی دم واجب ہو جاتا ہے، اگر غروب آفتاب کے بعد واپس آیا تو بالاتفاق دم واجب ہو جائے گا۔(کتاب الفتاویٰ/جلد۴/۵۳)

سوال : حاجی کو عرفات پر کونسے دن اور کس وقت پہنچنا چاہئے؟

جواب : عرفہ کے دن طلوع شمس کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہو اور وہاں پہنچ کر حسب قاعدہ نماز ظہر وعصر سے فارغ ہو کر وقوف عرفات کرے۔

سوال : وقوفِ عرفات کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب : وقوفِ عرفات کا وقت ۹/ذی الحجہ کے دن کے زوال سے ۱۰/ذی الحجہ یوم النحر کی طلوع فجر تک ہے، یعنی ۱۰/ذی الحجہ کی تمام رات بھی وقوف کا وقت ہے اور اس عرصہ میں کسی وقت بھی عرفات پر پہنچ گیا تو فرض وقوف ادا ہو گیا۔(فتاویٰ دار العلوم/ششم/۵۴۸)

سوال : میدانِ عرفات میں کس وقت خطبہ ہوتا ہے؟

جواب : عرفہ کے دن زوال کے بعد ظہر اور عصر کی نماز سے پہلے میدانِ عرفات میں خطبہ ہوتا ہے۔

سوال : عرفات میں عرفہ کے دن زوال سے غروب آفتاب تک وقوف واجب ہے اب اگر کوئی شخص اپنی غفلت اور سستی یا کسی عذر مثلاً سواری نہ ملنے یا راستہ بھول جانے سے غروب سے کچھ پہلے عرفات میں پہنچے اور غروب کے بعد میدانِ عرفات سے نکلے تو کیا اس کا وقوف ہو جائے گا اور دم دینا تو نہیں پڑے گا؟

جواب : ایسی صورت میں اس کا وقوف صحیح ہے دم واجب نہیں۔(احسن الفتاویٰ/جلد۴/۵۴۷)

سوال : اگر کوئی شخص ۹؍ذی الحجہ (یوم عرفہ) کے غروب کے بعد ۱۰؍ذی الحجہ کی صبح صادق سے قبل پہنچ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کسی قدرتی عذر کی وجہ سے تاخیر ہوئی تو دم نہیں اور اگر غفلت یا مخلوق کی طرف سے عذر کے باعث تاخیر ہوئی تو دم واجب ہے۔

وقوفِ مزدلفہ کے مسائل

سوال : وقوفِ مزدلفہ کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب : عرفہ کے دن کے غروب آفتاب کے بعد عرفات سے چل کر مزدلفہ پہنچے اور رات کو مزدلفہ میں رہے اور صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر وقوفِ مزدلفہ کرے، مزدلفہ کے وقوف کا وقت ۱۰؍ذی الحجہ (یوم النحر) کے صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔

سوال : وقوفِ مزدلفہ فرض ہے یا واجب؟

جواب : وقوف مزدلفہ واجب ہے۔

سوال : اگر مزدلفہ کا وقوف چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر مزدلفہ کا وقوف چھوٹ جائے تو دم دیدے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ؍ششم: ۵۴۱)

سوال : بیمار، کمزور، عورتیں کسی عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف نہ کریں تو کیا ان کیلئے گنجائش ہے؟

جواب : عذر کی وجہ سے ان لوگوں کیلئے گنجائش ہے۔

سوال : کوئی بیمار، کمزور یا عورت عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف نہ کریں اور ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے کوئی مرد بھی مزدلفہ کا وقوف نہ کرے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب : اس صورت میں تندرست آدمی پر دم واجب ہے، اس لئے کہ اس نے بغیر عذر کے ایک واجب کو چھوڑ دیا۔ (احسن الفتاویٰ ؍۴؍ ۵۳۰)

سوال : ۱۰؍ذی الحجہ کی صبح سورج نکلنے سے پہلے اگر کوئی شخص مزدلفہ نہیں پہنچا تو اس کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب : اگر وقوفِ مزدلفہ کسی قدرتی عذر کی وجہ سے نہ ہو سکا مثلاً کوشش کے باوجود عرفات سے مزدلفہ طلوع آفتاب سے پہلے نہ پہنچ سکا تو کوئی جزاء واجب نہیں، البتہ مخلوق کی طرف سے کسی رکاوٹ کی

وجہ سے یا عمداً وقوف ترک کرنے کی وجہ سے دم واجب ہے۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۵۳۱)

سوال : کوئی شخص احرام باندھ کر چلا وقوف عرفہ بھی کیا اور مزدلفہ پہنچ گیا یہاں پر وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گیا پریشان ہو کر آخر وہ ۱۰/ذی الحجہ کے جو افعال ہیں ان کے کئے بغیر واپس جدہ احرام کی حالت میں آ گیا، اس کے ساتھی ۱۲/ذی الحجہ کی رات جدہ پہنچے تو اس سے ملاقات ہوئی، گویا اس بھٹکے ہوئے شخص نے نہ رمی کی اور نہ حلق کیا اور نہ وقت پر طوافِ زیارت کیا ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب : رمی چھوڑنے کی وجہ سے ایک دم، ایام نحر میں حلق نہ کرنے کی وجہ سے دوسرا دم، طوافِ زیارت میں تاخیر کی وجہ سے تیسرا دم، مجموعہ تین دم دے، اگر حج تمتع یا قران تھا تو دم شکر بھی دے اور اس میں تاخیر کی وجہ سے بھی ایک دم دے اور دم شکر سے پہلے حلق کیا اس لئے بھی ایک دم دے اور اگر حلق حرم سے باہر کیا ہے تو اس کی وجہ سے بھی ایک دم واجب ہے، گویا سات دم اس پر واجب ہوتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۵۵۹)

سوال : مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جو جمع کر کے ایک وقت (عشاء کے وقت) میں پڑھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کا جمع کرنا حاجیوں کیلئے ضروری ہے، مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھنا حاجیوں کیلئے جائز نہیں، اس میں مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟

سوال : مزدلفہ میں جو مغرب وعشاء کو جمع کریں گے ان دونوں نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے یا الگ الگ بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب : مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں اگر جماعت نہ ملے تو اکیلا پڑھ لے۔

سوال : یہ دونوں نمازوں (مغرب اور عشاء) ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں یا الگ الگ؟

جواب : ان دونوں نمازیں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں۔

سوال : مغرب اور عشاء جب ملا کر پڑھی جائیں تو کیا مغرب کی دو رکعت سنت عشاء سے پہلے پڑھیں یا عشاء کے بعد؟

جواب : مغرب اور عشاء کی فرض رکعتوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں بعد میں پڑھیں، اگر مغرب پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھ لیں تو عشاء کیلئے دوبارہ اقامت کہی جائے گی۔

سوال : مزدلفہ پہنچ کر جب مغرب اور عشاء پڑھیں تو مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر نماز پڑھیں یا نہیں؟

جواب : وتر کی نماز تو واجب ہے یہ مقیم اور مسافر دونوں کیلئے ضروری ہے اور سنتیں مقیم کیلئے ضروری ہیں مسافر کو اختیار ہے۔

سوال : مزدلفہ کے ساتھ ہی ایک وادی ہے جس کا نام وادی محسر ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب : اسی وادی میں اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا تھا، یہاں سے جلدی سے گزرنے کا حکم ہے۔

سوال : اگر کوئی شخص اس وادی سے جلد گزرنے کے بجائے علم نہ ہونے کی وجہ سے وہیں نماز ادا کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اس جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر بے خبری میں پڑھ لی ہے تو نماز تو ہوگئی۔

سوال : کیا اس وادی میں وقوف درست ہے؟

جواب : اس وادی میں وقوف جائز نہیں۔

قیامِ منیٰ کے مسائل

سوال : حضور ﷺ نے منیٰ میں کب سے کب تک قیام فرمایا؟

جواب : حضور ﷺ نے ۸/ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور دوسرے دن ۹/ذی الحجہ کی فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ سے عرفات تشریف لے گئے، عرفات ومزدلفہ سے واپس آکر پھر دوبارہ ۱۰/۱۱/۱۲/ذی الحجہ کو حضور ﷺ نے منیٰ ہی میں قیام فرمایا۔ (سوال وجواب/دوم/۲۰۸)

سوال : جو شخص منیٰ میں قیام سے معذور ہو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب : جو شخص معذور ہو اس کیلئے اس بات کی گنجائش ہے کہ خود منیٰ میں نہ رہے اور دوسروں سے رمی کروالے لیکن بغیر عذر کے منیٰ کا قیام نہ چھوڑے۔

سوال : اگر بغیر عذر کے منیٰ کا قیام چھوڑ دے اور رمی نہ کرے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب : اگر بغیر عذر کے منیٰ کا قیام چھوڑ دے اور رمی نہ کرے تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

سوال : ۱۰ر اور ۱۱ر ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام سنت ہے یا واجب؟

جواب : جمہور علماء کے یہاں ۱۰ر۱۱ر ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا واجب ہے اور احناف کے یہاں سنت ہے؟

سوال : کیا مکہ میں مقیم شخص کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ ۱۰ر۱۱ر ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارے؟

جواب : مکہ میں مقیم شخص کو بھی چاہئے کہ وہ ۱۰ر۱۱ر ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارے۔ اگر ایسا نہ کرے تو حج تو ہو جائے گا لیکن یہ عمل سنت کے خلاف ہے۔ (سوال وجواب ردوم ر۲۰۹)

سوال : کیا حج سے پہلے منیٰ اور عرفات دیکھنے کیلئے جاسکتے ہیں؟

جواب : جی ہاں! جاسکتے ہیں۔

سوال : ۱۳ر ذی الحجہ کی صبح صادق اگر منیٰ میں رہے تو کیا رمی کر کے آنا ضروری ہے؟

جواب : جی ہاں!

سوال : ۸ر ذی الحجہ کو کس وقت منیٰ جانا مسنون ہے؟

جواب : ۸ر ذی الحجہ کو کسی وقت بھی منیٰ جانا مسنون ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پر پڑھے، سورج نکلنے سے پہلے جانا خلافِ اولیٰ ہے مگر جائز ہے

سوال : اگر کوئی منیٰ کے حدود کے باہر قیام کرے تو حج ہو گیا یا نہیں؟

جواب : حج ادا ہو گیا لیکن منیٰ کی حدود سے باہر رہنے کی صورت میں منیٰ میں رات گزارنے کی سنت ادا نہ ہوگی۔

رمی جمار کے مسائل

سوال : رمی کسے کہتے ہیں؟

جواب : جمرات (تینوں شیطانوں) پر کنکری پھینکنے کو رمی کہتے ہیں۔

سوال : رمی کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب : سیدھے ہاتھ سے رمی کرنا مسنون ہے۔ (ثواب زیادہ ملتا ہے)

سوال : اگر سیدھے ہاتھ سے رمی کر ہی نہ سکے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر سیدھے ہاتھ سے رمی کر ہی نہ سکے تو بائیں ہاتھ سے رمی کرے (کنکری مارنے) میں کچھ حرج نہیں۔

سوال : رمی کا حکم کیا ہے؟

جواب : رمی حج کے واجبات میں سے ایک واجب ہے۔

سوال : ایک شخص بھیڑ کی وجہ سے آخیر میں دو دن رمی جمار نہ کر سکا ایسی صورت میں حکم کیا ہے؟

جواب : دو دن کی رمی چھوٹنے پر ایک دم واجب ہے۔

سوال : یہ دم کیا حدودِ حرم میں دینا شرط ہے۔

جواب : جی ہاں!

سوال : کیا بغیر وضو رمی کی جا سکتی ہے؟

جواب : ہاں! بغیر وضو رمی کی جا سکتی ہے۔

سوال : رمی جمار کس کے عمل کی یادگار ہے؟

جواب : رمی جمار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل کی یادگار ہے۔

سوال : رمی جمار کیلئے کنکریاں کہاں سے لیں؟

جواب : رمی جمار کیلئے کنکریاں مزدلفہ سے ہی روانگی کے وقت اٹھا لینا مستحب ہے۔

سوال : کیا مزدلفہ ہی سے کنکریاں اٹھا لینا ضروری ہے؟

جواب : یہ ضروری نہیں مستحب ہے، منیٰ میں بھی کسی جگہ سے کنکریاں لی جا سکتی ہے۔

سوال : جمرات کے قریب استعمال کی ہوئی کنکریاں پڑی ہوئی ہیں کیا ان کنکریوں کا اٹھانا درست ہے؟

جواب : ان کنکریوں کا اٹھانا مکروہ ہے کیونکہ وہ نامقبول کنکریاں ہیں، حدیث میں آتا ہے کہ جن کا حج قبول ہو جاتا ہے ان کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں۔

سوال : کیا بوڑھی، بیمار یا کمزور عورت اپنی طرف سے رمی جمرات کیلئے کسی کو وکیل بنا سکتی ہے؟

جواب : کوئی بھی بوڑھی خواتین یا بیمار خاتون رمی جمرات میں اپنی طرف سے کسی کو بھی وکیل مقرر کر سکتی ہے جو اس کی طرف سے رمی کرے۔

سوال : ۱۰/ ذی الحجہ کی رمی کا افضل وقت کونسا ہے؟

جواب : ۱۰/ذی الحجہ کی رمی زوال سے پہلے افضل ومستحب ہے۔

سوال : ۱۱/اور۱۲/ذی الحجہ کو رمی کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

جواب : ۱۱اور۱۲/ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔

سوال : اگر کسی نے ۱۱/اور۱۲/ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کی تو کیا اس کا اعتبار ہے؟

جواب : اس رمی کا کوئی اعتبار نہیں اور یہ رمی صحیح نہیں ہوئی۔

سوال : ان دو دنوں میں قبل از وقت رمی کرنے کی وجہ سے کیا دم لازم ہوگا؟

جواب : جی ہاں! دونوں دن وقت سے پہلے رمی کرنے پر دو دم واجب ہیں۔

سوال : ۱۱/۱۲/ذی الحجہ کو رمی کا وقت کب تک رہتا ہے؟

جواب : ۱۱/۱۲/ذی الحجہ کی رمی کا وقت دوسرے دن کے سورج طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

سوال : ۱۱/۱۲/ذی الحجہ کو رمی کا مسنون وقت کیا ہے؟

جواب : ۱۱/۱۲/ذی الحجہ کو رمی کا مسنون وقت زوال کے بعد سے سورج کے غروب تک ہے، اس کے بعد دوسرے دن کے طلوع شمس تک رمی کا وقت مباح ہے۔

سوال : اگر رمی میں کنکریاں شیطان کو نہ لگیں آس پاس یا اِدھر اُدھر سے نکل جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب : رمی کے معنی پھینکنے کے ہیں رمی جمرات میں اصل یہ ہے کہ کنکریاں کچھ دور سے جمرات کی طرف پھینکی جائیں، نشانہ بنا کر جمرات کو مارنا یا کنکریوں کا شیطان کو لگنا ضروری نہیں، بلکہ ضروری یہ ہے کہ کنکری جمرات کے قریب بنے ہوئے دائرہ میں رہے، اگر کنکری جمرات تک پہنچے ہی نہیں بلکہ کسی کو لگ کر راستہ میں گر جائے یا جمرات سے کافی دور چلی جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں دوبارہ اس کا اعادہ ضروری ہے۔ احناف کے نزدیک جمرات کے قریب بھی کنکریاں گری ہوں تو یہ جائز ہے اس لئے کہ جو چیز قریب ہو وہ اصل شیئ کے حکم میں ہوتی ہے۔ (سوال وجواب/دوم/۳۰۴)

سوال : کس دن کس شیطان کو رمی کرنا واجب ہے؟

جواب : حج کے ایام میں مزدلفہ سے منیٰ آ کر قربانی سے پہلے ۱۱/۱۲/ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات (تینوں شیطانوں) کو رمی کرنا ہر مرد وعورت پر واجب ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

پہلے دن ۱۰؍ذی الحجہ کو صرف جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) کو رمی کرنا چاہئے، پہلے دن کی رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک جائز ہے غروب کے بعد مکروہ ہے۔

سوال : کیا رات کے وقت رمی کرنا درست ہے؟

جواب : طاقتور مردوں کو رات کے وقت رمی کرنا مکروہ ہے، البتہ عورتیں اور کمزور مرد اگر عذر کی بنا پر رات کو رمی کریں تو ان کیلئے نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

سوال : جمرات کی رمی میں ترتیب واجب ہے یا سنت؟

جواب : جمرات کی رمی میں ترتیب سنت ہے واجب نہیں ہے۔

سوال : ۱۰؍ذی الحجہ کی رمی دن کے بجائے مغرب کے وقت کی کیا یہ عمل صحیح ہوا؟

جواب : مغرب تک رمی کو موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ جب تک رمی نہ کرلیں تب تک تمتع اور قران کی قربانی نہیں کرسکتے اسی طرح جب تک قربانی نہ کرلیں بال نہیں کٹا سکتے

سوال : عورتوں پر خود کنکریاں مارنا ضروری ہے یا دوسروں سے مدد لے سکتی ہیں؟

جواب : اگر بھیڑ کی وجہ سے عورتیں دن میں رمی نہیں کرسکتیں تو رات میں رمی کریں، خواتین کی جگہ کسی دوسرے آدمی کا رمی کرنا صحیح نہیں، البتہ اگر کوئی خاتون ایسی بیمار ہو کہ رمی کرنے کی طاقت ہی نہ ہو تو اس کی جگہ دوسرا رمی کرسکتا ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ؍ چہارم)

سوال : دوسرے کی طرف سے نیابت میں رمی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارے اور پھر دوسرے کی طرف سے نیابت کے طور پر سات کنکریاں مارے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ؍ چہارم)

سوال : ۱۱؍۱۲؍ذی الحجہ کی رمی اکثر لوگ زوال سے پہلے ہی کرلیتے ہیں اس ڈر سے کہ بعد میں رش (Rush) ہوجائے گا، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب : ۱۱؍۱۲؍ذی الحجہ کی رمی زوال کے بعد ہی ہوگی، زوال سے پہلے رمی کرلی تو وہ رمی ادا ہی نہیں ہوگی، اس صورت میں دم واجب ہوگا۔

سوال : کیا ۱۳؍ذی الحجہ کی رمی زوال سے پہلے کرنا جائز ہے؟

جواب : جائز ہے۔

سوال : ۱۳؍ذی الحجہ کی رمی کب ضروری ہوجاتی ہے؟

جواب : جبکہ کوئی شخص منیٰ میں ۱۳؍ذی الحجہ کی تاریخ کی صبح صادق کے بعد بھی رہ جائے، ایسی صورت میں اس دن کی رمی بھی واجب ہے۔

سوال : اگر کسی نے سات کنکریوں کے بجائے تین یا چار کنکریاں ماریں تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں ایک دم واجب ہے ایک بکرا ذبح کرنا پڑے گا، اگر چار سے کم کنکریاں مارنے سے رہ گئیں تو ہر کنکری کے بدلہ ایک صدقۃ الفطر کی مقدار گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا۔

رمی میں مکروہ چیزیں کیا ہیں؟

سوال : رمی میں مکروہ چیزیں کیا ہیں؟

جواب : رمی میں مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں، (۱) نجس کنکری کا پھینکنا (۲) جمرے کے پاس جو کنکریاں ہیں ان کو پھینکنا (۳) سات کنکریوں سے زیادہ پھینکنا (۴) کنکریوں کو مسلسل پھینکنے کے بجائے تاخیر کرکے بلاتسلسل پھینکنا (۵) رمی کرتے وقت تکبیر چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔

حج کے پانچ دن کے اعمال

سوال : حج کے کتنے دن ہیں؟

جواب : حج کے پانچ دن ہیں۔

سوال : حج کس دن سے شروع ہوتا ہے؟

جواب : حج ۸؍ذی الحجہ سے شروع ہوتا ہے

سوال : حج کے پانچ دن کون کونسے ہیں؟

جواب : ۸؍ذی الحجہ تا ۱۲؍ذی الحجہ تک

سوال : حج کے پہلے دن یعنی ۸؍ذی الحجہ کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب : ۸/ذی الحجہ......حج کے پہلے دن مکہ سے منیٰ کو روانگی، منیٰ میں آج کے دن ظہر،عصر،مغرب، عشاء پڑھنی ہے،رات منی میں قیام

۹/ذی الحجہ......حج کا دوسرا دن

سوال: حج کے دوسرے دن کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ❁ وقوفِ عرفات ❁ فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر کے عرفات کو روانگی ❁ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے ❁ مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں ❁ مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی

۱۰/ذی الحجہ......حج کا تیسرا دن

سوال: حج کے تیسرے دن کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ❁ پہلے مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی ❁ پھر بڑے شیطان کی رمی ❁ پھر قربانی کرنا ❁ سر کے بال منڈانا یا کتروانا اس کے بعد احرام اُتارنا ❁ طواف زیارت کو مکہ جانا ❁ رات منیٰ میں قیام

۱۱/ذی الحجہ......حج کا چوتھا دن

سوال :حج کے چوتھے دن کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ❁ پہلے منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد غروب آفتاب تک ❁ پہلے چھوٹے شیطان کی ❁ پھر درمیانی شیطان کی ❁ پھر بڑے شیطان کی رمی کرنا ہے ❁طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کرلیں ❁ رات منیٰ میں قیام

۱۲/ذی الحجہ......حج کا پانچواں دن

سوال: حج کے پانچویں دن کیا کرنا چاہیے

جواب: ❁ پہلے منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ❁ پہلے چھوٹے شیطان کی ❁ پھر درمیانی شیطان کی ❁ پھر بڑے شیطان کی رمی کرنا ہے ❁ طواف زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کرلیں ❁ ۱۳/ذی الحجہ کو اگر قیام کا اِرادہ ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاسکتی ہیں۔

قربانی کی دعاء

سوال : قربانی کی دعاء کیا ہے؟

جواب : قربانی کی دعاء یہ ہے۔

اللھم انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک امرت و انا اول المسلمین اللھم لک ومنک بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر O

اور ذبح کے بعد یہ دعاء پڑھیں

اللھم تقبل منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراھیم علیھم السلام O

اگر کسی دوسرے کی طرف سے قربانی ہو تو **منی** کے بجائے **من فلان......** کہہ دے

قربانی کے مسائل

سوال : تمتع کرنے والے حاجی پر قربانی جو واجب ہوتی ہے کیا وہ گائے یا اونٹ میں حصہ لے سکتا ہے؟

جواب : حج کی قربانی میں بھی اونٹ اور گائے وغیرہ میں ساتواں حصہ لے لینا کافی ہے۔ بخاری اور مسلم میں حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو سات افراد کی طرف سے اونٹ اور گائے کی قربانی کی۔

سوال : حج میں قربانی کب کرنا چاہئے؟

جواب : حج میں قربانی رمی کے بعد اور حلق سے پہلے کرنا چاہئے۔

سوال : حج میں کس دن قربانی کرنا چاہئے؟

جواب : حج میں ۱۰/ذی الحجہ کو قربانی کرنا چاہئے۔

سوال : اگر قربانی کی رقم ڈیولپمنٹ بینک یا کسی اور کمپنی کو دی جائے تو قربانی وقت پر نہ ہوسکنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

جواب : بینک کے ذریعہ جو قربانی ہوتی ہے اس میں جانور متعین نہیں ہوتا کہ کس جانور کی قربانی کس شخص کی طرف سے کی جارہی ہے، اس سبب سے بینک کے ذریعہ ہونے والی قربانی مشکوک ہے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ۴: ۱۵۸)

سوال : اگر ہم اپنے ہاتھ سے قربانی نہ کریں، کسی انجانے آدمی کو قربانی کی رقم دیدے یا کسی کمپنی یا گروپ یا بینک کے حوالے قربانی کی رقم دے دیں تو قربانی وقت پر ادا نہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے جبکہ رمی کے بعد حلق یا قصر سے پہلے قربانی ہونی چاہئے، ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : کسی انجانے آدمی کو، یا بینک کو، یا کسی اور شخص یا کمپنی کو قربانی کی رقم دینے سے قربانی وقت پر نہ ہوسکنے کا امکان ضرور ہوتا ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک رمی، قربانی اور حلق یا قصر میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے، دوسرے فقہاء کے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ کے دونوں شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے نزدیک ترتیب واجب نہیں ہے، ازدحام اور قربان گاہ کی دوری کی وجہ سے ہندوستان میں بھی بہت سے علماء نے موجود مشکلات کی وجہ سے ان فقہاء کی رائے پر عمل کی گنجائش دی ہے، لیکن امام صاحب کی رائے میں زیادہ احتیاط ہے، اس لئے بہتر ہے کہ قربانی خود کی جائے یا چند حجاج مل کر اپنے ہی میں سے ایک شخص کو قربانی کا وکیل بنادیں اور وہ ان حضرات کی طرف سے قربانی کرے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ۴ر ۱۵۹)

سوال : حکومت سعودیہ نے قربانی کا کوپن سسٹم رائج کیا ہے، آپ رقم جمع کروادیں اور کوپن لے لیں، جانور کی قربانی کی ذمہ داری رقم حاصل کرنے والے بینک یا اِدارہ پر ہوگی، کیا یہ طریقۂ قربانی از روئے شریعت محمدی درست ہے؟

جواب : جس جانور کی قربانی جس شخص کی طرف سے ہو ذبح کرتے ہوئے اس کی طرف سے قربانی کی نیت ہونی چاہئے اور جانور کو اس شخص کی طرف سے متعین رہنا چاہئے، لیکن جہاں تک میرے علم میں اس کی رعایت نہیں ہو پاتی ہے بلکہ ایک لاکھ افراد نے مثلاً ٹکٹ لیا تو علی الحساب ایک لاکھ جانور ذبح کردیئے جاتے ہیں، جانور کے ذبح کرنے کے وقت نیت اور تعیین نہیں ہوتی کہ یہ

جانور فلاں فلاں شخص کی طرف سے ہے ، حالانکہ چاروں اماموں کے نزدیک تعیین اور نیت ضروری ہے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ۴ر۱۶۰)

سوال : کیا حج تمتع کیلئے قربانی واجب ہے؟

جواب : جی ہاں! حج تمتع کیلئے قربانی واجب ہے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ۴ر۱۶۰)

سوال : رات میں قربانی کرنے کا کیا حکم ہے؟ آج کل حجاج کرام منیٰ میں رات میں بھی قربانی کرتے رہتے ہیں اور تمام حجاج کو دن ہی میں قربانی کرنے کا پابند بنایا جائے تو اس سے لوگوں کو دشواری ہوسکتی ہے؟

جواب : رات میں فی نفسہ قربانی کرنا مکروہ نہیں چونکہ تاریکی کی وجہ سے غلطی کا احتمال ہوتا ہے اور اندیشہ ہے کہ ذبح میں جن رگوں کا کاٹنا مطلوب ہے وہ صحیح طور پر نہ کٹ پائیں، اس لئے فقہاء نے رات میں قربانی کو منع کیا ہے۔ لہٰذا اگر روشنی کا ایسا انتظام ہو کہ غلطی کا اندیشہ باقی نہ رہے تو رات میں بھی قربانی کرنے اور جانور کے ذبح کرنے میں کچھ حرج نہیں حج کے موقع سے قربان گاہ کا علاقہ اتنا روشن ہوتا ہے کہ اگر ایک سوئی بھی گرے تو نظر آجائے اس لئے وہاں رات کو قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (کتاب الفتاویٰ رجلد ۴رر۱۶۳)

سوال : کیا حج افراد میں قربانی واجب ہے؟

جواب : حج افراد میں قربانی واجب نہیں ہے۔

سوال : کیا حج تمتع یا قران کی قربانی حدودِ حرم کے بجائے اپنے ملک ہندوستان یا پاکستان میں کرسکتے ہیں؟

جواب : یہ حج سے متعلق قربانی ہے اور اس قربانی سے الگ ہے جو ہر صاحبِ استطاعت پر ہر سال واجب ہے یہ حج کی قربانی اپنی طرف سے دوسری جگہ نہیں کروائی جاسکتی۔

سوال : کیا دورانِ حج مسافر کو قربانی معاف ہے؟

جواب : دورانِ سفر عام طور پر حاجی سفر میں ہوتا ہے، اس لئے اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں، حج تمتع یا حج قران کرنے والے کیلئے حج کی قربانی واجب ہوگی۔

سوال : حاجی کس قربانی کا گوشت کھاسکتا ہے؟

جواب : حج تمتع یا حج قران کرنے والا جو قربانی کرتا ہے اسے دم شکر کہتے ہیں اس کا حکم قربانی کے گوشت جیسا ہے، یہ گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

سوال : حاجی کس قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا؟

جواب : حج یا عمرہ میں کوئی غلطی کرنے کی وجہ سے جب دم واجب ہوتا ہے تو وہ دم جبر کہلاتا ہے، اس گوشت کا فقراء ومساکین میں صدقہ کرنا ضروری ہے، دم دینے والا اور صاحب استطاعت یہ گوشت نہیں کھا سکتے۔

حلق کے مسائل

سوال : قصر میں پورے سر کے بال چھوٹے کرانے ضروری ہیں یا چوتھائی سر کا قصر کافی ہے؟

جواب : چوتھائی سر کا قصر بھی کافی ہے۔

سوال : کیا ایک انگلی کے برابر بال کٹانے سے قصر معتبر ہو جائے گا؟

جواب : ایک انگلی بال کٹانے سے قصر معتبر ہو جائے گا۔

سوال : ایک ایسا شخص جو ابھی احرام سے باہر نہیں ہوا، یعنی احرام کی حالت میں ہے کیا وہ دوسرے کے بال کاٹ سکتا ہے؟

جواب : اگر حلق سے پہلے کے تمام ارکان سے بال کاٹنے والا اور جس کے بال کاٹے جا رہے ہیں دونوں فارغ ہو چکے ہوں اور اب صرف حلق کرنا ہی باقی ہو تو اس وقت ایک دوسرے کا حلق کرنا جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ رجلد ۴ر۵۲۲)

سوال : جو شخص عمرہ کر کے حلق کروانے کے بجائے سر کے تینوں جانب سے ایک ایک انچ بال کتروالے تو کیا اس کا عمرہ مکمل ہو گیا ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک احرام سے حلال ہوتے ہوئے کم سے کم سر کے ایک چوتھائی بال کا کٹانا یا مونڈانا ضروری ہے اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ پورے سر مونڈایا یا کٹایا جائے، ایک ایک انچ بال جو تین طرف سے کٹوائے ہیں، اگر وہ چوتھائی سر کے بال کی مقدار ہو جاتے ہوں تب تو ٹھیک ہے ورنہ دم کے طور پر ایک بکرا ذبح کرنا ہوگا اور بکرا حدودِ حرم میں ہی دینا ہوگا۔

سوال : ایک آدمی نے عمرہ کیا اس کے بعد جدہ آ گیا اور جدہ میں آ کر سر منڈایا جو کہ حدودِ حرم سے باہر ہے کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب : عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کیلئے حدودِ حرم میں حلق یا قصر کرانا ضروری ہے، اگر حدودِ حرم سے باہر سر منڈایا تو دم لازم ہوگا۔

سوال : اگر ۱۰/ ذی الحجہ کے بعد حلق کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : دم دے (زبدۃ المناسک / جلد ۲/ ۸۶)

سوال : اگر کوئی شخص حدودِ حرم سے باہر ایام نحر کے بعد حج کے احرام میں حلق کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : دو دم واجب ہوں گے ایک حرم سے خارج سر منڈانے کا دوسرا تاخیر کرنے کا......

سوال : اگر سر پر بال ہی نہ ہوں پہلے عمرہ میں حلق کر لیا ہو اب پھر دوبارہ عمرہ کیا ہو تو اب کیا کرنا چاہئے؟

جواب : سر پر بال ہوں یا نہ ہوں سر پر استرا پھروانا ضروری ہے، اگر کسی نے دوسرے عمرہ میں بال بالکل نہ ہونے کی وجہ سے حلق ہی نہیں کیا ہے اور اس کے بغیر ہی احرام سے باہر ہو گئے تو ایسی صورت میں دم لازم ہے۔

سوال : ایک شخص نے حج کیا اور پہلے دن کنکریاں مارنے کے بعد اپنے دوست کے سر کے بال کاٹے پھر اپنے سر کے بال کٹوائے کیا ایسی صورت میں دم لازم ہے؟

جواب : احرام کی حالت میں دوسرے کسی شخص کا احرام کھلوانے کیلئے اس کے سر کے بال کاٹنا جائز ہے اور ایسی صورت میں دم وغیرہ نہیں ہے۔

سوال : حلق افضل ہے یا قصر

جواب : حج یا عمرہ میں استرے سے پورے بال نکال دینا افضل ہے، ایسے لوگوں کیلئے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ رحمتِ الٰہی کی دعاء فرمائی ہے، لیکن پورے بال نکالنے کے بجائے مشین یا قینچی سے بال چھوٹے کرنا بھی جائز ہے، اسپر کوئی گناہ یا کفارہ نہیں۔

سوال : عورتیں کتنی مقدار میں بال کاٹیں؟

جواب : عورتوں کیلئے حلق کو جائز نہیں ہے قصر کرنا ہی ان پر ضروری ہے، عورتیں بالوں کے سرے سے ایک پور کے بقدر بال کاٹ لیں کافی ہے اس سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ احناف کے نزدیک ایک پور سے کچھ زیادہ بال کاٹنا ضروری ہے، کیونکہ ایک پور کے برابر بال ہر جانب سے کاٹنا چاہئے سر کے مختلف حصوں میں بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ اگر ایک پور ہی ضروری قرار دیا جائے تو مقدارِ واجب کی تکمیل نہیں ہو سکے گی، اس لئے ایک پور سے کچھ زیادہ کاٹنا ضروری ہے اس کے بغیر قصر نہیں ہوگا۔

سوال : ایک صاحب نے عمرہ کیا طواف اور سعی کے بعد احرام کھول دیا اور تقریباً پانچ منٹ کے بعد حجام سے حجامت بنوائی، کیا اس کے اس عمل کی وجہ سے دم لازم ہے؟

جواب : جب تک حلق یا قصر نہ کروائیں احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوتیں، حالتِ احرام میں چونکہ سلا ہوا کپڑا جائز نہیں، لہٰذا طواف وسعی کے بعد حلق یا قصر سے پہلے احرام کھولنا اور عام لباس پہننا جائز نہیں، البتہ چونکہ انہوں نے کچھ ہی دیر بعد عمرہ کا آخری رکن یعنی حلق بھی ادا کرلیا اس لئے تھوڑی دیر سلا ہوا لباس پہننے کی وجہ سے دم تو واجب نہیں ہوا، البتہ کچھ صدقہ وخیرات کر دینا کافی ہوگا۔

سوال : بعض حاجی صاحبان ۱۰؍ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنے سے پہلے ہی بال کٹوا لیتے یا سر منڈوا لیتے ہیں حالانکہ قربانی کے بعد ہی احرام سے فارغ ہوا جا سکتا ہے اس صورت میں کیا کوئی جزا واجب ہوگی؟

جواب : اگر حج افراد کا احرام ہو تو قربانی اس کے ذمہ واجب نہیں اس لئے رمی کے بعد وہ سر منڈا سکتا ہے اور اگر حج تمتع یا حج قران کا احرام ہے تو رمی کے بعد پہلے قربانی کرے، پھر حلق کرے، پھر احرام کھولے، اگر قربانی سے پہلے حلق کرلیا تو اس پر دم لازم ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۴؍۱۴۱)

سوال : کتنے بال ہوں تو آدمی قصر کرسکتا ہے؟

جواب : جب سر کے بال انگلی کے پور کے برابر ہوں تو اس وقت قصر ہوسکتا ہے، لیکن اگر بال اس سے چھوٹے ہوں تو حلق کرنا ضروری ہے، قصر درست نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۴؍۱۴۱)

سوال : کیا احرام کھولنے کی نیت سے وہ شخص جو خود احرام کی حالت میں ہو اپنے بال بھی اُتار سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں! احرام کھولنے کی نیت سے محرم خود بھی اپنے بال اُتار سکتا ہے اور کسی دوسرے محرم کے بال بھی اُتار سکتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۴؍۱۴۴)

سوال : کیا شوہر اپنی بیوی کے بال احرام کھولنے کیلئے کاٹ سکتا ہے؟

جواب : ہاں! شوہر اپنی بیوی کے بال احرام کھولنے کیلئے کاٹ سکتا ہے۔

سوال : کیا باپ اپنی بیٹی کے بال احرام کھولنے کیلئے کاٹ سکتا ہے؟

جواب : ہاں! باپ اپنی بیٹی کے بال احرام کھولنے کیلئے کاٹ سکتا ہے۔

سوال : کیا عورتیں خود بھی ایک دوسرے کا قصر کرسکتی ہیں؟

جواب : ہاں! عورتیں یہ کام خود بھی کرسکتی ہیں۔ ((آپ کے مسائل اور ان کا حل ۴)

سوال : حج اور عمرہ کا احرام کھولنے کیلئے کتنی صورتیں اختیار کی جاتی ہیں اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

جواب : حج اور عمرہ کا احرام کھولنے کیلئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں:

(۱) یہ کہ حلق کرایا جائے یعنی استرے سے سر کے بال اُتار دیئے جائیں، یہ صورت سب سے افضل ہے اور حلق کرانے والوں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے جو شخص حج وغیرہ پر جا کر بھی آنحضرت ﷺ کی دعائے رحمت سے محروم رہے، اس کی محرومی کا کیا ٹھکانا؟ اس لئے حج وعمرہ پر جانے والے تمام حضرات کو مشورہ دوں گا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی دعا سے محروم نہ رہیں، بلکہ حلق کرا کر احرام کھولیں۔ (۲) یہ ہے کہ قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال اتار دیئے جائیں، یہ صورت بغیر کراہت کے جائز ہے۔ (۳) یہ ہے کہ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے، کیونکہ ایک حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، مگر اس سے احرام کھل جائے گا۔ اب یہ خود سوچئے کہ جو حج وعمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتے ہیں ان کا حج وعمرہ کیا قبول ہوگا۔ (۴) یہ ہے کہ اِدھر اُدھر سے چند بال کاٹ دیئے جائیں جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا بلکہ آدمی بدستور احرام میں رہے گا اور اس کو ممنوعات احرام کی پابندی لازم ہوگی اور سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعات احرام کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہوگا۔ آج کل بہت سے ناواقف لوگ دوسروں کی دیکھی دیکھا اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں، یہ لوگ ہمیشہ احرام میں رہتے ہیں۔ اسی احرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر احرام کھول دیا حالانکہ ان کا احرام نہیں کھلا اور احرام کی حالت میں خلاف احرام چیزوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کو مول لیتے ہیں۔

سوال : اکثر لوگ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد مروہ پر ہی بال کٹوا لیتے ہیں کیا وہاں پر بال کاٹنا یا کٹوانا صحیح ہے؟

جواب : عمرہ میں طواف وسعی کے بعد حلق یا قصر پورے حدودِ حرم میں کہیں بھی کر سکتے ہیں، لہٰذا مروہ پر بھی بال کاٹنا یا کٹوانا درست ہے، یہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے ہے لیکن امام احمدؒ بلکہ جمہور فقہاء کے نزدیک بال مونڈانا یا ترشوانا حدودِ حرم اور ایام النحر کے ساتھ خاص نہیں ہے حرم کے باہر بھی کٹوایا جا سکتا ہے۔

سوال : اگر کوئی اپنی قربانی کا گوشت خود کھانے کیلئے اپنے گھر سے آئے اور وہ گھر حدودِ حرم سے باہر

ہو جیسے جدہ طائف وغیرہ تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب : حج کی قربانی یعنی حج تمتع یا حج قران میں شکرانہ کے طور پر ۱۰/ ذی الحجہ کو جو قربانی کرتے ہیں اس کے گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کی طرح ہے، یعنی اس کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے، مالدار، رشتہ دار اور دوست احباب کو بھی اس میں سے کھلا سکتا ہے، اگر کوئی شخص قربانی کا گوشت اپنے گھر لائے تو یہ درست ہے، چاہے اس کا گھر حدودِ حرم کے اندر ہو یا حدودِ حرم اور میقات سے باہر ہو۔ (سوال وجواب رجلد ۲/ ۳۰۸)

سوال : کسی بھی غلطی پر جو دم دیا جاتا ہے اس جانور کے گوشت کا حکم کیا ہے؟

جواب : غلطی کی وجہ سے جو دم لازم آتا ہے اس جانور کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے۔ اور نہ مالدار، رشتہ دار اور دوست واحباب وغیرہ کو بلکہ یہ سارا کا سارا فقراء ومساکین کا حق ہے۔ یہ سارا گوشت فقراء ومساکین پر صدقہ کر دینا چاہئے۔ (سوال وجواب رجلد ۲/ ۳۰۹)

عمرہ کے مسائل

سوال : کیا کوئی شخص اپنے زندہ والدین کی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے؟

جواب : اگر واقعی والدین سفر حج سے معذور ہوں تو ان کی طرف سے عمرہ کرنا اور ان کے نام اس کا ثواب کر دینا جائز و درست ہے۔ (سوال وجواب رجلد ۲/ ۲۴۳)

سوال : اگر عمرہ میں کسی نے سعی نہیں کی تو کیا لازم ہے؟

جواب : اگر کسی نے عمرہ میں سعی نہیں کی تو اس پر دم لازم ہے، ہاں! اگر ابھی مکہ ہی میں ہے اور سعی کر لے تو اب دم واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر وطن لوٹنے کے بعد پھر دوبارہ مکہ آ کر نیا احرام باندھ کر سعی کر لے تو بھی دم لازم نہیں۔ (سوال وجواب رجلد ۲/ ۲۴۴)

سوال : کیا عمرہ کرنے کے بعد حج کو جانا ضروری ہے؟

جواب : عمرہ اور حج دو الگ الگ عبادتیں ہیں عمرہ کرنے سے حج فرض نہیں ہوتا ہر صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ اسی طرح عمرہ کو بھی ہر صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ بعض علماء نے واجب اور بعض نے سنت کہا ہے، اس کے بعد جو بھی حج یا عمرہ کیا جائے گا وہ نفل ہوگا۔ (سوال وجواب رجلد ۲/ ۲۴۸)

سوال : اگر کسی کی طرف سے عمرہ کیا جائے تو کیا یہ ضروری ہے کہ جن کی طرف سے عمرہ کیا جا رہا ہے ان کی بھی کچھ رقم خرچ میں شامل ہو؟

جواب : یہ ضروری نہیں ہے۔

سوال : کیا جدہ میں مقیم لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب : جدہ اور حدودِ میقات میں رہنے والے حضرات اگر حج کا اِرادہ رکھتے ہوں تو وہ حج کے مہینوں (شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی دنوں) میں عمرہ نہ کریں (سوال وجواب رجلد دوم)

سوال : ایک مرتبہ عمرہ کر لینے کے بعد دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں تو کہاں سے احرام باندھنا ہے؟

جواب : ایک عمرہ کے بعد دوسرے یا تیسرے عمرہ کیلئے مسجد عائشہ جا کر احرام باندھ لیں۔

سوال : جو لوگ ایک ہفتہ میں یا دن بھر میں کئی کئی بار عمرہ کرتے ہیں کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

جواب : جمہور علماء نے اس بارے میں کوئی حد بیان نہیں کی ہے، چنانچہ عمرہ جب چاہے اور جتنی مرتبہ چاہے کیا جا سکتا ہے، البتہ امام ابوحنیفہؒ نے پانچ دن یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کا استثناء کیا ہے۔ (سوال وجواب رجلد دوم ر۲۵۰)

سوال : کیا عمرہ کرنے کے بعد بال کاٹنا ضروری ہے؟

جواب : عمرہ کے ارکان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سعی کے بعد حلق یا قصر کیا جائے۔

سوال : کیا رمضان المبارک میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے؟

جواب : ہاں! رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں عمرے کی فضیلت کے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ رمضان المبارک میں عمرے کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے، یا فرمایا کہ میرے ساتھ عمرہ کرنے کے برابر ہے۔

سوال : یکم شوال کے بعد عمرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب : ان ایام میں عمرہ کرنا باقی ایام کے عمرہ کی طرح ہے۔

سوال : کیا وطن سے جدہ واپسی کے بعد عمرہ کرنا ضروری ہے؟

جواب : ضروری نہیں ہے، البتہ جتنا زیادہ ہو سکے عمرہ اور طواف کی سعادت حاصل کی جائے۔

سوال : ایک شخص نے رمضان میں عمرہ کیا پھر اسی سال حج کرنے کا اِرادہ بھی ہے تو کیا اس شخص کو قربانی دینی ہوگی؟

جواب : رمضان میں عمرہ کرنے اور پھر اسی سال حج افراد کا احرام باندھنے سے اس شخص پر (دم شکر) قربانی واجب نہیں، حج تمتع کرنے والے پر دمِ شکر ہے۔

سوال : عمرہ کے لفظی معنی کیا ہیں؟

جواب : عمرہ کے لفظی معنی قصد وارادہ کے ہیں، بعض نے لکھا ہے، آباد مکان کا اِرادہ۔

سوال : ماہِ ربیع الاول میں رسول کریم ﷺ کی ولادت کی مناسبت سے آپ ﷺ کیلئے عمرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب : یہ سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے، رسول کریم ﷺ کا ہر ایک پر حق ہے کہ آپ ﷺ سے سچی اور حقیقی محبت رکھے، محبت اطاعت کا نام ہے، آپ ﷺ کیلئے عمرہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال : جو لوگ حج تمتع کر رہے ہوں کیا ان کیلئے یہ بات درست ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حج سے پہلے مزید عمرے کر لیں؟

جواب : حج تمتع کرنے والا آفاقی بھی عمرے کر سکتا ہے، کچھ حرج نہیں ہے۔ (کتاب الفتاویٰ)

سوال : حاجی جب حج تمتع کیلئے جائے اور عمرہ سے فارغ ہو جائے اور احرام کھول دے تو کیا وہ حج سے پہلے اپنی بیوی سے قربت کر سکتا ہے؟

جواب : عمرہ کا احرام کھولنے کے بعد احرام باندھنے والا حلال ہو جاتا ہے اور ایسی صورت میں قربت بھی جائز ہے۔

سول : جو لوگ حج کیلئے جاتے ہیں ان کیلئے عمرے زیادہ کرنا بہتر ہے یا طواف؟

جواب : زیادہ طواف کرنا، زیادہ عمرے کرنے سے افضل ہے، عمرہ کی کثرت سے بعض اوقات پاؤں پھول جاتے ہیں اور دوسری عبادتوں میں کوتاہی ہونے لگتی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ ۴/۴۷)

سوال : کیا مرد عورت کی طرف سے اور عورت مرد کی طرف سے عمرہ کر سکتی ہے؟

جواب : مرد عورت کی طرف سے اور عورت مرد کی طرف سے بھی عمرہ کر سکتے ہیں۔

عمرہ کا طریقہ

سوال : عمرہ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لیں۔ اس کے بعد عمرہ کی نیت اس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَةَ فَتَقَبَّلۡهَا مِنِّیۡ وَیَسِّرۡهَا لِیۡ ○

”اے اللہ میں عمرہ کا اِرادہ رکھتا ہوں، میری جانب سے اسے قبول فرمائیے اور میرے لئے اسے آسان کر دیجئے“

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ بآواز بلند پڑھیں۔

عورتیں آہستہ پڑھیں۔تلبیہ ایک مرتبہ فرض ہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ O لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ O
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ O (بخاری)

(ترجمہ) میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی تیرا ہے اس میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

باب السلام یا اور کوئی باب (دروازہ) سے مسجد الحرام میں داخل ہوں جیسے ہی کعبۃ اللہ پر نظر پڑے وہیں تھوڑی دیر کیلئے رُک جائیں۔

کعبۃ اللہ پر نظر جمائے رکھ کر یہ دعاء کریں، اے اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے۔یعنی اے اللہ! میری اس دعاء کو قبول کرے کہ میں جو بھی جائز دعاء کروں وہ قبول کرے آمین۔اس کے بعد حجراسود کے پاس جائیں۔اگر بالکل قریب جگہ نہ ملے تو اس طرح کھڑے ہوں کہ حجراسود کا بایاں کنارہ ہمارے دائیں کندھے کی سیدھ میں ہوں۔اس کے بعد اضطباع کریں۔(یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں سرے بائیں کندھے پر ڈال دیں، اس طرح کہ داہنا مونڈھا اور ہاتھ کھلا رہے۔اب طواف کی نیت کریں۔(فرض ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ O

''اے اللہ! میں تیرے محترم گھر کے طواف کا اِرادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما''

اس نیت کے بعد ذرا سا دائیں طرف چل کر حجراسود کے مقابل ہو جائیں، پھر نماز میں جس طرح کانوں تک ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں (یعنی ہتھیلیاں حجراسود کی طرف رہیں) اسی طرح ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور حجراسود پر آ کر ادب سے بوسہ دیں۔اگر ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں ہاتھ حجراسود پر لگا کر ان کو بوسہ دیں یا دور سے ہی استلام کریں۔اس کے بعد بیت اللہ کے دروازہ کی طرف آئیں۔(اب طواف شروع ہو چکا) اور آگے بڑھیں اور حجراسود سے گذر جانے کے بعد چہرہ سیدھا کر کے خانہ کعبہ کو بائیں بازو کی طرف رکھتے ہوئے چلیں (عمرہ کا طواف شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف کر دیں) طواف کرتے

وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

اور جب حجر اسود پر آئیں گے تو ایک چکر پورا ہو جائے گا۔ پہلے تین چکروں میں مرد رمل کریں گے، یعنی پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلیں گے جس کو رمل کہتے ہیں۔طواف کے دوران جو دعا یاد ہو مانگیں

دوران طواف ہر چکر میں رکن یمانی پر ہاتھ پھیر کر آگے بڑھیں۔

یہاں بھی سینہ کعبتہ اللہ کی طرف نہ ہونے پائے۔رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعاء پڑھیں۔رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اس طرح سات (۷) چکر مکمل کریں۔ساتویں چکر کے بعد حجر اسود کا بوسہ لیں (یہ آٹھواں بوسہ ہوگا) طواف کے بعد پہلی حالت میں چادر کو دونوں کندھوں پر اوڑھ لیں، اس کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت (واجب) نماز پڑھیں۔ یہ مقام قبولیت دعاء کا ہے۔اس کے بعد ملتزم شریف پر آئیں (حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیانی حصہ جو۵ یا٦ فٹ ہے اس کو ملتزم کہتے ہیں) یہاں قریب آ کر موقع ہو تو دیوار سے چمٹ جائیں۔ جو چاہو دعاء مانگیں۔ یہاں مانگی ہوئی ہر دعاء قبول ہوتی ہے۔اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کھڑے ہو کر قبلہ رُخ خوب سیر ہو کر تین سانس میں زمزم پیئیں۔ یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

''اے اللہ! میں تجھ سے نافع ومفید علم، کشادہ رزق اور ہر بیمار سے شفا کا سوال کرتا ہوں''

پھر صفا کی طرف آئیں تھوڑی دیر کھڑے رہیں پھر عام رفتار سے صفا سے اُتر کر مروہ کی طرف چلیں، درمیان میں میلین اخضرین (ہری روشنی) سے تیز چلیں، عورتیں اپنی معمولی رفتار سے چلیں، میلین اخضرین سے آگے نکل کر عام رفتار سے چل کر مروہ پر پہنچ کر دائیں جانب مائل ہو کر کھڑے ہو جائیں، منہ کعبہ کے طرف ہو اور یہاں بھی صفا کی طرح دعاء مانگیں اس طرح مروہ پر ایک پھیرا ہو گیا۔ باقی چھ (٦) پھیرے بھی اسی طرح جب پورے کر لیں تو سعی پوری ہو جائے گی۔اور پھر حجامت خانہ جا کر سر کا حلق کروائیں اس کے بعد احرام اُتار دیں۔عورتیں سعی کے بعد چوٹی کے بالوں کو تین لڑ بنا کر ایک ایک لڑ سے ایک انگل برابر بال قینچی سے قصر کر لیں۔

زیارت مدینہ منورہ کا طریقہ

سوال : مدینہ منورہ کی زیارت کا طریقہ کیا ہے

جواب : مکہ معظّمہ سے طواف وداع سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہونا

چاہیئے ۔ مدینہ کی منزلیں جتنی قریب آتی جائیں اپنے دل میں ادب واحترام اور جذبۂ شوق وذوق بڑھانا چاہئے ،بہتر یہ ہے کہ مدینہ میں پیادہ پا داخل ہواور جب گنبد خضرا اور قبہ نور کی دیدار کا شرف پالے تو زبان پر درود شریف کی کثرت ہو۔

پھر اپنی قیامگاہ پر جاکر سامان رکھے، غسل ووضواور مسواک کرے، ہوسکے تو کپڑے بھی بدل لے، خوشبو لگائے ، پھر مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچ کر مسجد میں جاتے وقت کی دعا پڑھے اور مسجد میں قدم رکھے اور دورکعت تحیۃ المسجد پڑھے اور سجدۂ شکرادا کرے، اگر سہولت ہو تو یہ نماز ریاض الجنۃ محراب نبوی ﷺ کے پاس ادا کرے ، نماز کے بعد پورے ادب کے ساتھ جالیوں کے پاس آئے اور درود وسلام پست آواز سے پڑھے،(**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ**) پھر دونوں صحابہ کرام حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ہدیہ سلام پیش کرے، اور پھر وہاں سے منبر نبوی کے پاس آئے اور دعاء مانگے ، ریاض الجنۃ پر ہوسکے تو نماز پڑھے اور دعاء مانگے پھر جنت البقیع اور مسجد قبا وغیرہ جائے ، خاص طور پر جبل رحمت پر جائے یہاں پہونچ کر قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کرے۔ **سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ** جب تک مدینہ میں رہیں پنج وقتہ نمازیں مسجد نبوی میں ادا کریں، پھر جب مدینہ سے رخصت ہوں تو حتی الامکان مسجد نبوی میں دورکعت نماز پڑھ کر قبر نبوی ﷺ کے پاس جاکر صلوۃ وسلام پڑھیں اور دل میں جدائی کا غم لئے چشمِ نم کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوں ، اور دعاء کریں کہ اللہ تعالی نے جس فضل وکرم سے آپ کو ان سعادتوں سے سرفراز فرمایا ہے دنیا کے گوشے گوشے میں رہنے والے ان مسلمانوں کو بھی یہ توفیقِ نیک مل جائے جنکے دل میں برسوں سے کعبۃ اللہ پہنچنے کی اور مسجد نبوی کی زیارت کا شوق اور تمنا پل رہی ہے، اللہ کرے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے ہر عازم حج کے دل میں ان مقدس مقامات میں دعاء کرتے ہوئے مجھ حقیر کی یاد آجائے اور پھر اس عاجز وعاصی کی قسمت بھی چمک جائے اور رب العزت اس کے اسباب اپنے فضل سے پیدا فرمائے۔ آمین۔

اس کتاب کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا

- بخاری شریف/مسلم شریف
- فتاویٰ دارالعلوم
- فتاویٰ محمودیہ
- آپ کے مسائل اوران کا حل
- کتاب الفتاویٰ
- سوال وجواب کتاب وسنت کی روشنی میں
- معارف الحدیث
- طریقۂ حج
- انسائیکلوپیڈیا آف اسلام
- معین الحجاج
- حج کا سفر
- عمرہ وحج

تصنیفاتِ رشادی کا مجموعہ

مولانا غیاث احمد رشادی کی اب تک ستر (۷۰) سے زائد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، جن میں سے پچاس کتابوں کا مجموعہ تصنیفاتِ رشادی کے نام سے شائع کیا گیا ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، ہر جلد میں دس کتابیں ہیں، قیمت -/Rs.495

تاجر حضرات اور علماء کرام کیلئے خصوصی رعایت -/Rs.270 دی جائے گی۔

ربط پیدا کریں: 9849064724، 24551314 **اِدارہ**